شجرہ نسب خاندانِ مصنفِ بشن پوران

Maha Rishi

ابرہماجی

آفریدگارِ عالم

۲۔ بسشٹ مہارشی

جنکی شان بزرگی تصنیف جوگ بسشٹ سے تصدیق ہوتی ہے یہ مہاراجہ رامچندرجی کے خاندان کے گرو تھے اور یوگ اور ویدانت کے عالم باکمال تھے۔ برہماجی کے فرزند تھے۔

۳۔ بھاردواج مہارشی

یہ بسشٹ جی کے فرزند تھے انکا گوتر آجتک ہند مین چلا آتا ہے۔ بھاردواج سمرتی انکی تصنیف سے موجود ہے مرتاضِ کامل تھے۔

۴۔ پراشر مہارشی

یہ بھاردواج کے پسر اور بشن پوران اور پراشر سمرتی کے مصنّف تھے۔ مہاتماؤن مین انکی عظمت تسلیم شدہ تھی سیفِ زبان سے قاطعِ برہان اور قیدِ ملّت و مذہب سے پاک اور آزاد تھے۔

۵۔ ویاس مہارشی

یہ پراشرجی کے فرزند عالمِ ہر چہار وید تھے جنکی تصنیف "مہابھارت" چار دانگ عالم مین مشہور ہی اور اِس مہابھارت کے سلسلہ مین شریمد بھگوت گیتا کے ۷۰۰ منتر منسلک ہین جن سے توحید کا آبِ حیات برستا ہے۔ اور جو اِس عالم تیرہ و تار مین روشن چراغ معرفت کا ہے ہندو مذہب کے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

عقیدت شریمد بھگوت گیتا کے اصول ہین۔

۶ سکھدیو مہامنی

یہ ویاس مہارشی کے فرزند تھے جنہین علم الوہیت نے تکمیل پائی تھی جسکی وجہ سے سلسلہ اولاد صلبی کا منقطع ہوگیا تہا شریمد بھاگوت انکی تصنیف سے موجود ہی جو اہل ہنود کے قلب کو اطمینان بخشنی والی ہے اور جس کے گیارہوین باب مین معرفت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے۔

فہرستِ مضامین

حکایت اول دُہرُو ۱۹ لغایت ۴۵ و ۵۰ لغایت ۵۶ صفحہ

حکایت دویم جڈہ بھرت ۴۵ لغایت ۴۸ صفحہ

حکایت سویم وامدیو ۴۸ لغایت ۵۰ صفحہ

خلاصۂ تلقین اول۔ ۵۷ لغایت ۶۳ صفحہ

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

فرہنگِ اسمائی و الفاظ و محاوراتِ ہندی و سنسکرت جو ترجمہ میں استعمال ہوئے ہیں

وِوس سُوت

ایک عارفِ کامل کا نام ہے۔ موجودہ دنیا کے متعلق جو تاریخی معلومات کا انتہائی منظر ہے اُسوقت یہ بزرگ اپنی روشن ضمیری سے علم ذات کے نیّر رخشان تھے شری کرشن دیوجی کے زمانہ سے پیشتر جسکو پانچہزار سال کا زمانہ گذر چکا ہے اس بزرگ کو علم ذات کے عارفان مین اولیّت کا افتخار حاصل تھا یہ بزرگ اُس زمانہ مین ہوئے ہین جبکہ طریقِ سلطنت کا ہنوز آغاز نہ ہوا تھا۔ اُسوقت فضیلتِ علمی کو مقدم تسلیم کیا جاتا تھا۔ اور جملہ عارفانِ وقت برہم رشی کی منزلت کو نظرِ اعتبار سے دیکھتے تھے۔

منو

یہ برہما جی کے فرزند تھے۔ موجودہ دُنیا کے تاریخی علم کی ابتدا اس بزرگ سے شمار کیجاتی ہی۔ یہ عارفِ کامل برہم رشی کی منزلت رکھتے تھے اور اُن کے زمانہ سے سنہ کا شمار کیا جاتا تہا۔ جیساکہ اب راجہ وکرمادِت سے سمّت اور حضرتِ عیسیٰؑ سے سنہ عیسوی اور حضرتِ محمدؐ سے سنہ ہجری کا شمار کیا جاتا ہی۔ اِنکا اصل نام سویم بھو منو تھا انکی رانی ست روپا نامی تہی جو اُن کے جسم کا نصف جزو تھی۔ اجودہیا جی کو اُنہون نے آباد کیا تھا یہ وِوس سُوت جی کے ہمعصر تھے اور اُن سے اُپدیش لیا تہا۔

اِکشواکو

یہ خاندانِ سورج بنسی کے اوّل راجہ ہوئے ہین اور انکی یہ فضیلت تھی کہ باوجود

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

انتظامِ سلطنت کے انہون نے علم ذات کی تکمیل کو بھی ہاتھ سے جانے
نہ دیا اسلیئے راج رشی کہلاتے تھے راج رشی کی منزلت برہم رشی کے مقابلہ مین
اُس زمانہ مین اعلیٰ اعتبار کی نظر سے نہین دیکھی جاتی تھی۔ یہ منوجی کے بیٹے تھے
تلقین۔

اُپدیش

پَوَن روپ

نَفَس کی آمد و شد سے انسان قائم ہے اور حرکت کرتا ہے انسانی وجود
مین سوائے حرکت نَفَس کے اور کوئی شے ایسی نہین ہی جس سے ذاتِ بحت
کی خبر ملسکے جسم جڑ یعنی بیخبر ہے۔ اور جان چیتن یعنی باخبر۔ پران مین جسم و
جان دونون کے اجزا شامل ہین اسلیئے پران کو باخبر تسلیم کیا گیا ہے۔ جو چیز
کہ نَفَس کی کشش کرنیوالی ہے وہ چیتن یعنی باخبر ہے اور نَفَس بجائے خود
پَوَن یعنی ایک عنصرِ باد ہے جو بے خبر ہے پَوَن کے ذریعہ سے چیتن پران
کا پتہ لگتا ہے چیتن سروپ ہے اور جڑ پَوَن اُسکا روپ ہے اسواسطے اِس
مقام پر چیتن کو پَوَن روپ کہا ہے۔

اَیتت

تارک۔ آزاد مُستغنی مجوذات۔ چار مختلف خیالات کا مجموعہ ہے باعتبارِ
تارک جس نے ماسوائے اللہ ترک کیا وہ ایتت ہے باعتبارِ آزاد جو فعل
اور اُسکے نتائج سے آزاد ہے باعتبارِ مُستغنی جسم کے عدم و وجود سے جسکو کوئی
رنج و راحت نہین پہونچتی وہ ایتت ہی مجوذات اپنی ذات مین مستغرق
اور مسرور ہے اور اسوجہ سے ہر طرح سے اَیتت ہے۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ویراگ	یعنی عالم سے بے تعلقی اور نفرت۔
مہاتما	عارفِ بزرگ۔
جوگ	پیوستن۔ وصل شدن۔
پرم آتما	ذاتِ بحت
اندر	اندری یعنی حواس کا قادر اور مالک۔ قوتِ متخیلہ۔
تلقین بسشٹ	بسشٹ مہارشی کی ہدایت یہ ہے کہ اے عزیز خودی کو دور کر۔ اور خدا میں
جی ہمان کن کہ	وصل ہو جا یہ تلقین الفاظ ہمان کن کہ در آن کردن نباشد کی تشریح ہی کیا کرنا اور کیا نہ کرنا
در آن کردن نباشد	ایت ہونا اور ترک ترک کرنا اسی ہدایت کا منشا ہے۔ کرنا یہ ہے کہ جس
	اعتقاد اور وہم سے اپنی ہستی موہوم کو ہستی قرار دے رکھا ہے اُس کو نفی
	ثابت کرنا ہے اور اُسکی جگہ ذاتِ بحت یعنی ہستی مطلق کو تصدیق کرنا ہی
	اِس امر کو پراشرجی نے میتری کے ذہن نشین کرایا ہے کہ ہستی بحت کے
	سوا اور کچھہ نہیں ہی۔ تو اپنی ہستی کو غلط تسلیم کئے ہوئے ہی اِس تسلیم کو دل سے
	دُور کر یہ کرنا ہے اور کچھہ کرنا نہیں ہی جب تیری ہستی کا حجاب درمیان سے
	اُٹھ جاویگا ذاتِ بحت یعنی شری گوبند ہی باقی رہ جاویگا۔ تعینات کا
	اعتقاد دل سے محو ہو جاویگا۔ عشق و فنا کی شاہراہ یہی ہدایت ہے۔
شری گوبند شری	
بشن شری بھگوان	اِن سب الفاظ کا اشارہ ذاتِ بحت کی طرف ہے۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

آتما روپ یعنی نج روپ۔ اپنا ہی روپ ہے۔ تمام نام اور صفتِ آتما یعنی ذات ہے۔

گاوِ زمین معروف ہی۔ تمام نعماتِ عالم اُس سے مہیّا ہوتی ہین۔ یہان پر مُراد کلام یہ ہے کہ جسم سے دہرو نے نظر اٹھالی تھی اور اندر یعنی مالک و قادر حواس کے ضبطِ اختیار سے دُہرو باہر ہوگیا تھا جو اس کا تعلق دل سے ہی دل مرکز ہر چہار قوت ہائے مُدرکہ متخیلہ ممیزہ۔ اور حافظہ کا ہی۔ یہ چارون دیوتا عاجز ہوگئے تھے کہ انکی قید سے بھی دہرو آزاد ہوگیا ضبط حواس و دل و قوت خیال کی برکت سے دہرو کا تصوّر تصدیق کی منزل تک پہونچا تھا۔

راچھس راچھس کوئی مُجسّم شے نہین ہی حس و محسوسات کا اثر اور دل کے خطرات جو انسان کے قلب کو متحرک اور بے آرام رکھتے ہین مراد ہین۔

دھیان شغل اور تصوّر۔

برھماجی صفتِ رجوگن۔ مالکِ آفرینش یعنی طاقتِ ایجاد کا نام ہی۔ حواس و دل و خیال و حافظہ کا مصدر صفتِ ایجاد ہے۔

شری بشن طاقت ابقا کو کہتے ہین یہ صفت ستوگن کا مقام ہی جو حواس دل خیال اور انانیت سے بالاتر ہے۔ اور عینِ علم و سرور ہے۔

مہادیو دیوتاؤن مین جو سب سے بزرگ ہے اُسکو مہادیو کہتے ہین جس قوت سے زمین و آسمان اور ہر سہ عالم قایم موجود ہین وہ طاقت شری بشن کہلاتی ہی۔

شیر ساگر چھیر یعنی شیر یا دودھ اور ساگر یعنی سمندر یا بحر یعنی بحرِ شیر جسم مین بحر شیر

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

	کونسا مقام ہے۔ جہان شری بشن جی کا قیام ہی یہ مقام ناف ہے۔
چتر بھوج صورت	چار ہاتھ والی صورت یا مورتی شری بشن جی کی چتر بھوج تصویرات عام طور پر بازار مین فروخت ہوتی ہین۔ ایک ہاتھ مین سنکھہ ہی جو مبداء عالم ہونیکو ظاہر کرتا ہے دوسرے ہاتھ مین چکر ہے جو اکال سروپ یعنی حال ہونیکو ظاہر کرتا ہے تیسرے ہاتھ مین گدا ہے جو طاقت کا مصدر یعنی ایشور روپ ہونا ظاہر کرتا ہے چوتھے ہاتھ مین پدم یعنی کنول کا پھول ہی۔ جو انکو سرور و آرام و اطمینان کا مرکز ثابت کرتا ہے۔ یعنی ست چت آنند روپ ظاہر کرتا ہے۔
گرُوڑ	گرُوڑ شری بشن جی کا واہن یعنی سواری ہے یہ سواری چت یعنی قوّت متخیّلہ ہے جو ہر انسان مین موجود ہی۔ گرُوڑ سانپ کا دشمن ہی سانپ سنشے یعنی واہماتِ باطلہ ہین۔ اُنکا رفع کرنیوالا چت ہے۔
وچار	غور و فکر۔
دیوی سرسوتی	طاقت علم و گویائی۔
خبار دن	خداوند عالم
ابھمان	پندار
اٹل پدوی	دہرو کا مقام۔ قطبِ اعظم۔
مگن	خورسند و مطمئن۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ویاکرن	قواعد زبان سنسکرت
درشن	دیدار
پرم ہنس	عارف باللہ
سنت	بری از ہر سہ صفات - واصل ذات
نرنے	انصاف - تصفیہ
کلپنا	وہم
آواگون	آمد و رفت - پیدائش اور موت - تناسخ
لکھ چوراسی	چوراسی لاکھ قالب جو اہل ہنود کے عقیدہ کے مطابق چرخ قدرت مین گھرے ہوئے ہین - دیکھو نقشہ تقسیم اجزاء عالم -
روپ	صورت
بھیک	فرقہ و سامان متعلقہ
جڈہ بھرت	نام سنت
بدرک آشرم	بدری نراین - کوہ ہمالیہ
استھان	مقام
وایدیو	نام سنت
ڈنڈ	سونٹا
کمنڈل	کشکول گدائی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

اودہوت و تاتریہ	نام سنت
سنیاسی	وہ ہے جو گرہن و تیاگ یعنی اخذ و ترک سے آزاد ہے۔
برہمچاری	وہ ہے جو جیو و برہم یعنی ذات مقید و ذات مطلق کے وہم سے آزاد ہے
اوداسی	وہ ہی جو پرش و پرکرت یعنی ذات و صفات کی قیود سے آزاد ہے۔
ہر سہ عالم	کرہ ستوگن۔ کرہ رجوگن۔ کرہ تموگن۔

صفت قیام۔ صفت آفرینش۔ صفت فنا۔

شری بشن جی۔ شری برہما جی۔ شری شیو جی۔

آسمان۔ عالم فضا۔ زمین۔

نقشہ تقسیم اجزائی عالم

پورش ۱

	ستوگن	رجوگن	تموگن	پرکرت ۳
کارن	انبھو	چیتن	اِچھا	کامنا	تیج	شانتی	اِستھتی	ہفت ۷
سوکشم	گیان	چت	شبد	سپرش	روپ	رس	گندھ	ہر نیہ گربھ ۷
استھول	بدھی	من	اکاس	پون	اگنی	جل	پرتھوی	پرجاپت ۷
								۲۵

تین گن اور سات پرکرتیون کو باہم ضرب دینے سے اکیس کا عدد پیدا ہوا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ہے چونکہ مخلوقات عالم چار قسم کے ہین۔ جیرج جس مین انسان اور چارپایہ شامل ہین۔ انڈج یعنی وہ جاندار جو انڈے سے پیدا ہوتے ہین مثلاً پرند۔ سویدج جو بدن کے میل سے پیدا ہوتے ہین مثل جون وغیرہ۔ اودبھج یعنی حشرات الارض۔ اکیس کو ۴ مین ضرب دیکر چوراسی کا عدد بنایا گیا ہے اُس زمانہ مین رواج تھا کہ چیتن یعنی متحرک کو عدد اور جڑ یعنی غیر متحرک کو صفر سے تعبیر کیا کرتے تھے۔ اور پانچ عنصر جڑ مانے گئے تھے لہذا پانچ صفر کو چوراسی کے عدد پر بڑھانے سے ..... ۸۴ کا عدد پیدا ہوا۔

بیراگی وہ ہے جو راگ اور دویش سے ایت ہے یعنی جس مین وصل و فصل کی دوگانگی نہین ہے۔

آتم نروان حالت کیف۔

مہرہ چنتامن گوہر گرانمایہ۔

ادہی بھوتک صفات جسم۔ شے مادّی۔ جڈہ

ادہی دیوک ذات۔ جان۔ غیر مادّی۔ چیتن۔

ادہی آتمہ شاہد جسم و جان۔

ست چدآنند عین حق۔ عین علم۔ عین سرور

چار آسرم یا اوستھا برہم چرج۔ گرہست۔ بان پرست۔ سنیاس۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

تمہید

میتری رشی طالب مغفرت اور پراشر مہارشی مرشد کامل ہین میتری رشی صدق ارادت سے انکی خدمت مین حاضر ہوتا ہی۔ مہارشی پراشر اُسکو حقیقت اور معرفت تلقین کرتے ہین اُسکی فہم ناقص ہی اور قلب بیم ورجا کا پابند ہے۔ وہ رموز حقیقت و معرفت کی تفہیم مین اولجھ اولجھ جاتا ہے۔ دل مین ہزارہا شکوک پیدا ہوتے ہین طریقت کی ناواقفیت سے کبھی کسی اصول کو کبھی کسی اصول کو اپنا تکیہ گاہ بناتا ہی مرشد کامل اپنی تلقین سے اُسکی وہمی عمارت کو مسمار کر دیتا ہے پریشان خاطر اور افسردہ دل ہو کر طالب مرشد کی پناہ مین آتا ہے مرشد اُسکے ظرف کو اُسوقت قابل پاکر اُسکو تزکیہ انفاس کی ہدایت کرتا ہے طالب کا دل متحرک ہو کر گریز کرتا ہے مرشد قرار اور اطمینان کی ڈوری سے باندھ کر لے آتا ہے اور ظرف حقیقت حال کی تفہیم کے قابل ہو جاتا ہی اُسوقت مرشد اُسکو عشق و فنا کی شاہراہ دکھاتا ہی طالب اِس شاہراہ مین قدم رکھتے ہوئے ڈرتا ہی تب مرشد ہمان کن کہ و آن کردن نباشد کی حقیقت اُسپر آشکارا کرتا ہی طالب ترک انانیت و پندار سے میدان توحید مین وارد ہوتا ہے الا اُسکا قیام مشکل ہو جاتا ہے اور وہ اِس منزل مین گھبراتا ہی تب مرشد اُسکے یقین کو استحکام دیتا ہے اور نظر مساوات عطا کرتا ہے۔ زان بعد جو خطرات وقتاً فوقتاً دل مین گذرتے ہین انکو نظر توحید سے ذات کا جزو تصدیق کراتا ہے طالب کی طلب مغفرت اِس مسئلہ کو سمجھکر اور یقین اور تصدیق کر کے خود بخود گر جاتی ہے اور ذات مین وصل ہو جاتا ہے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

پھر جو کچھہ وہ سُنتا ہے کرتا ہے۔ دیکھتا ہے مانتا ہے۔ اُس سے ہراس نہین کرتا اُسکو فعلِ قدرت جانتا ہے اور خوفِ مرگ و فنا سے آزاد ہو کر منزلِ بقا مین داخل ہو جاتا ہے۔ طالب کے دل کو علمِ ظاہری اور عقائدِ عامّہ سے ہٹانیکی نیّت اور اُس کے یقین کو پختہ کرنیکی نظر سے تمثیلاتِ عارفان گذشتہ جنکو یہ شکوک پیدا ہوئے جو ان مقامات سے گذرے اور جن کے شکوک جس طرح رفع ہوئے۔ سُنا۔ سُنا۔ اور سمجھا سمجھا کر پختہ کیا جاتا ہے۔ تاکہ عقیدہ اُسکا لاجنب اور یقین اُسکا لاتحرک ہو جاوے اور وہ جادۂ اعتقاد سے کسیصورت کسی حال مین منحرف نہ ہو سکے یہ نفسِ مضمونِ کتاب ہے جو اسجگہ اسوجہ سے درج کیا گیا ہی کہ شائقینِ کتاب جیسے جیسے کتاب کو ملاحظہ کرتے جاوین تصدیق ہوتی جاوے۔ اور انکا شوق اسکے مطالعہ کی جانب ایزاد ہوتا جاوے۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

مین نے رازِ حق دوسوت پر کیا تھا آشکار
یون منوا ور اکشوا کو ہونے آے رازدار

راج رشیون مین رہا پوشیدہ علم سرِ مدی
لوحِ محفوظ ایک مدت سے جو تھا راز خفی

اب بتایا ہی تجھے مین نے وہی علم قدیم
یاد رکھ اے یار ہمدم ہین یہ اسرار عظیم

بھگوت گیتا ادھیائے چہارم

یہ چند عجیب و غریب حکایات جن سے واجب الوجود کی وحدت ثابت اور تصدیق ہوتی ہے۔ کتاب بشن پوران مصنفہ پراشر مہارشی سے انتخاب کر کے شائقین کی نذر کیجاتی ہین۔

پہلا اپدیش یعنی تلقین اوّل

پراشر مہارشی نے آغاز کلام اس طرح پر کیا ہے کہ اے میتری جو کچھہ مین تجھے تلقین کرتا ہون وہ آبحیات سے بہتر ہے۔ جام دل سے اوسے نوش کر اور ماسوائے اللہ فراموش کر اس طرح مت سُن کہ ایک کان سے سُنا اور دوسرے کان سے نکال دیا ورنہ اصل حقیقت سے محروم رہیگا۔ حکایت دہرو کی تیرے اطمینان کے لیے بیان کرتا ہون۔ گوشِ ہوش سے سُن۔

(۱) حکایت دہرو

اقلیم سوم بہومنتر مین دو راجہ ایسے عظیم الشان تھے کہ تمام عالم جن کے زیر حکومت تھا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ایک کا نام اوتان پات اور دوسرے کا پریبرت تھا اوتان پات کی دو
رانیان تھین ایک سوپرچی دوسری سونیتی سونیتی کے بطن سے ایک پسر تولد ہوا
جسکا نام دھرو رکھا گیا۔ وہ لڑکا اپنے باپ کا بڑا پیارا تھا۔ ایک دن راجہ تخت پر بیٹھا ہوا
تھا کہ دھرو آکر بے تکلف باپ کی بغل مین جا بیٹھا سوپرچی زوجہ دویم راجہ کے پاس
ہی بیٹھی تھی دھرو کو باپ کی بغل مین دیکھکر آتش رشک و حسد سے جل اوٹھی اور دھرو
سے بولی کہ اگر جان کی خیر چاہتا ہے تو باپ کی بغل سے الگ ہو جا۔ اگر تجھے تمنا تھی کہ باپ
کی بغل مین بیٹھون تو میرے پیٹ سے کیون نہ پیدا ہوا سوپرچی نے اوٹھ کر اس زور سے
طپانچہ دھرو کے موہنہ پر مارا کہ وہ چکرا کر زمین پر بیہوش گر پڑا۔ جب ہوش آیا تو اپنی جگہ
سے اوٹھ کر روتا ہوا اپنی مان سونیتی کے پاس پہونچا جب اس کی مان نے اسکا یہ حال
دیکھا تو پوچھا کہ کیا ہوا دھرو نے سارا حال کہہ سنایا۔ سونیتی نے دھرو سے کہا کہ
سوپرچی نے یہ بات تو سچ کہی اور مارا بھی باوجہ۔ واقعی تیرا اختر طالع ایسا نحس تھا کہ
میرے شکم سے پیدا ہوا۔ چاہیئے تھا کہ اسکے شکم سے پیدا ہوتا اب اس رنج و غصہ سے کیا
فائدہ کہ ہم بیکس ہین مادر نے دھرو سے کہا کہ اے بیٹا راج تخت چھتر گھوڑا۔ اور
ہاتھی کا دینے والا وہ ہے جو پون روپ ہے اور بھجن اور ریاضت کی برکت
سے اس تک رسائی ہوتی ہے اب تو خاموش ہو جا اور رنج نہ کر کہ راحت اور رنج دونون کا
تعلق جسم کے ساتھ لگا ہوا ہے۔ رنج کرنا بے سود ہے۔ تجھے چاہیئے کہ یاد الٰہی کرے کہ جسم اور
اس کے تعینات رنج و راحت۔ سردی و گرمی سے نجات ملے۔ مادر کے الفاظ دھرو

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

کے دل مین اثر کر گئے اور اُس کی ارادت مستحکم ہو گئی۔ بفور اسکے رنج قلب سے جاتا رہا اور وہ
کہنے لگا کہ مین اب یہی کیون نکرون کہ پندار جسم سے نجات ملے اور رنج و راحت کا اثر دل
سے دور ہو جاوے اور اصلی مطلب کیف نجات حاصل ہو اس خیال کے دل مین گذرتے
ہی۔ راج کی خواہش اُس کے دل سے جاتی رہی۔ **دہرو** گھر چھوڑ کر چلا اور ایسے
جنگل مین پہونچا جو بہشت کا نمونہ تھا۔

دہرو کی حکایت یہان تک بیان کر کے پراشرجی میتری کی طرف مخاطب ہوئے
اور کہنے لگے کہ اے میتری مان کے ایک اشارہ سے دہرو **اثنیت** یعنی تعلقات سے
آزاد ہو گیا۔ مگر تیرے قلب پر کوئی اثر ظاہر نہین ہوتا ہے۔ اور تجھے ویراگ پیدا نہ ہوا میتری
جی بولے کہ مین تارک کس طرح سے ہو جاؤن کہ **دہرو** کی طرح مجھے کسی نے سرزنش
نہین کی ہے۔ اس جملہ معترضہ کے بعد پراشرجی نے **دہرو** کی حکایت بیان کرنی
شروع کر دی اور کہا کہ۔

جب دہرو جنگل کی طرف چلا چلتے چلتے ایسے مقام پر پہونچا کہ جہان بسشٹ وغیرہ
سپت رشی یعنی سات رشی پسران برہما جی بیٹھے ہوئے تھے **دہرو** اُن کی تعظیم
بجا لایا اور اُنکے سامنے عرض حال کرنے لگا کہ مین **اوتان پات** کا پسر
ہون مجھے ویراگ حاصل ہوا ہے۔ یاد الٰہی کا طریق مجھے بتاؤ یہ بات سُنکر مہاتماؤن
نے کہا کہ پانچ برس کی تو تیری عمر ہے ابھی تو بچہ ہے۔ تجھے ترک تعلقات سے کیا واسطہ
ہے۔ تیرا ظرف جوگ کے قابل نہین ہے کہ تو نے زمانہ کا گرم و سرد نہین دیکھا ہے۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

دہرو بولا اگر مجھے تلقین نہین کروگے تو مین اپنی جان ابھی ضایع کردون گا۔ سپت رشی نے
باہم مشورہ کرکے یہ رائے قرار دی کہ اگر اسکا یقین نہ ڈگے تو کوئی تعجب نہین ہے کہ شری
گوبند یعنی ذات حق تک پہونچ جاوے۔ دہرو سے پوچھا کہ تیرا مطلب کیا ہے بولا
کہ ایسا اعلیٰ مقام مجھے حاصل ہو جو کسی دوسرے کو نہ ملا ہو یہ سنکر مرچ رشی بولے کہ
اے عزیز پرماتما مین دل لگادے کہ تیرا مدعا حاصل ہو جائے۔ کیونکہ ایسا کون ہے جو خودی سے
گذر کر پرماتما کی پناہ مین آیا اور جو اُس نے چاہا وہ اسے حاصل نہ ہوا آتری رشی بولے کہ
جو کہ سب سے برتر ہے اسکو دل مین جگہ دے اور اسکے ساتھ پیوست ہو جا۔ اُسکے سوا جو کچھ دل مین
بھرا ہے نکال پھینک اس طرح پر تیری مراد حاصل ہو جاویگی۔ انگرا رشی بولے جو کہ
تیرے دل مین پوشیدہ ہے جان لے کہ برہما جی سے لیکر چیونٹی تک وہی ایک ہے اگر
خواہش تیری یہ ہے کہ اعلیٰ مرتبہ پر پہونچے اسی فکر مین رہ کہ سب وہی ہے (ہمہ اوست)
وکرت رشی نے کہا کہ اگر تو اُس آتما کو جو سارے عالم مین ساری ہے اپنی عبادت سے
خوش کرلیگا تو تیری مراد بر آئے گی۔ پولہ رشی بولے کہ ہر دم یاد الٰہی دنیا مین سب سے اعلیٰ
نعمت ہے پولست رشی نے کہا کہ اگر تیری تمنا یہ ہے کہ اندر کے مقام سے بھی
اعلیٰ ہو جاؤن تو اُس کی یاد کر جو تمام عالم کا پشت و پناہ ہے بسشٹ جی بولے
کہ ہر دو عالم کی مرادات کا حصول یہی ہے کہ ہمیشہ یاد الٰہی کرتا رہے اے عزیز خودی کو دور کر اور خدا
مین وصل ہو جا۔ دہرو نے پوچھا کہ اُس کو کس طریقہ سے یاد کرون اور اُس مین دل لگانا کس
طرح ہو سکتا ہے۔ مجھے بتایئے کہ معلوم ہو کر اُس کی عملی طور پر تصدیق کرون۔ سب ملکر بولے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

کہ اول درجہ یہ ہے کہ ظاہری طلسمات جو آنکھون کے سامنے نظر آرہا ہے اُس سے دل
ہٹالے کہ اس منزل مین یہی مشغولی واجب ہے اس کے بعد ذات مین پیوست ہونا واجب ہے
ذات مین پیوست ہونا یہ ہے کہ دل کو جو ہر طرف پرواز کرتا پھرتا ہے روک کر شری بھگوان کی
یاد مین لگادے یہی اعلیٰ طریق عبادت پروردگار کا ہے کہ جان لے کہ جو کچھ ہے وہی ہے۔
ہمہ اوست جب تو اس طریقہ سے ریاضت کریگا تو شری گوبند تجھپر مہربان ہوجاویگا
اور وہ مقام جو ہر سہ عالم مین روشن ہے تجھکو حاصل ہوجاویگا۔ **دہرو** یہ تلقین عارفان
سُنکر اور انکو اپنے دل مین جگہ دیکر وہان سے چل دیا۔ اس واقعہ کی خبر راجہ تک پہونچی کہ **دہرو**
ترک تعلقات کرکے گھر سے نکل گیا اور جنگل مین چلا گیا۔ **اوتان پات** نے اپنے وزرا
اور اُمرا کو حکم دیا کہ جلد جاؤ اور **دہرو** سے کہو کہ تہائی حصہ راج کا تجھکو ملیگا گھر واپس آجا **دہرو**
کو حیرت ہوئی کہ ہنوز راہ خدا مین ایک قدم بھی نہ رکھا ہے کہ تہائی حصہ راج کا ملتا ہے راج کو لیکر
کیا کرون گا **شری بھگوان** کو دیکھون گا جب دہرو نے انکار کیا تو سب نے
کہا کہ نصف راج لیلے۔ سارا راج لیلے اور گھر واپس چل پھر بھی نہ مانا۔ جمنا جی کے کنارہ
پر بیٹھکر ریاضت مین مشغول ہوا اور یہی یقین کیا کہ تمام موجودات مین ایک ہی **شری**
بشن آتار وپ ہے۔ زمین اُس کے بار ریاضت سے عاجز آگئی کہ بائین
پیر کے انگوٹھے پر کھڑا ہوکر تمام جسم کا بار سہارے ہوئے تھا اور پہاڑ اور آسمان اور آب و
آتش سب کانپنے لگے۔ زمین گائے کی صورت اختیار کرکے راجہ اندر کے پاس پہونچی
اور **دہرو** کی بار ریاضت سے عاجز آجانا ظاہر کیا۔ اندر معہ تمام دیوتاؤن کے تعجب

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

مین ہوگیا اور سوچنے لگا کہ کس تدبیر سے **دہرو** کو دھیان سے ہٹایا جاوے۔ راچھسونکو
بولایا اور کہا کہ جاؤ اور **دہرو** کے دھیان مین خلل انداز ہو۔ راجہ اندر کا حکم سنکر راچھس **دہرو**
کے پاس پہونچے۔ اُسیوقت **سونیتی** دہرو کی مان بھی وہان آئی اور زار زار رو کر کہنے لگی
کہ اے پسر راچھس تیرے سر پر جمع ہوگئے ہین ایک آن مین خاک سیاہ کردین گے تو اپنی جان
کا دشمن کسواسطے ہوا ہے اور میرا آزار کسواسطے روا رکھتا ہے۔ اس دنیا مین جو کچھہ میرا حاصل
تھا وہ تو تھا۔ مجھہ سے کنارہ کشی تجھے واجب نہین ہے اور اس پنجسالہ عمر مین ایسی سخت
ریاضت سے کیا مطلب ہے کہ تیرے کھیل کود کے ایام ہین اس محنت اور مشقت سے کیا
مدعا ہے۔ اگر تو اس راہ سے باز نہ آئیگا تو مین اپنے آپ کو ہلاک کرڈالون گی۔

پراشرجی نے میتری سے کہا کہ **سونیتی** مادر **دہرو** نے بہت عجز و زاری کی
الا **دہرو** کو کوئی اثر نہین ہوا کہ **دہرو** اُس جگہ نرہا تھا۔

دہرو کی مان بولی کہ اے پسر دیکھہ راچھس تیرے سر پر آکھڑے ہوئے ہین۔ ابھی
تجھے ہلاک کردین گے۔ یہ کہکر وہ تو واپس چلی گئی راچھس دہن سے شعلہ نکالتے ہوئے
اور ہتیار لئے ہوئے آئے اور بہت بہت طرح سے اوسے خوف دلانا چاہا۔ اور
شیر اور سانپ کی شکل اختیار کرکے بہت سے مکر و فریب اور طلسمات ظاہری کرنے لگے
اور کہنے لگے کہ اس بچہ کو سوائے ہلاک ہونے کے اور کوئی مفر نہین ہے لیکن **دہرو**
انکی تہدید کو کچھہ خیال مین نہ لایا۔ اعضا اور اندام مین قیام پذیر نہ تھا اور یہ یقین اس کے دل
مین کامل ہوگیا تھا کہ اندر اور باہر وہی ایک ہے جب وہی ایک ہے تو اُسکے سوائے کون ہے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

جس کا خوف کیا جاوے۔ راچھس پاس گئے اور دیکھا کہ دہرو شری بھگوان کی نیت
مین ثابت قدم بیٹھا ہے خوف سے کانپنے لگے اور تعجب مین ہو گئے انکی کیا طاقت تھی
کہ دہرو کو اس نیت سے آوارہ کرتے واپس راجہ اندر کے پاس پہونچے راجہ اندر
تمام دیوتاؤن سمیت برہما جی کی خدمت مین پہونچا اور وہان سے شیر ساگر مین جو سری
بشن جی کی قیام گاہ ہے سب جا پہونچے اور بعد حمد و ثنا کے عرض پرداز ہوے کہ اے
مہادیو ہر روز دہرو کی ریاضت طول کھینچتی جاتی ہے معلوم نہین کہ اس سخت
ریاضت سے جو اُس نے اختیار کی ہے اُسکا کیا مطلب ہے یہ پتہ نہین چلتا
کہ اُسکی کیا خواہش ہے یہی فکر ہماری سوہان روح ہو رہی ہے ہماری اس خلش
کو دور کرو اور اُس کو اس ریاضت سے باز رکھو شری بشن نے فرمایا کہ اے دیوتاؤ تم
دلجمعی سے اپنے اپنے مقامات پر جاؤ اور کچھ خوف نکرو دہرو کو کسی مراتب کی تلاش
نہین ہے جو کچھ اُسکی خواہش ہے مجھے معلوم ہے مین جا کر اُسکو پورا کرتا ہون دیوتا
تو اپنے اپنے مقامات پر چلے گئے اور شری بشن بھگوان چتر بھوج صورت اختیار
کر کے اور شنکھ و چکر و گدا و پدم چارون ہاتھون مین لئے ہوئے اور گروڑ پر سوار ہو کر دہرو
کے پاس جا پہونچے اور اُس کے سامنے کھڑے ہو کر فرمانے لگے کہ اے پسر صد آفرین
کہ مین تیری ریاضت سے خوشوقت ہو گیا ہون جو کچھ تیرا مدعا ہے تجھے مینے بخشا
کہ تو طلسمات ظاہری سے آزاد ہو کر مجھ مین وصل ہو گیا ہے جب یہ آواز دہرو
کے کان مین پڑی تو اُس نے آنکھ کھولی اور دیکھا کہ جس کے دھیان مین مشغول تھا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

اور جسمین دل کو محو کئے ہوئے تھا وہ نظر کے سامنے عیان کھڑا ہے فرط خوشی سے
جامہ مین نہین سمایا اور بیہوش ہوگیا۔ سوچا کہ مین طفل خورد سال ہون اور نہ مین نے
شاستر اور پوران پڑہا ہے۔ شری بھگوان کی حمد و ثنا کرون تو کس زبان سے۔ اور
کن الفاظ مین پس عقل کو جس کی وجہ سے لاتعین مین تعین واقع ہو رہا تھا شری
بھگوان کی نذر کرکے اور اس کی پناہ مین کلیتاً داخل ہوکر یہ یقین کیا کہ مین دہرو
نہین ہون جو کچھہ ہے تو ہی ہے۔

پراشر جی نے میتری جی سے کہا کہ اے عزیز پرماتما کی حمد و ثنا یہی ہے کہ
مین نہین ہون شری گوبند ہے۔

دہرو بولا اے شری بشن جو کچھہ ہے تو ہی ہے الا مجھے یہ تمنا ہے کہ تیری حمد و ثنا
کرون تو اپنا فضل کر کہ مین طفل ہیچمدان ہون اور جب سے تیری یاد مین لگا ہون سب علم
و عقل و زبان مجھہ سے کنارہ کر گئے ہین شری بشن جی نے دیوی سرستی کو حکم دیا کہ دہرو
کے کنٹھہ مین جا بیٹھو کہ میری حمد و ثنا کر سکے شری سرستی جی دہرو کے قلب مین جا متمکن
ہوئی۔ اور دہرو نے ادب سے دونون ہاتھہ جوڑکر اس طرح تعریف ذات شروع کی کہ اے
جہارون جس سے کہ خاک و آب و آتش و باد و خلی ور جوگن، ستوگن و تموگن و پرکرتی۔
دیو ورش و کھم و بھوم کا قیام ہے وہ تو ہی ہے تجھے سجدہ واجب ہے تو کیسا
ہے کہ پاک اور بے لوث ہے سوائے تیرے کون ہے جو تجھے جان سکے تو ہی ہے
جو سب کچھہ جانتا ہے اور سب سے برتر ہے اندر سے لیکر مور ضعیف تک ہوا کی طرح محیط

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

واقع ہوا ہے۔ تجھے خدائے عزّ وجل کہتے ہین۔ تمام موجودات کا ظہور دینے والا
اور تمام حواس ظاہری و باطنی کا تو ہی تکیہ گاہ ہے اپنے آپ کو تو ہی کہتا ہے۔ اور
تو ہی جستجو کرتا ہے تجھہ مین طول و عرض کو دخل نہین ہے۔ تجھے پرم آتما کہتے ہین
جس کا دہیان کیوگی اپنے دل مین دہرتے ہین اُسکو چشم ظاہری سے اپنے سامنے
عیان دیکھہ رہا ہون۔ اے بھگوت یہ تمام اعضا آنکھہ کان ناک ہاتھ اور پاؤن
کہ ظاہری نمود ہین سب تو ہی ہے۔ مجھے یقین ہو گیا کہ عالم ظاہر و باطن مین صرف
تو ہی تو ہے آفتاب کے مانند تمام تعینات کو تو نے اپنے ظہور سے روشن کر
رکھا ہے اور باطن مین جملہ صفات مین تیری ہی ذات درخشان ہے مین نادان
تیری تلاش و جستجو مین ہر طرف پریشان اور سرگردان ہو رہا تھا یہ جانا کہ تو دل
مین پوشیدہ موجود ہے۔ اے بے مثال آدم اور دیوتا اور راچھس تو ہی ہے
سب کچھہ تو ہی ہے۔ غیر متحرک اور متحرک تیرا ہی روپ ہے۔ تیری حمد مین کیا بیان
کر سکتا ہون ویراٹ اور سوراٹ اور سمراٹ تیرا نام ہے یعنی جس سے یہ تمام عالم قائم
ہے اور جو خود بخود ہے اور تمام عالم مین ہوا کے مانند محیط ہے یہ تیری ہی صفتین
ہین برہما سے لیکر چیونٹی تک سب مین تیری ہی ذات درخشان ہے یہ جسقدر نام اور
روپ ہین انکا ظہور تیری ہی ذات سے ہے۔ پس جو کچھہ کہ ہستی ہے تو ہی ہے اور
جب تو ہی تو ہے تجھے کیا کہون جو کچھہ میرا مطلب تھا حاصل ہو گیا کہ تجھکو اپنی
ظاہری آنکھون سے مین نے دیکھہ لیا۔ شری کشن جی نے فرمایا کہ اے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

دہرو ریاضت تیری مکمل ہوچکی کہ میرا دیدار تجھے حاصل ہوگیا اب جو تیری مراد ہے
مجھہ سے ظاہر کر کہ وہ مین عطا کرون دہرو نے کہا کہ آپ سے کیا طلب کرون کہ
اول و آخر آپ ہی ہین۔ جو کچھہ کہ میرے دل کی تمنا تھی وہ آپ پر بخوبی روشن
ہے اعتقاد راسخ مجھے نصیب ہوگیا کہ آپ سے سوا آپ کے اور کیا مانگون کہ آپ کے
فضل سے اندر ہر سہ عالم کا بادشاہ بنا ہوا ہے اور مین نے آپ کو اپنی آنکھون
سے مشاہدہ کیا ہے۔ پس مجھے اندر سے کیا نسبت ہے اور مادر و پدر سے کیا تعلق
ہے تمنا ہے تو یہ ہے کہ مجھے ایسی جگہ ملے جہان مین ہمیشہ رہون اور اُس
مقام سے نہ گرسکون شری بشن جی نے فرمایا کہ جو تیری تمنا ہے وہ برآئیگی
مین نے عطا کردی۔ پچھلے جنم مین تو برہمن کا لڑکا تھا اور تو نے میری بڑی
یاد کی تھی اور میرے سوائے خیال غیر کو محو کردیا تھا اور مان باپ کی خدمت
بہت اچھی طرح کرتا تھا وہ لڑکپن اور جوانی تیری آب روان کی مانند گذر گئی اور
تو نے اوس قالب کو چھوڑ دیا لیکن تیرے دل مین دنیا کی نعمتون کی ہوس باقی
تھی اس لیئے تیرا جنم راجہ کے گھر مین ہوا چونکہ تیرے دل مین میری ریاضت
کا تخم بویا جا چکا تھا آخر الامر دیدار میسر ہوا اب زمین پر رہ اور عہد شباب مین دنیاوی
لذات سے ہوس کو پورا کرلے مین نے تجھے عجیب صورت بخشدی ہے۔ کہ
اوس سے بہتر عالم مین کوئی صورت نہین ہوسکتی ہے۔ اور تیرے دیدار کی آرزو ہر ایک
پر فرض ہوجائے گی۔ چونکہ یہ کالبد عنصری فنا ہونیوالا ہے جب گر جاویگا تو تجھے اٹل پدوی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

نصیب ہوگی جب تک کہ زمین اور آسمان قایم رہیگا اُسوقت تک تو اپنی جگہ پر قائم
رہیگا اور وہان سے جنبش نہ کریگا۔ اسکے سوا اور جو کچھہ تیری تمنا ہے ظاہر کر کہ وہ
بھی بر آوے۔ اے پسر اپنے دل کو مجھہ مین لگا دے جس نے مجھہ مین دل
لگا دیا وہ اس عالم مین بازگشت سے خلاص ہو جاتا ہے یعنی پیدایش کے
سلسلہ سے آزاد ہو جاتا ہے اور میرا روپ ہو جاتا ہے تو ایسے مقام پر متمکن رہیگا۔ کہ
چاند اور ستارے تیری پابوسی مین رہین گے اور تیرا مقام سورج وغیرہ باشندگان
عالم بالا سے بھی بلند تر رہیگا۔ اور جب تک کہ خاک آب آتش باد خلی فنا پذیر ہونگے
تو اپنے مقام پر قایم رہیگا۔ زان بعد مجھہ مین وصل ہوگا۔ **بشن** کا مقام یہی
مقام ہے اور یہی تجھکو بخشا جاتا ہے۔ **دہرو** کے دل مین یہ ابھمان پیدا ہوا کہ
مین سب سے اعلےٰ اور برتر ہو گیا ہون۔ جیسے ہی یہ خطرہ اُسکے دل مین گذرا خیال کیا کہ
مین **دہرو** نہین ہون اور اسکو دل مین جگہ دیکر اُس نے شری بشن جی سے سوال
کیا کہ آپ کے فضل سے میرا مدعا تو حاصل ہو گیا۔ لیکن میرے دل کا ایک وہم ہے
وہ دور کیجیے مجھے معلوم نہین کہ آپ کون ہین اور مین کون ہون اور بخشش کسکی
ہے۔ **شری بشن** جی نے فرمایا کہ اے **دہرو** اس اسرار کے دریافت
سے تیرا مطلب کیا ہے تو نے اٹل پدوی چاہی وہ مین نے تجھے دیدی **دہرو**
نے کہا کہ **شری بشن** جی جبکہ مین ہی نہین ہون تو مجھے مراتب سے کیا تعلق
ہے اٹل پدوی کو لیکر کیا کرون گا۔ آپ یہ بتائین کہ آپ کون ہین **شری بشن**

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

جی نے فرمایا کہ اے **دہرو** تو نے ایسا سوال کیا ہے کہ اگر اسکا جواب دون تو
تو اور مین اور یہ مراتب سب فنا ہو جاتے ہین **دہرو** نے کہا جو کچھہ ہو سو ہو مگر اسکا
جواب مجھے ضرور دیجیے کہ آپ کون ہین اور کیا ہین **شری بشن جی**
نے فرمایا۔ مین اودتیی یعنی **واحد یگانہ** ہون میرے سوا دوسرا کوئی نہین ہی
دہرو نے کہا کہ میرا مطلب خاک نہ نکلا مین نے ایک خیال خام کو دل مین جگہ
دے رکھی تھی کہ مجھے اٹل پدوی مل گئی اور شری بشن جی نے وی شری بشن
جی نے فرمایا کہ اگر یہی صورت پسند ہے تو اٹل پدوی کو چھوڑ دے کیونکہ عارف
جس جگہ جس حال مین ہے مگن رہتا ہے۔ **دہرو** نے کہا کہ اگر آپ ہی آپ ہین
تو عارف اور جاہل کہان ہے۔ مجھے یہ بتایئے کہ بذات خاص مین بھی کچھہ ہون یا
نہین۔ اگر مین بذاتہ کچھہ نہین ہون تو ناحق مین نے خیال خام پکایا اور بے سبب
ریاضت کی یہ سب تکلیف اور مصیبت اٹھائی۔ **شری بشن** جی نے
فرمایا کہ جو فعل مطلب براری کے لیے کیا جاتا ہے وہ آتما کی لاعلمی سے کیا جاتا ہے
پس اگر نادانستگی مین کوئی فعل تجھہ سے سرزد ہو گیا ہے تو کیون گرفتار ندامت ہوتا ہی
جس مطلب سے تو نے ریاضت کی تھی وہ مطلب تیرا حاصل ہو گیا تو بتا کہ تو نے خود
کیون اس مدعا کی درخواست کی **دہرو** نے کہا مین نادان تھا جسکو وچار حاصل
نہ تھا آپ نے بھی تو مجھے کنوئین مین دھکیل دیا اگر آپ ہی آپ تھے تو آپ نے
صاف صاف کیون نہ جتا دیا کہ اے **دہرو** مین ہی مین ہون **شری بشن** جی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

نے فرمایا کہ اے **دہرو** مین نے تجھے کچھہ نہین دیا۔ جو کچھہ کہ تجھے ملا ہے تیری اپنی خواہش سے ملا ہے۔ اب مین جاتا ہون تیرے اس سوال کا جواب سنت لوگ دینگے

دہرو نے کہا کہ آپ میرے سوال کا جواب دینے مین کیون تامل کرتے ہین ۔

شری بشن دیو نے کہا کہ مین تیرے سوال کا جواب کیا دون کہ تیرے سوال مین مین اور تو اور یہ ہر سہ عالم نیست اور نابود ہو جاتے ہین

دہرو نے کہا کہ مہاراج آپ تشریف لے جایئے سنت مجھہ سے مل لین گے۔

شری بشن دیو نظر ظاہری سے غائب ہو گئے **دہرو** نے دل مین سوچا کہ مین کیا کرون اور کہان جاؤن۔ وہ جگہ کہان ہے جہان سنت رہتے ہین۔ سنتون کو مجھہ سے ملنے کی ضرورت ہی کیا ہے۔ وہ لوگ خواہش کو نیست و نابود کر چکے ہین اسی فکر مین غلطان اور پیچان تھا کہ ہدایت ربّانی ہوئی اور اس کی سمجھہ مین یہ آیا کہ سنتون کی صحبت اُسوقت نصیب ہوگی جب مین تمام خواہشات سے بے خواہش ہو جاؤنگا پس اس خیال کو اپنے دل مین جگہ دی کہ سوائے پرماتما کے دوسرا کوئی نہین ہے جبکہ وہی ذات مطلق ہے تو دنیا اور عقبیٰ کا خیال محض وہم ہے اور اُس سے کوئی مطلب نہین رہتا۔ یہ جسم انسانی بمنزلہ ایک کشتی کے ہے جس کے وسیلہ سے دریائے معرفت سے پار اُترتے ہین جب دریا سے عبور کر گئے اور دوسرے کنارہ پر جا پہونچے تو کشتی سے کوئی واسطہ نہین رہتا پس اطمینان ہو گیا کہ جسم عدم ہے اور مجھے اس جسم سے کوئی تعلق نہین ہے۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

اسی فکر مین تھا کہ تین سنت وہان جا پہونچے۔

پراشرجی نے کہا کہ اے میتری اگر تو یہ سوال کرے کہ وہ سنت کون کون تھے تو یقین کر کہ ایک مین تھا میتری جی نے کہا کہ یہ بات میری سمجھہ مین نہ آئی۔ آپ اُن کے نام صاف صاف بتایئے تو معلوم ہو کہ کون کون سنت تھے جو وہان وارد ہوئے۔ پراشرجی بولے تو یقین کر لے کہ ایک مین ہی تھا میتری جی نے کہا کہ مین کس طرح یقین کر لون کہ تینون سنت پراشرجی تھے۔ آپ واحد ہین تثلیث اپنے اوپر کیون گوارا کرتے ہین اور تین کیونکر ہو سکتے ہین۔ پراشرجی نے کہا کہ تیری رائے مین مین مقیّد ہون یا مُطلق میتری جی بولے کہ آپ مُطلق ہین مقیّد نہین ہین دہرو کی حکایت بیان فرمایئے پراشرجی نے کہا کہ جو کچھہ مین تجھہ سے کہہ رہا ہون یہی دہرو کی حکایت ہے کتب ہائے ویاکرن مین لفظ دہرم کے معنے یقین کے ہین۔ پس تو یقین کر لے کہ سوائے تیرے دوسری شے کوئی نہین ہے۔ لیکن تو مکّار اور ریاکار ہے کہ اپنے آپ اپنے دِل مین یقین کئے بیٹھا ہے کہ برہم ہے میتری جی نے جواب دیا کہ مین کیا چارون وید یہی کہتے ہین کہ برھم ہے پراشرجی نے پوچھا کہ تو کس طرح اپنے آپ کو برہم قرار دیتا ہے میتری جی نے جواب دیا کہ بدین وجہ کہ مین محیط ہون پراشرجی نے کہا کہ تیری یہ بات تمسخر کے لائق ہے تو خواب و خور اور سرانجام خواہش مین گرفتار ہے اور سمجھتا ہے کہ مین محیط ہون میتری جی نے جواب دیا کہ مین اپنے آپ کو اسی وجہ سے محیط قرار دئے ہوئے ہون کہ خواہشات

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

مین بھی محیط ہوں اگر بے خواہشی مین محیط ہون اور خواہش مین محیط نہ ہون تو محیط ہونیکی تعریف سے گر جاتا ہوں محیط نہین کہا جا سکتا پراشرجی بولے کہ جب تک زندگی سے مر نہ جاوے گا مُردگی سے زندہ نہین ہو سکتا اور یقین کے شربت کا ذائقہ میسر نہین آسکتا۔ اگر یہ چاہتا ہے کہ زندہ بھی رہون اور معرفت کے حلاوت کی ذائقہ چشی بھی کرون تو یہ امر محال ہی۔ رباعی

غواصی کن گرت گہر بباید | غواصان را چہار ہنر بباید
سر رشتہ بدست دوست جان بر کف دست | دم نازون و قدم ز سر بباید

پراشرجی نے کہا کہ اے میتری آتش عرفان سر و تن مین تمیز نہین کرتی اور سب کو سوخت کر دیتی ہے میتری جی بولے کہ یہ امر مجھے تیقن ہو گیا ہے کہ کالبد ایک چوبی تصویر ہے جس پر چمڑے کا غلاف چڑھا ہوا ہے۔ جس کے نیچے گوشت اور خون اور استخوان ہے پراشرجی نے ٹوک دیا کہ ابھی تک تیری نظر گوشت اور خون سے نہین اُٹھی ہے اور نظر مین یہی سمایا ہوا ہے۔ پس مناسب ہے کہ دل سے یاد الٰہی کر کہ دل صفا پذیر ہو جاوے وجود انسانی بار بار حاصل نہین ہوتا۔ اس وجود انسانی کے خواہشمند ساکنان عالم علوی بھی ہین کہ میسر ہو تو مکت اور رستگار ہو جائین تعجب یہ ہے کہ جس کو یہ بے بہا جواہر ملا ہوا ہے وہ ہمیشہ اسی ادھیڑبن مین لگا ہوا ہے کہ مال کیونکر پیدا کیا جاوے جب مال ہاتھ آیا تو پھر یہ فکر ہوئی کہ کوئی خوبصورت عورت ہاتھ لگے جس کے ساتھ عیش و آرام سے زندگی گذر جائے یہی سوچتے سوچتے شری بھگوان کی یاد سے غافل رہتا ہے اور ماسوا کی فکر مین لگا رہتا ہے جب دل خانہ اغیار ہو جاتا ہے تو یاد یار اُس مین کیسے دخل پا سکتی ہے۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

بکتا پھرتا ہے کہ اسقدر مدت پرماتما کا بھجن کیا لیکن درشن نہ ہوئے چونکہ وہ نادان ہے
اور چشم بصیرت نہین رکھتا نہین سمجھتا کہ شری گوبند کا دیدار اسکو کیونکر نصیب ہو سکتا ہے
خواہشات اور مطالب دنیوی کے سرانجام کی کوشش مین سرگرم ہے۔ دیکھتا ہے
کہ باپ اور مان سب کو اپنے ہاتھون آگ مین جلا کر فنا کر دیا ہے۔ اور پھر بھی کان پر
جوں نہین رینگتی اور خواب غفلت سے بیدار نہین ہوتا۔ بلکہ یہ خیال کرتا ہے کہ اتنو بعیش
وعشرت تمام مطلق العنانی سے عمر گذریگی الّا یہ خیال نہین آتا کہ جب مان اور باپ کا
وجود قائم نہ رہا تو ایک نہ ایک روز اُسکا یہ جسم بھی فنا ہو جاویگا۔ اے میتری تیرے دل
مین بھی یہ خیال فاسد جما ہوا ہے کہ مین نے بڑے بڑے پرم رکھہ (عارفان) کو دیکھا
ہوا ہے اور بہت کچھہ وید پڑھا ہے الّا تیرا وید پڑھنا محض اس نظر سے ہے۔ کہ
لوگ سمجھین۔ کہ میتری بڑا عالم و فاضل وید کا ہے اور پرم ہنس ہے۔ جبکہ پرماتما مین
دل اور زبان کو دخل ہی نہین ہے تو تو اُسکو کیا جان سکتا ہے اور وید اُسکو کیا جان
سکتا ہے اُسکا جاننے والا صرف سنت ہے جس نے اُسکی ذات مین اپنی لو لگا دی
ہے اور آپے مین اور پرماتما مین کوئی غیریت کا پردہ نہین رکھا ہے۔ شری بھگوان جیو
خود فرماتے ہین کہ مین ہمیشہ سنتون کی یاد مین مشغول رہتا ہون وجہ اسکی اے میتری
صاف ہے کہ سنت سروپ یعنی ذات مین لولین اور محو ہو رہا ہے اور اُس کی تمام
گفتگو خموشی کے معنی رکھتی ہے۔ جب جڈہ بھرت۔ پرہلاد۔ اور وادیو اپنی ذات
کی شناخت سے ماسوا اللہ ترک کر کے آزاد اور جسم ظاہری سے عریان ہو گئے جو

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

کچھہ وہ کہین بجا اور مناسب ہے۔ میتری جی نے کہا کہ دہرو کی حکایت بیان فرمایئے۔
پراشر جی بولے کہ دہرو کی حکایت یہی ہے کہ اگر دہرو کی مانند ہوا چاہتا ہے تو یقین
کر کہ سوائے شری گوبند کے اور کچھہ نہین ہے جس طرح سے کہ دہرو یکبارگی مادر و
پدر اور قوم سے تارک ہو کر گوبند روپ ہو گیا۔ تیرا کیا حوصلہ ہے کہ اُس کے مانند
ہو سکے میتری جی نے کہا کہ مین دہرو کی تمثال تو نہین ہو سکتا۔ الّا مجھے اُس کی
حکایت سُنایئے۔ پراشر جی بولے کہ جب تو دہرو جیسا نہین ہونا چاہتا تو اُس کی
حکایت سُننے سے کیا مطلب ہے۔ میتری جی بولے کہ مین یہ سمجھے ہوئے تھا کہ
طالب کا بیڑا مُرشد حقیقی کے فضل و کرم سے پار لگ جاتا ہے آپ مجھے کیون
پار نہین لگاتے پراشر جی نے کہا کہ تیری باتون سے مجھے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ تو ایشت
یعنی تارک ہونے کی تمنّا رکھتا ہے اگر تیرا ارادہ تارک ہونیکا ہے تو جھٹ پٹ کپڑے
اُتار ڈال۔ چوٹی اور زنّار کا صفایا کر۔ تمام کامون سے بیکار ہو کر بیٹھ جا۔ جب ظاہر مین
اِن سب چیزون سے کنارہ کریگا تو تیرے باطن مین یہ پندار پیدا ہو جائیگا کہ مین
تارک ہوا ہون اور مین نے سب چیزون کو ترک کر دیا ہے۔ میتری جی نے کہا کہ آپ
مرشد ہین آپ مجھے اپنی تلقین سے بہرہ ور فرماوین کہ خاص و عام سب جان جائین
کہ میتری پراشر جی کا مرید ہے۔ پراشر جی نے فرمایا کہ یہ جسقدر تارک بنے پھرتے ہین
تو بھی انہین کے زمرہ مین داخل ہو جا۔ تب تجھے مرید کرونگا۔ بھلا ان تمام تارکون سے
یہ تو پوچھ کہ تارک کس چیز سے ہوئے ہین جواب ملیگا کہ گھر بار سے تارک ہو کر آئے ہین

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

پس ایسے لوگ تارک کیسے ہو سکتے ہین کہ وہ انانیت اور پندار کا جامہ پہنے ہوئے ہین
یہ سُنکر میتری بولے کہ جو شخص ہر سہ مراتب سے تارک ہو گیا ہے وہ تارک مانا جاویگا
یا نہین پراشر جی نے جواب دیا کہ ہر سہ مراتب سے کون تارک ہو سکتا ہے اگر ہر سہ
صفات (یعنی گُن) موجود نہ ہون تو جسم کیسے بن سکتا ہے کونسا شخص تو نے بے جسم
دیکھا جس سے یہ یقین کر لیا کہ جو ہر سہ گن کا تارک ہے وہ اینت ہے میتری جی
نے وچار کر کے کہا کہ وہ شخص تو تارک کہا جاویگا جس نے اپنے وجود موہوم کو دریافت
حقیقت کی آگ مین جلا دیا ہے پراشر جی نے جواب دیا کہ درست اِلّا مجھے ایسا
کوئی دکھا دو جو آتش عرفان مین سوخت ہو گیا ہو اور اُس سے خاکستر باقی رہ گیا ہو
آتش عرفان نام وروپ دونون کو سوخت کر کے پتہ اور نشان نہین چھوڑتی اے
میتری یقین کر لے کہ انمین سے کوئی بھی اینت نہین ہے یہ سب گرہست کی یاد
مین مقیّد ہین کیونکہ جس مرشد کے دل مین شری بشن کی یاد مُضمر ہے شری بشن
بھی گرہست ہو جاتا ہے اُسکا مرید کیسے تارک ہو سکتا ہے سنیاسی جو کہتا ہے کہ
مین نے شو کو جان لیا ہے وہ بھی گرہست ہے تارک کیونکر ہو سکتا ہے مین بھی
گرہست ہون تو جو میرا مرید ہو گا تو تارک نہین ہو سکیگا میتری جی بولے کہ معلوم
ہو گیا کہ آپ اپنے آپ کو سب انسانون سے بالاتر تصور کئے ہوئے ہین۔ پراشر
جی بولے تیرا خیال درست ہے میری بزرگی اسوجہ سے ہے کہ مین (نراہنکار)
بے پندار ہون اور سارا عالم انانیت اور پندار کے پردہ مین ہے میتری جی نے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

کہاکہ مجھے سوائے اسکے کوئی علاج نظر نہین آتا کپڑے جلادون اور برہنہ ہوجاؤن پراشرجی نے
کہاکہ ہان بہت مناسب ہے میتری جی نے جلدی سے کپڑے اُتارکر آگ مین جلادئے اور بولے
اب سوائے کوپین یعنی لنگوٹ کے اور کچھہ میرے پاس باقی نہین رہا ہے پراشرجی بولے
کہ اسکو کیون رکھہ چھوڑا ہے اسکو بھی جلادے میتری جی نے کوپین بھی جلادی اُسوقت پراشر
جی نے کہاکہ لباس عاریتی کو تونے جلاکر خاک کردیا۔ الّا جامۂ خودی اور انانیت کو جسم جان
پر پہن رکھا ہی۔ عُریان وہ شخص کہلاتا ہے جس نے اس جامہ کو اُتارکر پھینکدیا ہی۔ میتری جی
نے کہاکہ جو تلچ آپ بچاتے ہین وہ تاچتا جاتا ہون۔ الا خاطر شریف مین کچھہ نہین آتا۔ اب
یہ باقی رہ گیا ہی کہ آگ روشن کرکے اپنے جسم کو خاکستر کردکھاؤن شاید اسیصورت سے عُریانی
حاصل ہوتی ہو پراشرجی بولے کہ سمجھا تو خوب ہے ہان جسم کو جلاڈال کہ عُریان ہوجاوے میتری
جی جوش مین آکر اُٹھ کھڑے ہوئے اور لکڑیان جمع کرکے لے آئے پراشرجی بولے کہ اے
میتری لکڑی تو تھوڑی ہی اور جسم بڑا ہے۔ سارا تن جلنے مین نہین آئیگا۔ اے نادان غور
کر کہ اگر جسم کے معدوم ہوجانیسے عُریانی حاصل ہوتی ہی تو تمام اجسام آخرالامر معدوم ہوتے ہین۔
عُریان کیون نہین ہوجاتے۔ اگر تو چاہتا ہے کہ اینت ہوجاؤن تو ترک و اخذ دونون سے درگذر
جہان ترک و اخذ نہین ہی وہ خود بخود عُریان ہی ایسے عُریان لباسون مین سے ایک مین ہون
اگر جسم کو تونے آگ مین جلادیا اور خواہشات دنیا و عقبیٰ تیرے دل مین باقی رہین۔
جلنے سے کوئی فائدہ صورت پذیر نہ ہوگا۔ اینت یعنی عریان وہی شخص ہی جو باوجود جسم کے ہر دو
جہان سے آزاد اور بے تعلق ہے۔ اب دہرو کی حکایت سُن میرا منشا اس حکایت

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

کے سُنانے سے یہ ہے کہ تجھکو تیرا سروپ نظر آجاوے اور تو خود شناس ہو جاوے۔ یاد رکھ کہ
جب یہ جسم معدوم ہو جاویگا پھر نہین ملیگا اسلیئے واجب ہے کہ اس حیات کو غنیمت سمجھے اور
پرماتما کی یاد مین مشغول رہے اب اگر تو معلوم کرنا چاہتا ہے کہ پرمیشر کا بھجن کیا ہے اور کیونکر
ہوتا ہے۔ اُسکا بھجن یہی ہی کہ سوائے شری گوبند کے دوسرا کوئی نہین ہے جسنے صدق
اعتقاد کیساتھ ایسا یقین کر لیا۔ اُسکی نگاہ مین عنسل اور ترپن اور کھانے اور ذکر مین یقیناً نظر آتا
ہے کہ سب وہی ہے ہمہ اوست کوئی غیر نہین ہی وہ وحدہٗ لاشریک ہے اگر تیری تمنا یہ ہے
کہ مین اینت یعنی تارک ہو جاؤن تو لازم ہی کہ سوکشم اہنکار یعنی پندار قلبی کو ترک کر دے اور یقین
کرے کہ نہ مین ہون نہ کوئی مجھہ سے ہی مرنا اور پیدا ہونا اور آواگون مین گرفتار ہونا سب سوکھشم
اہنکار یعنی پندار خودی کیوجہ سے ہوتا ہی جب یہ ہی نرہا تو مرنا اور جنم لینا کیسے ممکن ہو سکتا ہی
اگر یہ چاہتا ہے کہ معلوم ہو کہ سوکھشم اہنکار کیا ہی جان لے سوائے شری گوبند کے کسی دوسرے
چیز مین دل لگانا پندار خودی ہی تجھے لازم ہی کہ واہمات کو ترک کر کے اور جسم فنا پذیر یعنی قالب
بیمدار کی محبت سے کنارہ کشی کر کے شری گوبند مین وصل ہو جاوے میتری جی نے پھر کہا کہ
دہرو کی حکایت سنایئے پراشر جی نے فرمایا کہ دہرو کی حکایت سے تجھے کیا حاصل ہوگا
خود تو وہم قالب مین گرفتار ہو رہا ہی اور چاہتا یہ ہی کہ حکایت کے سننے سے دل کو سکون
اطمینان اور قرار حاصل ہو جاوے یہ امر ممکن نہین ہو سکتا اگر وہم خودی کو ترک کر دے تو بھی وہی
ہو سکتا ہی جو دہرو تھا اور تجھہ مین اور دہرو مین کوئی تفرقہ نہ رہے میتری جی نے سوال کیا
کہ آپ مجھے ترکیب بتائین جس سے یہ وہم دور ہو جاوے پراشر جی نے فرمایا علاج یہی ہے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

کہ عریان ہو جا تجھے مرتبہ علیا نروان کا حاصل ہو جائیگا میتری جی بولے کہ پھر آپ توقف
کیون روا رکھتے ہین جو کچھہ آپ ارشاد فرمائین مین تعمیل کیلیئے تیار ہون پراشر جی نے
فرمایا کہ مین اینت نہین ہون مین نے ڈنڈا اور کمنڈل کبھی ہاتھہ مین نہین لیا ہے نہ مین
سنیاسی ہون نہ بیراگی میتری جی بولے کہ مین کیا کرون۔ کہان جاؤن پراشر جی نے
فرمایا کہ کچھہ نہ کر اور اینت ہو جا میتری جی نے کہا کہ مہربانی کرکے مجھے اینت اور عریان
بنا دیجیئے پراشر جی نے فرمایا کہ اگر تیرا سر اور ڈاڑھی مونڈ ڈالون تو بال پھر نکل آئینگے
منتر تو مجھے معلوم ہی نہین چیلہ کیسے بناؤن میرے ناخن اور بال جو روز بروز بڑھتے
جاتے ہین مجھے تو انکی بھی خبر نہین ہی میتری جی بولے کہ آپ کی تلقین سے یہ سمجھہ مین آیا
کہ اب میرے بال اور ناخن بڑھ جاوین تو انکو نہ کٹواؤن اور بڑھنے دون پراشر جی نے
فرمایا کہ تو اسمین کیا تیر چلائیگا یہ تو خود بخود یون ہی ہوتا ہے میتری جی نے کہا کہ کرون کیا۔
روؤن پراشر جی نے کہا رو مت اور اینت ہو جا میتری جی نے کہا کہ بڑی مشکل
آپڑی ہی کہ اگر مین اینت ہونیکی خواہش کرتا ہون تو آپ اینت نہین کرتے اور ہدایت کرتے
ہین کہ اینت ہو جا آخر ہو کیسے جاؤن پراشر جی نے کہا جسوقت تو تارک ہوا تیرے دل مین
یہ پندار پیدا ہوگا کہ مین تارک ہو گیا ہون ایشر مجھہ پر فضل کریگا اور مین پرم سنت ہو جاؤن گا
اگر تیرے دل مین اس امر کی تمنا باقی ہے کہ عالم خواب مین لوگ تجھے بڑا جانین تو تارک
ہو جا میتری جی بولے کہ آپ نے میرے مدعا کا غلط اندازہ کیا ہے میرا مدعا یہ نہین
ہے کہ اس عالم مین بڑا مانا جاؤن میرا مدعا یہ ہے اصل حقیقت دریافت ہو جاوے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

جس سے مین خود شناس ہو جاؤن پراشرجی نے فرمایا کہ تو اصل حقیقت تک نہین پہنچ سکتا۔
دہرو کی طرح پنجسالہ ہو جا کہ معرفتِ ذات اُنکا ورثہ ہے جو عُریان ہو گئے ہین مین پنڈت
عالم فاضل نہین ہون کہ اصل حقیقت کا تجھے نشان بتادون حقیقت یہی ہی کہ تو ہی تو ہی
دوسرا کوئی نہین ہی میتری جی بولے کہ برہمچریہ کی تلقین فرمایئے جس سے برہمچاری ہو جاؤن
پراشرجی نے فرمایا کہ برہمہ چاری کے کیا معنی ہین شاید برہمچاری اُسکو کہتے ہون کہ غسل
کرتا ہو اور کمبل اور جھوتی اور دھوتی کی قبیل کے کپڑے تن پر پہنتا ہو میتری جی بولے کہ
کہ آپ کو سب بخوبی معلوم ہی آپ ہی بتائین کہ برہمچاری کسکو کہتے ہین پراشرجی نے فرمایا
کہ برہمچاری وہی ہی جو برہمہ کو جانتا ہی اسکے سوا اور کوئی برہم چرج نہین ہی وہی ایک برہم ہی
جب برہم ایک ہی تو چاری اُسمین کیا معنی رکھتا ہی میرے پاس نہ ڈنڈ ہے نہ کمنڈل ہے
کہ تجھے برہمچاری بنالون میتری جی نے کہا کہ کوئی منتر اوپدیش کیجیے پراشرجی نے فرمایا
کہ جہان کوئی سننے والا اور کوئی کہنے والا ہوتا ہی وہان کہنا اور سننا بنتا ہے مجھے تو
سامع دوسرا کوئی نظر ہی نہین آتا کہون کس سے اور سُنے کون مین ہی گوینده اور مین
ہی شنونده ہون میتری نے کہا کہ ہستامل کی حکایت سُنایئے فرمایا یہی حکایت ہستامل
کی ہی خود بخود شری نارائن ہی دوسرا کوئی نہین ہی میتری جی بولے کہ آپ کی باتین سُن سُنکر
میرے دل مین خوف پیدا ہو گیا ہی کہ مبادا آپ مجھے جلا کر خاک کردین پراشرجی نے فرمایا
کہ تو ایک کیا ہی مین تمام عالم کو نابود کئے ہوئے ہون میتری جی بولے گستاخی معاف
فرمایئے اب آیندہ ہمیشہ باادب کلام کرونگا پراشرجی بولے کہ فقرہ بازون کی طرح سے باتین

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

بنا نیسے کیا حاصل ہوگا اے میتری تجھے لازم ہی کہ دل سے نرنے کرتا جاوے کہ جیو کیا ہے اور
برہم کیا تاکہ جیو اور برہم ہر دو مراتب سے آگاہ ہو کر گذر جاوے میتری جی بولے کہ اگر جیو اور برہم
مین نرنے کرنیکی قابلیت مجھہ مین موجود ہی تو بندہ حاضر ہے پراشر جی نے فرمایا کہ اگر تو نرنے
نہین کر سکتا تو سوائے تیرے اور کون ہے جو نرنے کر سکے میتری جی نے سوال کیا کہ
جیو کسکو کہتے ہین پراشر جی نے فرمایا کہ سب عارفان کا اس امر پر اتفاق ہی کہ جیو مادی شے
نہین ہی غیر مادی ہی وہ انادی ہی جیسا کہ شری کرشن بھگوان نے شریمد بھگوت گیتا مین
ارجن دیو کو تلقین فرمائی ہی کہ جیو ویسا ہی انادی ہی جیسا کہ مین انادی ہون اوسی سے پیدایش
عالم کا آغاز ہوا ہی اور اُسی مین عالم کا انجام ہوتا ہے میتری جی نے سوال کیا کہ وہ جیو
جس کی صفت آپنے ابھی بیان کی کیا ہے پراشر جی نے فرمایا کہ میری ست سنگ سے
تجھے ابھی تک یہ معلوم نہ ہوا کہ جیو کیا ہی اے میتری جیو وہ دہوکا ہے جس سے تو نے اپنا آپا
مان رکھا ہی اور ہر ایک نے اپنا آپا تسلیم کیا ہوا ہی۔ اگر تو جیو کی حقیقت سے آگاہ ہونا چاہتا ہی
تو جس وہم سے تو نے اپنے آپے کو میتری قرار دے رکھا ہی اُسے ترک کر دے تو پھر سب جیو ہی جیو
ہی کیونکہ جیو ایک ہی واحد ہی اور جسم کثیر ہین اگر تیرے دل مین یہ خطرہ گذرا ہی کہ جب سب جیو ہی
جیو ہی تو اُسکا جاننا کیونکر ہو سکتا ہی تو سمجھہ لے کہ چیتن سے جڑ پیدا ہوا ہی اور جتنے اجسام ہین
سب جیو سے پیدا ہوئے ہین اور جیو جسم پر حاوی اور قادر ہے میتری جی نے پھر سوال کیا
کہ اگر جیو بے جسم کے ہے تو اُسکا جاننا کیسے ممکن ہو سکتا ہی کہ حواس اور دل کی رسائی اس تک
نہین ہو سکتی پراشر جی نے فرمایا کہ ایک طرح پر ہو سکتا ہے اور وہ یہ ہی کہ جو کچھہ نظر آتا ہی سب

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

جیوہی جیو ہے میتری جی بولے کہ اگر سب جیوہی جیوہی تو اُسکا روپ کیا ہے ارشاد ہوا کہ جو کچھہ
نظر مین آتا ہی سب اُسیکا روپ ہے میتری جی بولے کہ مینے جان لیا کہ جیوہی جیو ہے اور جو کچھہ
نظر مین آتا ہی اُسیکا روپ ہے پراشر جی نے فرمایا کہ تو نے جانا کہ جیوہی جیوہی اور جو کچھہ نظر
آتا ہی اُسیکا روپ ہے پس تو جیو کو برہم جاننے والا ہوا جیو نہ ہوا میتری جی بولے کہ آپ نے
جیو اور برہم دو مراتب قرار دئے ہین اور ہدایت کی ہی کہ انکی نسبت نرنے کرکے حقیقت سے
آگاہ ہونا چاہیئے اگر یہ دونون مراتب فی الواقع کچھہ ہین تو انہین تصدیق کرایئے کہ کیا ہین اگر
دراصل یہ کوئی چیز نہین ہین تو خود بخود جاتے رہینگے پراشر جی نے فرمایا کہ اے میتری یہ دونون
مراتب جیو اور برہم کے تیرے وہم سے قائم ہین جب تو اپنی ذات کی شناخت کرکے اسمین
واصل ہو جائیگا یہ دونون خود بخود جاتے رہین گے میتری جی نے سوال کیا کہ اگر ذات کی
ناشناسی سے یہ مراتب ظہور مین آتے ہین تو میرا کیا نقصان کرتے ہین پراشر جی نے
فرمایا کہ تیرا یہ نقصان کرتے ہین کہ تجھے وہم مین مقید کرتے ہین جیسے تاریکی مین کسی کے
پاؤن مین رسّی لپٹی اور اُسنے وہم سے خیال کر لیا کہ سانپ لپٹا ہی جو ڈس لیگا میتری جی
نے کہا کہ اگر ناواقفیتِ حقیقت سے کسی نے یہ خیال کر بھی لیا کہ سانپ لپٹ گیا ہے تو
گزند کیا پہونچا پراشر جی نے فرمایا کہ گزند یہ پہونچا کہ اُسمین کلپنا ہوئی کہ سانپ نے کاٹ لیا
اسیطرح ہے تو خود مگر اُسمین کلپنا جیو اور برہم کی ہو رہی ہی جب جیو اور برہم کی کلپنا جاتی
رہیگی خود ہو جاویگا میتری جی بولے کہ آپکے ارشاد کے بموجب یہ تصدیق ہوا کہ ترک و اخذ
لازمی ہین جب ابتدا مین آپسے عرض کیا گیا کہ کوئی سبیل ارشاد ہو تو ارشاد ہوا کہ خود بخود ہی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

اب ارشاد ہوتا ہے کہ یکتی سے یوگ ہوتا ہے پراشرجی نے فرمایا کہ یہی یکتی اور یہی یوگ ہے
کہ نہ تو ہی نہ مین ہون نہ جیو ہی نہ برہم ہی میتری جی نے فرمایا کہ اپنے آپ کو جیو تسلیم کر رہا ہون
پس مین کس طرح یہ یقین کرلون کہ جیو اور آتما نہین ہے پراشرجی نے فرمایا کہ تو جو اپنے آپکو
جیو قرار دے رہا ہی تو یہ بتا کہ جیو کا روپ کیا ہی میتری جی بولے کہ جیو کا روپ مین نے نہین
دیکھا ہے پراشرجی نے فرمایا کہ جسکا روپ تو نے نہین دیکھا اُسکا نام تو نے کیسے قرار دیا۔
میتری جی بولے کہ سنتا آیا ہون پراشرجی نے فرمایا کہ جس سے تو نے سُنا ہے اُس سے
جاکر پوچھ کہ جیو کا کیا روپ ہے میتری جی بولے کہ وہ بھی سُنا ہوا کہتا ہی پراشرجی نے فرمایا کہ
سب سُنا ہوا کہتے ہین الّا اصل حقیقت سے بیخبر ہین اگر تجھے اُسکے دیکھنے کی تمنّا ہے تو
اینت یعنی تارک ہو جا میتری جی بولے کہ میری خاطر افسردہ ہوگئی ہے اور کسی شے مین
دل بستگی نہین رہی ہے یعنی اوداسین اوستھا لاحق حال ہوئی ہے۔ چاہتا ہون کہ
اوداسی ہو جاؤن پراشرجی نے فرمایا کہ یہ تمام جن اور بھوت کہ بیابان مین سرگشتہ
ہو رہے ہین سب اوداسی ہین تو بھی اُنکے زمرہ مین ہو جا۔ اے دغاباز۔ اوداسی
اُسکو کہتے ہین جسکا دل مایا اور پورش سے اوداس یعنی سرد ہوگیا ہے لوگون نے
گرہست کے معنی سمجھنے مین غلطی کھائی ہے گرہ کے معنی گھر کے ہین جسم انسان ایک گھر
ہے اس لیئے گرہ خانہ جسم کو کہتے ہین۔ جو شخص پندار جسم مین گرفتار ہے اوسکو گرہست
کہنا بجا اور موزون ہے۔ اینت یعنی تارک وہ ہے کہ شری گوبند کے سوا کچھ اور جانتا ہی
نہین اے میتری جسکا دل آرزو اور خواہشات دنیا مین مقید ہے اسکو میرے کلام

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

سے راحت حاصل نہین ہوسکتی الّا جو کہ نام اور روپ سے بری ہے اُسکو میرے کلام کی
راحت نصیب ہوتی ہے جبکہ نام اور روپ کا حجاب رفع ہو جاتا ہے مرگ و زیست کا
وہم باقی نہین رہتا وجہ یہ ہے کہ نام اور روپ بذات خود قایم اور روشن نہین ہین۔ بلکہ اُنکا
ظہور تیری ذات سے ہو رہا ہے اسلیئے نام اور روپ مین گرفتار ہونا عین نادانی ہے کہ یہی
پندار خودی آواگون یعنی لکھہ چوراسی مین گرفتاری کا باعث ہوتا ہے سب عارفان کا
اتفاق اسی تلقین پر ہے کہ نام اور روپ کا حجاب جب درمیان سے رفع ہو جائیگا تو
اول اور آخر شری نارائن ہی نارائن نظر آئیگا باوجود اسکے کہ کام اور کرودہ اور حواس درونی
و بیرونی پائدار اور برقرار ہوتے ہین۔ الّا جب انسان نام اور روپ سے گذر جاتا ہے
سب بیکار ہو جاتے ہین۔ اے میتری حقیقت کا راز مخفی تجھے ظاہر کرتا ہون صدق دل
سے یقین کرلے کہ نہ مین پراشر نہ تو میتری۔ صرف ایک شری نارائن ہے لیکن اتیت ہو جا
میتری جی نے کہا کہ کلام تو آپ کا ایسا ہے جس مین اتیت اور گرہست دونون مراتب
موجود نہین ہین الا ارشاد آپ کا ہر پھر کر یہی ہوتا ہے کہ اتیت ہو جا اس اجتماع ضدّین سے
میری عقل چکر مین آگئی ہے۔ پراشر جی نے فرمایا کہ اتیت یعنی تارک ہونا یہی ہے کہ
شری گوبند ہے دوسرا کوئی نہین ہی جب یہ جان لیا تو اتیت رہا نہ گرہست میتری
جی بولے جب مین بذاتہ اپنی دانست مین کچھہ بھی نہین ہون تو پھر مین کیا ہو جاؤن
پراشر جی نے فرمایا کہ اگر اتیت نہین ہوگا تو کال سے نقصان پہونچیگا اور خوف مرگ سے
آزاد نہ ہوگا میتری جی بولے کہ کال کا وہم میرے دل مین باقی نہین رہا مین نے جان

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

لیا ہے کہ سب شری نارائن ہی جبکہ نام اور روپ دونون دل سے معدوم ہو گئے کال کہان رہا کہ کال بھی تو نام اور روپ ہے جب پراشر جی نے میتری جی کو اس درجہ یقین پر مستقیم پایا تو فرمایا کہ اب تو بھی دہرو ہو گیا۔ حکایت دہرو کی سُن میتری جی بولے کہ مین اتیت ہوتا ہون اتیتون کا اگر کوئی خاص بھیک ہی تو وہ مجھے عطا فرمایئے پراشر جی نے فرمایا کہ اتیت مین کوئی بھیک نہین ہے۔ اتیت وہی ہے جو بھیک دہاری نہین ہے میتری جی بولے کہ دہرو کی حکایت بیان فرمایئے پراشر جی نے فرمایا کہ ابھی تیرا اطمینان اور یقین کامل نہین ہوا تجھے جلا کر خاک کرنا لازم آیا میتری جی بولے کہ مین نہین ہون ایشور ہے ایشور کو جلا ڈال۔ پراشر جی نے فرمایا کہ کسکی طاقت ہے جو ایشور کو جلا سکے۔ دہرو کی حکایت اب سُن۔ پراشر جی نے فرمایا کہ

دہرو کے آشرم مین سنت جو بے خواہش تھے وارد ہوئے اور وہان انہون نے دہرو کو بیٹھا پایا۔

میتری جی نے سوال کیا کہ اگر بے خواہش تھے تو انکو راجہ کے لڑکے کے پاس آنے سے کیا مطلب تھا۔ پراشر جی نے فرمایا کہ یہ کہنا مناسب نہین ہی سنتون کو راجہ کے لڑکے سے کوئی مطلب نہ تھا اسبارہ مین مین تجھے ایک حکایت سُناتا ہون۔

(۲) حکایت جڈہ بھرت

کسیوقت جڈہ بھرت نے راجہ اندر کی جو دیوتاؤن کا راجہ ہے اس نظر سے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

عبادت کرنی شروع کی کہ ان کو خوش کر کے کسی مطلب کو حاصل کرے جب تین مہینے
عبادت مین گذر گئے تو راجہ اندر نے حاضر ہو کر درشن دئے اُسکو دیکھکر جڈہ بھرت
ہنس پڑا اور پوچھا کہ آپ کون ہین اور میرے حال پر جو آپ نے مہربانی فرمائی ہے
مجھے کیا دیجیے گا۔ راجہ اندر نے کہا کہ تو نے میرے واسطے ریاضت کی جب
مینے درشن دیئے تو اب تو پوچھتا ہے کہ کون ہے جو کچھہ تیرا مطلب ہے ظاہر
کر کہ برلاؤن جڈہ بھرت بولا کہ مطلب برلانے کی اور عطا کرنے کی قدرت آپ مین ہے
یا کسی سے دلوائیگا۔ کہا کہ میرے پاس تو دینے کے لیے کچھہ نہین ہے برہما جی
سے التجا کرون گا۔ کہ تمہارا مطلب برآئے جڈہ بھرت نے کہا کہ مجھے آپ سے کچھہ
مطلب نہین رہا جو کچھہ مطلب ہے برہما جی سے مانگ لونگا اور اب مین برہما جی کی
عبادت کرونگا۔ کوہ سمیر مین جا کر ایک غار مین بیٹھکر برہما جی کی ریاضت کرنی شروع
کردی۔ چار مہینے کے بعد برہما جی نے درشن دئے۔ دیکھا کہ جڈہ بھرت بیٹھا ہے
فرمایا اے پسر صد آفرین کہ تو نے میرے لیے ایسی سخت ریاضت کی اب تیری ریاضت
سے خوش ہو گیا ہون مانگ کیا مانگتا ہے۔ جڈہ بھرت بولا کہ آپ کے پاس تو
سوائے ڈنڈ کمنڈل کے اور کچھہ نظر نہین آتا آپ دین گے تو کہان سے برہما جی
نے فرمایا کہ جو کچھہ تو چاہے گا ملجائیگا۔ لیکن دینے والے شری بشن جی ہین جڈہ بھرت
نے کہا کہ مجھے آپ سے کوئی مطلب نہین رہا۔ جو مطلب ہے شری بشن جی سے
کہون گا برہما جی بولے کہ میرا دیدار بغیر پھل دینے کے خالی نہین جاتا۔ کچھہ مانگ

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

جڈہ بھرت بولا کہ یہ بخشش عطا فرمائیے کہ شری بشن جی کے درشن ہو جائین
جو کچھہ میرا اُدعا ہے اُن سے کہہ سُن لون گا۔ برہما جی نے جڈہ بھرت کو مشرعی
عمل بتلا دیا۔ جڈہ بھرت بدرک آشرم مین پہونچا اور چھہ مہینے تک وہان ریاضت
کی شری بشن جی مہاراج چتر بھوج گرُڑ پر سوار ہو کر تشریف لائے اور جڈہ بھرت
کو دیکھکر بہت ہنسے جڈہ بھرت اُٹھا اور اُن کی تعظیم و پرستش حسب قاعدہ بجا لایا
شری بشن جی بولے مانگ کیا مانگتا ہے جڈہ بھرت نے پوچھا کہ اگر مانگون تو کہان
سے دوگے شری بشن جی نے فرمایا کہ اپنے پاس سے دونگا۔ مین ہی مین ہون
میرے سوائے دوسرا نہین ہے۔ جڈہ بھرت بولا یہ فرمائیے کہ آپ مین یہ
قدرت کیون ہے اور اندر اور برہما جی مین کیون نہین ہے شری بشن جی
نے فرمایا کہ وہ اپنی ذات کی شناخت سے محروم ہین اور بذاتہ معدوم ہین
اور مین اپنی ذات کو جانتا ہون کہ بذاتہ قائم ہون مجھہ مین شرک نہین ہے تمام
عالم مجھہ سے ظہور پا رہا ہے جڈہ بھرت بولا کہ اب مجھے آپ سے کچھہ مطلب نہین
رہا کہ مین نے اپنے سروپ کو جان لیا کہ مین ہی مین ہون میرے سوائے دوسرا
نہین ہے آپ جہان سے آئے ہین تشریف لیجائیے۔ شری بشن جی نے
فرمایا کہ اگر اپنے سروپ کو جاننا تھا تو اس محنت بے فائدہ سے جو تو نے ریاضت
مین صرف کی کیا مطلب تھا۔ بولا کہ مین آپ کی بخشش کا امتحان کرتا تھا الا مین نے
جان لیا کہ پرماتما ہی پرماتما ہے نہ کسی کو کوئی دیتا ہے اور نہ کوئی کسی سے لیتا ہے۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

اے میتری سنتون کو ایشور سے جو ہر سہ عالم کا مالک ہی کوئی مطلب نہین ہے راجہ کے لڑکے سے کیا مطلب ہوتا میتری جی بولے کہ یہ تبلاؤ کہ یہ تینون سنت کیون پہونچے پراشر جی نے فرمایا کہ بے خواہش سنت اپنے سروپ کے پاس آئے میتری جی بولے کہ سروپ ہی سروپ ہے۔ تو اُس مین آمد و رفت کی گنجایش کہان ہے پراشر جی نے فرمایا کہ اس امر کی تصدیق میں بھی ایک حکایت سُن اور یقین کرلے کہ آمد و رفت بھی سروپ ہی ہے۔

(۳) حکایت وامدیو

ایک وقت وامدیو عبادت کے لیے بدرک آشرم مین آیا اور میرے اِستھان پر پہونچا کیا دیکھتا ہون کہ ایک ہاتھ مین ڈنڈ اور دوسرے ہاتھ مین کمنڈل لیے ہوئے چلا آتا ہے۔ مجھے بے اختیار ہنسی آگئی۔ مین نے کہا اے میرے سروپ جبکہ نہ کوئی تمہارا دشمن ہے نہ تم کسی کے دشمن ہو تو یہ ڈنڈ ہاتھ مین کیون رکھہ چھوڑا ہے وامدیو نے جواب دیا کہ مجھے تو سروپ ہی سروپ نظر آتا ہے اور مین دیکھتا ہون کہ مین ہی مین ہون سوائے میرے کوئی دوسرا نہین ہے اور مین خود بخود ہون جس کی نظر مین سروپ دوستی اور دشمنی مین سم یعنی مساوی نہین ہے اور جو سروپ مین نقص دیکھتا ہے کہ ڈنڈ رکھنے سے سروپ پورن نہین ہوتا اور ضرورت کسی چیز یعنی ڈنڈ کے ترک کردینے کی ہو جاتی ہے تا کہ وہ

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

سروپ کو اخذ کر سکے وہ میرا دشمن ہے اُس کی اصلاح کے لیے یہ ڈنڈ ہاتھ مین
لے رکھا ہے پھر مین نے پوچھا کہ کمنڈل کیون ساتھ رکھا ہے۔ جواب دیا
کہ سوائے آتما کے جو کچھ نظر مین غیر اور جُدا محسوس ہوتا ہے اُسکو صفحۂ خاطر
سے دہو ڈالنے کے لیے اس کی ضرورت ہے۔ مین نے سوال کیا کہ خود
کہتے ہو سب شیو ہی شیو ہے پس شو کو دہوتے ہو روپ کو سروپ سے
جُدا جانکر اُس کے دہو ڈالنے کی ضرورت محسوس ہوتی ہے اور سروپ
یعنی شیو پورن قرار نہین پاتا اور اُس مین ترک و اخذ کی ضرورت ہو جاتی
ہے وادیو بولا کہ ترک و اخذ کرنے والا اپنے آپ کو فاعل تسلیم کرتا ہے اور وہ
غیر شو ہے کہ شو کی ہستی کو اپنی ہستی قرار دیتا ہے اس فاعل کے دہونے
کی نظر سے کمنڈل رکھنے کی ضرورت ہے۔ اگر یہ کہا تو کیا نقص واقع ہوا مین نے
پوچھا کہ آئے کہان سے اور جاؤ گے کہان بولا نہ کہین سے آیا نہ کہین جاؤنگا
مین نے کہا سب شو ہی شو ہے اور آمد و رفت اُسیکا روپ ہے تو جو
یہان آیا اور جو جانتا ہے کہ یہان آیا ہون کون ہے اور کیا ہے بولا کہ مین
ہی شو ہون مین نے پوچھا کہ ایک وہ شو ہے جس کے سروپ اور روپ
مین کوئی بھید نہین ہے اور ایک تو شو ہے جو جانتا ہے کہ بدرک آشرم مین
آیا ہون پس بتاؤ کہ شو ایک ہے یا دو وادیو خاموش ہو رہا مین نے پھر سوال
کیا کہ جب شو ہی شو ہے تو ریاضت سے کیا مطلب ہے کیا شو پورن نہین

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

ہے جو آمد و رفت اور ریاضت سے اُسکے نقص کو رفع کیا جاتا ہے اور کیا یہ نقص رفع کرنا گرہن اور تیاگ یعنی اخذ و ترک نہین ہے وادیو نے کہا کہ اے پراشر اگر شو سروپ ہے تو آمد و رفت اور ریاضت بھی شیو ہی ہے غیریت درمیان مین نہین ہے۔ یہ قالب عناصر سے تعمیر ہوا ہے۔ اب یہ دیکھنا ہے کہ یہ عناصر کہان سے آئے۔ اور کہان گئے فی الواقع نہ کہین سے آئے نہ کہین گئے۔ جیسے کہ موجود تھے موجود ہین۔

پراشر جی نے فرمایا کہ اے میتری یقین کرلے کہ آمد و رفت بھی سروپ ہی ہے۔ اب سُن۔

حکایت دہرو

ہم تین سنت ایک مین دوسرا اودہوت و تاتریہ تیسرا وادیو دہرو کے پاس جا پہونچے دہرو نے دیکھا کہ سنت آئے ہین دُور سے دوڑ کر آیا اور ہم باہم مُلاقی ہوئے۔ مین بولا اے دہرو یہ خیال اپنے دل مین نہ لانا کہ ہم سنت ہین ہم سنت نہین ہین اگر ہم سنت ہوتے تو ہمنے اٹل پدوی کی تمنّا کی ہوتی۔ دہرو بولا کہ نہین نہین آپ کو سنت اسوجہ سے کہتے ہین کہ آپ کو نظر مساوات حاصل ہے اور آپ علم و جہل بیخواہشی اور خواہش سب مین مساوی ہین اودہوت بولا کہ اگر فی الواقع یہی صورت ہے تو دانا اور جاہل کا تفاوت

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

نظر مین کہان سے آگیا یہ سُنکر دہرو چیتا اور اُس نے سوال کیا کہ تم کون ہو
اودہوت نے جواب دیا مین وہ ہون جو تو ہے۔ دہرو بولا کہ مین کون
ہون اودہوت بولا تو وہ ہے جو مین ہون دہرو نے پھر سوال کیا کہ تو کیا ہے
جواب دیا مین مین ہی ہون۔ دہرو بولا کہ جب تو ہی تو ہے تو تیرا روپ کیا ہی
اودہوت بولا کہ میرا روپ وہی ہے جو تیرا روپ ہے پھر دہرو نے پوچھا کہ
میرا روپ کیا ہے۔ جواب دیا کہ تیرا روپ بھی وہی ہے جو میرا روپ ہے،
دہرو بولا کہ اس کلام کو سُنکر مجھے حیرت ہوئی ہے کہ نام و روپ دراصل
محض وہم و گمان ہے کہون کیا۔ یہ کہکر دہرو خاموش ہوگیا۔ اودہوت بولا
خاموش کیون ہوتا ہے دہرو بولا کہ جب نام اور روپ جاتا رہا تو سخن جائز
نہین ہے کہ تمام عالم نام اور روپ کے سوا کچھ نہین ہے۔ اور مین اور تو
سب نام و روپ ہین اور یہ سب محض وہم و گمان ہین۔ کہون کیا۔ اودہوت
بولا کہ اٹل پدوی اسیواسطے تو نے مانگی تھی کہ ہمیشہ قائم رہے۔ جب تو خود
سروپ یعنی ذات بحت ہے تجھے شرم نہ آئی کہ ذات کا استحکام تو نے چاہا
اے نادان تو نے کبھی سنا ہے کہ ذات یعنی آتما فانی ہے اگر تن فنا پذیر سمجھتا
ہے تو یہ جان لے کہ جیسے انسان پرانے کپڑے اُتار کر پھینک دیتا ہے
اور نئے کپڑے پہن لیتا ہے یہی صورت اس کی ہے۔ اگر جان سے جدا
ہوگیا تو کیا۔ جان دوسرا قالب ہویدا کر دیتی ہے۔ اس سے تجھے یقین کر لینا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

چاہیے کہ تن بھی واحد ہے اور ہمیشہ قائم ہے اے دہرو مین تو یہ نہین چاہتا
کہ میرا تن ہمیشہ قائم رہے کیونکہ جو چیز بذات خود پائیدار ہے اُس کی پائیداری
کے لیے تردد کرنا بے سود ہے۔ اے دہرو جب ایشور تجھپر مہربان ہوا تو تو نے
اُس سے کیا مانگا۔ یہ اٹل پدوی مانگی جو بمنزلہ اسکے ہے کہ کسی شہر مین ایک پہاڑ
واقع ہو گیا ہے اور اُس پہاڑ کی چوٹی پر تو نے گھر تعمیر کر لیا ہے اس سے نتیجہ کیا
ہے دہرو بولا کہ اپنے سروپ کی دریافت کس تدبیر سے کرون اودھوت بولا
کہ جس صورت سے تو نے اٹل پدوی حاصل کی تھی اُسی سبیل سے آتما مین
وصل ہونے کی خواہش کر۔ دہرو بولا کہ وہ راہ دکھلایئے اودھوت خاموش
ہو رہا۔ وادیو بولا کہ طریقہ یہی ہے کہ آتما کے سوائے اور کچھہ نہین ہے۔ دہرو
بولا کہ اس امر کی تصدیق کے لیے کوئی نہ کوئی طریقہ ہونا چاہیے وہ بتایئے۔
وادیو بولا کہ اول ست سنگ اس کی راہ ہے۔ ایسے عارفون کی صحبت اختیار
کرنی واجب ہے جو حقیقت سے باخبر ہین دویم کلام وید وشاستر کو سُننا
اور سمجھنا اور اُسپر وچار کرنا کہ اس قالب بے خبر مین وہ کیا ہے جو سب اشیاء
کی علیم ہے جڈہ وچیتن یعنی حق و باطل کا تمیز کرنا واجب ہے۔ اے دہرو
تو بتا کہ تو کیا ہے بیخبر یا باخبر۔ جڈہ یا چیتن۔ دہرو بولا کہ پیراگ اپدیش کیجیے
وادیو خاموش ہو گیا مین نے کہا کہ پیراگ یہی ہے کہ تو دہرو نہین ہے تو نے
جو اپنے آپ کو نام وروپ کے مایا جال مین دہرو قرار دے رکھا ہے اور

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

انانیت اور پندار کا جامہ پہنے ہوئے ہے ۔ محض وہم سمجھکر ترک کردے ۔
جب تو دہرو نہین ہے تو وہم کیون کرتا ہے یہ وہم تجھہ سے پیدا ہو رہا ہے
کہ مین دہرو ہون جب اپنے پندار وجود کو ترک کریگا ۔ وہم خود بخود جاتا رہیگا
دہرو نے سوال کیا کہ مین تو اپنی ہستی کے پندار کو لیے ہوئے ہون اور اپنے
آپ کو دہرو قرار دے رہا ہون جب مین نے پندار ترک کردیا تو کون رہ گیا
مین بولا کہ مین ہی مین باقی رہ گیا ۔ دہرو بولا کہ تم ہی تم باقی رہ گئے ۔ تو مین کیون
نہین رہا مین نے کہا کہ مین جو باقی رہ گیا ہون اودیتی یعنی وحدہ لاشریک
ہون اسواسطے تو نہین رہا ۔ دہرو بولا کہ اگر پراشر اودیتی یعنی وحدہ لاشریک ہے
تو مین بھی اودیتی ہون اُسوقت مین نے کہا کہ اب بتا کہ اٹل پدوی کہان
رہی دہرو بولا کہ محض گفتن یعنی کتھن ماتر ہے مین نے کہا کہ جب اصل حقیقت
یہ تھی تو چاہی کیون تھی ۔ یہ کہکر ہم تینون سنت ہنسنے لگے کہ یہان نہ معلوم
کیون آئے تھے آتما بذات خود قائم و روشن ہے اوس مین کہنے اور
کرنے کی گنجایش نہین ہے ۔ دہرو نے کہا کہ میری تمنا یہ ہے کہ مجھے رستگاری
نصیب ہو پراشر جی بولے کہ تمنا کو ترک کردے ۔ دہرو بولا کہ تمنا کس طرح ترک
کرون کہ یہ بھوت کی طرح دل مین سما رہی ہے جب تک کوئی عمل یعنی منتر
نہ بتائیگا جس کی بدولت بھوت بھاگ جاوے تب تک دل قابو مین نہین
آسکیگا ۔ اور خواہشات دور نہ ہون گی مینے کہا کہ اسکا منتر پیراگ ہے اور وہ یہ ہے ۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

کہ مین نہین ہون اسطرح سے اپنی ہستی کا علم جو دل مین منقش ہو رہا ہے وہ معدوم ہو جائیگا اور ذات بحت کا علم اُس جگہ قائم ہو جاویگا تمنا اور خواہش خود بخود جاتی رہیگی دہرو نے سوال کیا کہ بیراگ کیونکر ہوتا ہے۔

اے میتری مین نے دہرو کو ایسا بیراگ بتایا کہ دہرو طرفۃ العین مین پندار من و تو سے گذر گیا الا یہ بیراگ تجھے بتانا نہین چاہتا کہ تو میرا مُرید صادق نہین ہے میتری نے کہا کہ شاید اسیوجہ سے آپ مجھے بتانا نہین چاہتے کہ مینے خاطر خواہ ریاضت نہین کی ہی پراشر نے فرمایا کہ تیرے برہمن ہونیکی وجہ سے مجھے تیرے حال پر رحم آجاتا ہی میتری بولا کہ آپ خود برہمن ہین اسیوجہ سے مجھے برہمن تصوّر کرتے ہین پراشر جی نے فرمایا کہ تجھے میری ساتھ برابری کا دعوی ہے۔ اسیوجہ سے تو کہتا ہون کہ تو میرا مرید نہین ہی میتری جی نے سوال کیا کہ آپ کیا ہین پراشر جی بولے کہ تو جو پندار وجود مین گرفتار ہے مجھے کیا جان سکتا ہی کہ مین کیا ہون اور کون ہون پس دہرو کی حکایت سُن۔

حکایت دہرو

دہرو نے مجھ سے سوال کیا کہ دل کیونکر بے خواہش ہوتا ہے مین نے کہا کہ بیخواہش ہونے کی سبیل یہی ہے کہ ایک اودیتی برہم ہے دہرو نے پوچھا کہ اگر ذات مطلق ہے تو مین کیا ہون مین نے کہا کہ تو یہی دل مین یقین کرلے کہ مین بھی ذات مطلق ہون دہرو بولا کہ جب ذات مطلق ہے تو ذکر و فکر کسکے واسطے ہے مین نے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

کہا کہ جب ذات مین تیرا یقین کامل ہو جاویگا نہ ذکر رہیگا نہ فکر۔ اے دہرو
سنتون کی منزلت اٹل پدوی سے بالاتر ہے کہ وہ ذات کی علم و سرور
مین مستغرق ہین۔ اے دہرو میرا تذکرہ سُن۔ ایک وقت شیوجی نے
خوش ہوکر فرمایا۔ کہ اے پراشر مین تجھے ہرسہ عالم کی بادشاہی دیتا ہون مین نے
کہا کہ اگر مین ہرسہ عالم کا بادشاہ ہوگیا تو کیا ہو جاویگا شوجی بولے کہ جو کچھہ تیری
مُراد ہوگی حاصل ہو جاویگی اور جو کچھہ تو چاہیگا وہی ہوگا۔ مین نے کہا کہ اگر مین ہرسہ عالم
یعنی ہرسہ صفات ایجاد ابقا و افنا کا پادشاہ یعنی ایشور ہوگیا۔ تو تم تینون دیوتا برہما
صفت ایجاد بشن صفت ابقا۔ شو صفت افنا۔ رشک کروگے کہ پراشر ہماری
قید سے آزاد اور خدائے عالم ہوگیا ہے پس مین لیکر کیا کرون گا۔ دہرو بولا
کہ اے پراشر مجھہ سے یہ اٹل پدوی لیلے مین نے کہا کہ مجھے کیا پڑی ہے
کہ مین قید صفت مین پھنستا پھرون۔ دہرو بولا کہ اٹل پدوی کبھی ٹلیگی بھی یا
نہین اودھوت کی طرف مخاطب ہوا کہ تو سنبھال لے وہ بولا کہ مین
خواہش سے برکنار ہون۔ وادیو سے دہرو نے کہا کہ تو لیلے وادیو بولا کہ
اے ناقص العقل مین نے تو شو کو اودیتی یقین کرکے حرکت اور قیام دونون
مراتب کو فنا کر دیا ہے دیکھہ کہ انکی بھسمی تن پر ملے ہوئے ہون۔

اے میتری اُسوقت دہرو بیابان مین دیوانون کی طرح فریاد کرتا پھرتا تھا
کہ میری اٹل پدوی کوئی مجھہ سے لیلے جنگل اور بیابان کی اسوقت یہ حالت تھی کہ ہر برگ

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

گیاہ کی زبان سے یہ نغمہ تراوش کر رہا تھا کہ دہرنگ اور انترنگ ظاہر و باطن بیرون و درون سب شری گوبند ذات واحد ہے پس حرکت ہو تو قیام ہو صفت ہو تو ذات تمیز ہو دہرو اسی سکتہ کی حالت مین زمین پر بیہوش گر پڑا۔

حکایت دہرو

مین نے کہا کہ اے دہرو یقین کر لے کہ مین نہین ہون جب تیری ہستی کا حجاب درمیان سے اُٹھ گیا تو تو اور اٹل پدوی سب شری گوبند یعنی ہستی بحت ہے دہرو نے کہا کہ میرا روپ کیا ہے اودھوت بولا تیرا روپ مین ہون جو ہر سہ صفات اور اٹل پدوی سے برتر خود بخود ہون دہرو بولا کہ تم کیا ہو اودھوت نے کہا کہ جو تو ہے سو مین ہون یعنی ہر سہ عالم صفات و اٹل پدوی سے برتر اودیتی آتما ہون یہ سُنکر دہرو آتما مین لین یعنی محو ہو گیا۔

پراشرجی نے میتری سے کہا کہ اے میتری مین نے اودھوت سے کہا کہ پسپر راجہ مارا گیا اودھوت بولا کہ جسنے میرے کلام کو گوش ہوش سے سُنا پھر وہ بے حجاب ہو جاتا ہی۔ وایدیو بولا کہ تو نے بُرا کیا جو پسپر راجہ کو مار ڈالا۔ اودھوت بولا دیکھو پسپر راجہ کہان ہے خود سروپ ہے۔ یہ باتین کرتے ہوئے جیسے بے ارادت کہ ہم وہان آئے تھے ویسے ہی بے ارادت وہان سے چلدیئے۔

تلقین اوّل مین سے حکایت دہرو ختم ہوئی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

خلاصۂ تلقین اوّل

اِس تلقین اوّل کے متعلق تین حکایات ہین اوّل دہرو کی حکایت دویم جڈہ بھرت کی حکایت سویم وامدیو کی حکایت دہرو کی حکایت مین ابتدائی مراتب ارادت اور طلب کے بتائے گئے ہین اور حکایت جڈہ بھرت اور وامدیو مین اعلیٰ مراتب بیخواہش ہونے اور نام وروپ یعنی اسم وصفت سے درگذرنے کے ظاہر کیے گئے ہین اور طالب کے قلب کو بتدریج خیالات عامّہ سے پاک کیا گیا ہَی اور عالی اسرار کی تفہیم کے قابل اُسکا ظرف بنایا گیا ہَی۔

دہرو پسر راجہ تھا جسکی قدرتی خواہش یہ تھی کہ راج کرے اوّل تلقین اسکو اپنی والدہ سونیتی سے ہوئی کہ تاج وتخت کا دینے والا پاک پروردگار ہَی جو بصورت نفس یعنی پران ہر جاندار مین موجود ہَی اُسکی عبادت کرنے سے راج ملیگا اِن الفاظ سے دہرو کے نازک دل پر سخت چوٹ لگی اوّل تو وہ پنجسالہ عمر کا تھا دویم سُورچی کی سرزنش سے اُسے راج ملنے کی اُمید قطع ہو چکی تھی سویم اُسکی والدہ کا یہ کہنا کہ بیکسون کا خدا مالک ہَی دہرو کے دِل مین پُورا اثر کر گیا اور اپنے مطلب اور مراد دلی حاصل کرنیکی نیّت سی اور ارادت اوس مین پیدا ہو گئی اُسکا مضطر دل ایک لمحہ بھی تاب نہ لا سکا کہ وہ اپنے ارادہ مین توقف روا رکھے چنانچہ اِسی ارادت سے گھر کا عیش وآرام چھوڑ کر اِس پنجسالہ عمر مین عبادت

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

پروردگار کی دشوار گذار راہ مین قدم رکھنے پر تیار ہوا یہ ارادت صادق تھی اور استقلال اور ہمت
نے اُسکو صادق کر دکھایا کہ باوجودیکہ اُسکو اوّل تہائی بعدہٗ نصف زان بعد کل راج ملتا رہا اُس نے
مطلق خیال نہ کیا اور اپنے ارادہ مین صادق رہکر سپت رشی کے مقام پر پہونچا جہان خلوصِ ارادت
سے اُس نے تمنّا دیدارِ خدا کی ظاہر کی اور اُن سے طریق عبادت و مشغولی سیکھا اُن مہاتماؤنکی
تلقین سے اُسے نقش ہوگیا کہ آتما پورن ہے اور اُسکے دیدار سے جملہ مُرادات حاصل ہوجاتی ہین
چنانچہ اُس نے طلب صادق سے آتما کو پورن سمجھکر ریاضت کرنی شروع کردی ریاضت کے آغاز
مین اُسکو بڑی بڑی دقتون کا سامنا ہوا اوّل محبت مادری دویم پیدایش خطرات و داہمات سویم
آسیب گزند جانوران موذی۔ اِلّا اُس نے اپنے عزم اور استقلال کو ہاتھ سے نہ دیا اور جملہ
موجودات مین آتما کو پورن خیال اور تصوّر کرکے اُس کی تصدیق کرنی چاہی آخرالامر ریاضت
انجام کو پہونچی اور تصوّر تصدیق ہوکر شری بشن دیوجی اپنے مقام بشن دھام سے اُس جگہہ ظاہر
ہوئے اور دہرو کو اپنے دیدار سے خوشوقت کیا اور علم کی برقی طاقت اُس مین روشن کردی
جیساکہ عام قاعدہ انسان کا بقدر حوصلہ و عقل و باندازۂ عمر دہرو نے یہ تمنّا ظاہر کی کہ عالم
اسباب مین اُسکو اٹل پدوی ملجاوے یعنی وہ مقام ملجاوے جو زوال پذیر نہو اور اُس درجہ
تک کوئی نہ پہونچا ہو چنانچہ شری بشن دیوجی نے اُسکی یہ تمنّا پوری کردی اور اُسکو
اٹل پدوی دیدی جہان وہ دنیا کے اختتام تک قائم رہکر بالآخر ذات مین واصل ہوجائیگا۔ اِس
صدق طلب کی تکمیل کے بعد جہل رفع ہوا اور علم نے اپنا دخل قلب پر کرکے اُسکو تحریک کی
کہ علم ذات سے ماہر ہو چنانچہ اُس نے ذات کی حقیقت شری بشن دیوجی سے دریافت کی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

اور اب اُسکو تحقیق ہوا کہ اُس نے کمال نادانی سے اٹل پدوی کی درخواست کی تھی اور یہ تحقیق ہوکر اُسکو سخت افسوس اپنی نادانی پر ہوا۔ اِس حالت مین جو اپنی دِلی تمنا یعنی اٹل پدوی تھی دھرو اُس سے بیزار ہوگیا اور خواہشات سے پاک وصاف ہوکر سنتون کے دیدار کا خواستگار ہوا۔ چنانچہ حسب خواہش اُسکے سنت جو بیخواہش ہین وہان آموجود ہوتے اور پراشر۔ اور اودھوت وتاتریہ اور وامدیو نے اُسکو من وتو اور مائی ومنی کے مراتب سے آزاد کرکے اور ذات وصفات کی تفریق کو رفع کرکے ذات مین واصل کردیا جہان سے پھر بازگشت ناممکن ہے۔

اِس حکایت کے ضمن مین امور ذیل غور طلب ہین۔ ارادت۔ صدق ارادت طلب صدق طلب۔ طریق مشغولی۔ صفائی قلب۔ تمیز حق وباطل۔ تفریق ذات وصفات انسانی ہستی۔ جزویت وکلیت۔ اوّل امر غور کرنے کے لایق یہ ہے کہ جملہ مرادات دنیوی کی طلب آتما کی نادانستگی سے ہے اور جو انسان صدق دِل سے کسی چیز کی طلب کرتا ہے وہ اُسکو اُسی کی آتما سے حاصل ہوجاتی ہے اور کوئی دینے والا نہین ہے خود اُسکا وہم ہے جو مجسم اُسکے سامنے ظاہر ہوجاتا ہے۔ امر دویم غور طلب یہ ہے کہ انسان تاوقتیکہ اپنی ہستی موہوم سے نہ گذریگا اور نیستی کے میدان مین فنا نہ ہوجاویگا۔ علم ذات کے حصول سے بے بہرہ رہیگا۔ تیسرا امر قابل غور یہ ہے کہ جان یعنی ذات واحد ہے اور بمنزلہ شخص کے ہے اور چیتن یعنی محرک ہے اور جسم یعنی صفات بھی واحد ہے اور بمنزلہ عکس کے ہے اِلّا بے حرکت یعنی جڑہ ہے اور اُس مین تحریک چیتن سے ہوتی ہے۔ اور

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

اور اِس امر کا تصدیق کر کے یقین کر لینا انسانی زندگی کا ماحصل ہے۔ جان اور جسم کے باہمی اتصال سے اپنی ہستی موہوم کا وہم پیدا ہو جاتا ہے اور انسان جان کو جو مطلق ہے جسم مین مقید جان لیتا ہے اور آپ کو ایک علیحدہ ہستی تصوّر کرتے کرتے یقین کر لیتا ہے جسوقت جسم و جان کی حقیقت تمیز حق و باطل سے آشکار ہو جاتی ہے اُسوقت اپنی ہستی کا وہم باطل ثابت ہو جاتا ہے۔ اور پردۂ پندار ہٹ جاتا ہے ذات کا جلوہ تمام صفات مین نظر آجاتا ہے جسوقت نظر علمی تثلیث سے بالاتر ہو کر اسم و صفات یعنی نام و روپ کی تفریق ذات مین محو ہو جاتی ہے وصال نصیب ہو جاتا ہے اور اِس وصال مین دوام نجات اور رُستگاری ہے۔ اُسوقت عارف کی نظر مساوات مین قائم ہو جاتی ہے اور جس جگہہ جس حال مین قسمت اسے رکھتی ہے وہ آزاد اور مسرور رہتا ہے۔

جڈہ بھرت کی حکایت بیان کرنے سے مدّعا یہ تھا کہ سنتون کا درجہ ترگُن اتیت ہے وہ نراہنکار ہین اور مایا رہت اُنکا مقام اسدرجہ عالی ہی کہ مایا یعنی ترگُن روپ دیوتا برھما وشن وشو (صفات ایجاد و ابقا و افنا) اُنکے راز سے واقف نہین ہین اور وید چونکہ ترگُن روپ علم عالم اور معلوم کی صورت رکھتا ہے اُنکی اصلیت کو نہین جان سکتا۔ پراشرجی اپنے ذاتی تجربہ سے تصدیق کرتے ہین۔ اور اُسکی وجہ یہ ہے کہ وہ بے خواہش ہین۔ اور ہمیشہ دیدار ذات مین مستغرق رہتے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ہین پندار ہستی کے بحر خار سے برکنار ہین۔

وایدیو کی حکایت بیان کرنے سے یہ مدعا ہے کہ آمد و رفت یعنی آواگون کو باطل ثابت کیا ہے اور پیدایش اور موت کے وہم کو مٹا دیا ہے۔ نہ کوئی آتا ہے نہ جاتا ہی جان بذاتہ قائم و برقرار ہے۔ جسم پنجگانہ عناصر سے تعمیر ہوا ہے۔ عناصر نہ کہین سے آئے نہ کہین جاتے ہین جیسے کہ موجود ہین موجود ہین۔ اگر ایک جسم تغیر پذیر ہوا دوسرے اجسام موجود ہین اور نئے اجسام پیدا ہوتے جاتے ہین۔ جان و جسم دونون بصورت شخص و عکس ہمیشہ برقرار و قائم ہین۔ وہم ہستی وہم پیدایش و وہم مرگ سب باطل ہین ذات واحد حق ہے ماسوا باطل ہے۔

اب خلاصہ اُس تقریر کا درج کیا جاتا ہے جس مین پراشرجی نے میتری کو خواب غفلت سے بیدار کیا ہے اور اسکے واہمات کو قطع کیا ہے اس کل تقریر کا خلاصہ ایک لفظ اینت "ترک ترک" مین آجاتا ہے پراشرجی نے فرمایا ہے کہ دہرو مادر کے ایک اشارہ سے اینت ہو گیا۔ اے میتری تو بھی اینت ہو جا میتری اس لفظ کی تفہیم مین اولجھہ رہا ہے۔ وہ یہ سمجھتا ہے کہ جس طرح سے بیراگی سنیاسی برہمچاری اور داسی مختلف فرقہ سادھوان ہین۔ اسیطرح سے اینت کا بھی کوئی فرقہ ہوگا جسمین شامل ہونے کی ہدایت کیجاتی ہے۔ وہ طریقہ اینت ہونیکا دریافت کرتا ہے۔ اور علامات فرقہ طلب کرتا ہے الا اوسکا ہر ایک وہم دور کر دیا جاتا ہے۔ اور ہدایت کیجاتی ہی کہ کچھہ نکر اور اینت ہو جا اُس کی عقل چکر مین آجاتی ہے کہ کیا کرے اور کیا نہ کرے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

اِس کردن نہ کردن کے راز کو میتری نہین سمجھہ سکتا اور فرقہ ہائے مختلفہ کی طریق ریاضت اور علامات پر استدلال کرتا ہی پراشرجی اُس کی وہمی عمارت کو ڈہا دیتے ہین اور تصدیق کراتے ہین کہ بیراگی وہ ہے جو راگ دویش سے ایتیت ہے یعنی جس مین وصل و فصل نہین ہی سنیاسی وہ ہے جو گرہن و تیاگ یعنی اخذ و ترک سے ایتیت ہے برہمچاری وہ ہے جو جیو و برہم سے ایتیت ہے یعنی ذات مقیّد و ذات مطلق کے وہم سے آزاد ہے۔ اودا سی وہ ہے جو پرش اور پرکرت یعنی ذات و صفات کی بندش مین نہین ہے اور اُن سے ایتیت ہے یہ امر پراشر نے ذہن نشین کرایا ہے۔ کہ یہ سب فرقہ اور اُن کے سوا عالم کے دیگر مہاتما جو پندار وجود مین گرفتار ہین ہرگز ہرگز ایتیت نہین ہین نہ ہو سکتے ہین جو مہاتما پندارِ وجود سے ایتیت ہین وہ ایتیت کہلاتے ہین مثلاً پرہلاد۔ جڑہ بھرت دادیو سکھدیو۔ پراشر۔ جنک و اشٹاوکر وغیرہ بالآخر میتری جی کو راز کردن نہ کردن بتلایا جاتا ہے اور سمجھایا جاتا ہی کہ جس غلط فہمی اور نادانی سے تو نے اپنی ہستی کو قائم اور برقرار تسلیم اور یقین کیا ہوا ہی اُس غلط فہمی اور نادانستگی کو اپنی بدّھی پرکاشن یعنی علمی طاقت اور چت یعنی قوت متخیلہ کے روکنے سے باطل سمجھکر محو کر دے جب تیری ہستی معدوم ہو گئی اور پردہ پندار ہٹ گیا تب علم ذات ہویدا ہوگا اور ذات کی ہستی ہر سہ عالم مین تابان دائم اور قائم نظر آئیگی اور دیدار اور وصال ذات کا نصیب ہوگا یعنی پراشرجی نے میتری جی کو عشق و فنا کی منزل دکھائی اور سمجھایا کہ بے پندار اور بیخواہش ہو جانا اور ذات مین مستغرق رہنا ایتیت ہونیکا مدعا ہی جب ذات مین مستغرق ہو گیا خوف مرگ جاتا رہتا ہے اور نظر مساوات حاصل ہو جانیسے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

تلقین دوم یعنی دوسرا اپدیش

دھرو کی حکایت سے متاثر ہو کر میتری جی نے پراشر جی سے کہا کہ میری تمنا یہ ہے کہ قید وہم سے مجھے مخلصی ہو پراشر جی بولے کہ یہ کیسے ممکن ہے جس کا دل پوران اور شاستر یعنی کتب مقدسہ اور مرشد مین گرفتار ہے وہ کیسے رستگار ہو سکتا ہے پوران اور شاستر مین یقین اور اعتقاد رکھنا ہی قید وہم ہے۔ میتری جی بولے کہ اب مینے مصمم عزم کر لیا ہے کہ آیندہ پوران اور شاستر نہین سنون گا اور نہ مرشد کے قول پر یقین لاؤن گا۔ اور حواس کو فعل سے بند کر کے تمام جسمانی اعضا کے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالون گا۔ پراشر جی بولے ایسا کرنے سے رستگاری حاصل نہین ہو سکتی (آنکھ سے دیکھ اور کان سے سن اور زبان سے کہہ اور جو چاہے سو کر لیکن دل کسی مین نہ لگا) اے میتری غور کر کہ جسم کی حقیقت کیا ہے۔ پوست ہے جس کے نیچے گوشت اور خون ملا ہوا ہے اور استخوان ہین جن مین مغز اور ریم لپٹا ہوا ہے۔ یہ سراسر نجاست ہین میتری جی نے کہا کہ جسم کو آپ سراسر نجاست بتلاتے ہین آپ کی عقل درست نہین ہے پراشر جی نے فرمایا کہ میری عقل تو درست ہے لیکن تیری عقل مین ضرور فتور آگیا ہے کہ تو اسے نجاست نہین مانتا اور اس مین رہنا پسند کرتا ہے چرک مین قسم کا ہوتا ہے۔ شیرین ترش اور تلخ جب تک جسم مین کوئی نقصان اور بگاڑ پیدا نہین ہوا ہے شیرین معلوم ہوتا ہے جب بگاڑ پیدا ہو جاتا ہے شیرینی اول ترشی سے آخر الامر تلخی سے مبدل ہو جاتی ہے۔ اے میتری جو تقدیر پرست کہے اسکو شراب احدیت کا سرمست جاننا چاہیئے۔ اگر اس کے جسم کو کسی قسم کا نقصان یا ضرر پہونچتا ہے تو وہ جان لیتا ہے کہ ذات واحد غیر منقسمہ ہے۔ اور ضرر و نقصان سے بری ہے۔ اس لیے وہ اس ضرر یا نقصان کو اپنے جسم سے منسوب نہین کرتا اپنے جسم کو بھی دیگر اجسام

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

کے مانند سمجھتا ہے اور رنج نہین مانتا ایسا یقین کرنے والے کو راحت ذات حاصل ہوتی ہے نہ اُسکو جو جسم کو اپنا جسم قرار دیتا ہے اور رنج و راحت کا دل سے پابند ہے۔ پراشر جی نے کہا اِس تمثیل سے میرا مُدعا یہ ہے کہ دیکھنے مین اور سُننے مین اور کہنے مین ذات کے سوا نظر بالغیر ہونا قید ہے کہ ذات وحدہٗ لاشریک یعنی آتما ہے اگر دل سے اس امر کو تسلیم کرتا رہیگا تو جب تیرا یقین پختہ ہو جائیگا خود بخود بھگوت روپ یعنی ذات ہو جائے گا پس تجھے لازم ہے کہ اس تسلیم کو دل مین ہمیشہ جگہہ دیتا رہ کہ ماسوا سے پاک ہو جاوے میتری جی نے کہا جو کچھہ ارشاد ہے اُس کو تمثیل کے پیرایہ مین بیان فرمایئے کہ ذہن نشین ہو جاوی پراشر جی بولے بڑا تماشہ ہی کہ جو تمثیل کا بیان کرنے والا ہے اُسکے قول پر تو تیرا اعتقاد نہین تجھے حکایت سننے سے کیا حاصل ہوگا۔ میتری جی بولے کہ روایت اور یقین دونون فعل ہین تمثیل کے بغیر یقین نہین ہوتا اسلیئے حکایت کی فرمایش کی ہے۔

حکایت دیشوا

پراشر جی نے فرمایا کہ ایک وقت ہم تینون یاران یکدل و ہمرنگ بظاہر سگانہ و بباطن واحد یعنی ایک مین دوسرا اودھوت و تاتریہ اور تیسرا جڈہ بھرت۔ بدرک آشرم مین یکجا بیٹھے ہوئے ہنس رہے تھے۔ کوئی پوچھے کہ ہنستے کیون تھے تو حقیقت یہ ہے کوئی خاص وجہ نہ تھی میتری جی بول اٹھے کہ بلا وجہ خندہ کرنا فعل نادانی ہے پس تم سب فعل نادانی مین گرفتار تھے۔ پراشر شر جی نے فرمایا کہ اُسوقت ہمارا خندہ کرنا نادانی اور دانائی دونون مراتب سے خارج تھا۔ ہم اوسی حالت مین تھے کہ ایک بیسوا اُس طرف آنکلی جس نے یہ نیت کی تھی کہ جسم کو برف مین گلا ڈالے بدرک آشرم کے رہنے والون سے اُس نے پوچھا کہ یہان پر کوئی سنت بھی رہتے ہین لوگون نے بتایا کہ شہر کے باہر کچھہ پرم ہنس ٹھیرے ہوئے ہین یہ سنکر دل مین خوش ہوئی اور ہمارے مقام پر آپہونچی دیکھا تو ہم ہنس رہے تھے۔ دیشوا نے کہنا شروع کیا کہ مین تمام عالم سے دل برداشتہ

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ہوکر تمہاری پناہ مین آئی ہون میرا بیڑا پار لگاؤ۔ ہم پھر بھی ہنستے رہے ویشوا بولی کہ یہ تو مینے
جان لیا ہے کہ جسم معہ اپنے لوازمہ اور تعلقات کے کچھہ نہین ہے۔ اگر تم نے جسم ظاہر پر
نظر ڈال کر مجھے ویشوا جانا ہے تو سمجھہ لو کہ یہ جسم میری نظر مین خاک ہو چکا ہے مجھے نظر
آرہا ہے کہ یہ ہنگامۂ خواب ہے اس عالم مین نیک اور بد کا پندار دل سے ظہور مین آتا ہے
مینے اس نیک و بد کے پندار کو بھی دل سے مٹا دیا ہے اگر یہ پوچھتے ہو کہ دل کیا
چیز ہے۔ یہی ہے کہ مینے یہ فرض کر لیا کہ مین ویشوا ہون اور تم بھی ہو لیکن یہ دل قید مین
نہین آتا اس کا علاج بتاؤ کہ کس طرح اسکو قید مین لایا جاوے۔ ہم پھر بھی ہنستے
رہے۔ ویشوا بولی کہ اے اودھوت تو تو مجھے مرشد تسلیم کر چکا ہے مین تیری مرشد
ہون۔ مجھہ سے بات کیون نہین کرتا۔ اودھوت بولا کہ کیا پوچھتی ہے۔ بولی کہ مجھے یہ آرزو
ہے کہ شری بھگوان کا بھجن کرون۔ کچھہ بھگتی کا بیان کر۔ اودھوت نے کہا کہ ابھی تو تو نے
یہ کہا تھا کہ مین تیری مرشد ہون پس تجھکو بھگتی کی راہ کیا بتاؤن۔ بولی مجھے اپنی
سوگند ہے جو مینے کبھی تجھکو مرید اور اپنے کو پیر جانا ہو۔ اگر تو یہ سوال کرے کہ جب
ایسا نہین جانتی تھی تو تو نے کہا کیون تو اس بات کو تصدیق کرے کہ یہ صرف بات
کی بات تھی۔ اس سے زیادہ وزن نہین رکھتی تھی۔ اودھوت بولا کہ اگر بات کی بات
تھی تو تو نے بات کو ثابت بھی تو کر دکھایا۔ ویشوا بولی کہ ایسا ثابت ہوا جیسے سراب
مین آب نظر آتا ہے۔ اودھوت بولا کہ اس صورت مین وہم قرار پایا۔ ویشوا بولی کہ سوائے
شری بھگوان کے جو کچھہ کہنے مین آتا ہے وہم ہے جب غور کر کے مین دیکھتی ہون
تو ماسوائے نظر نہین آتا اور صرف شری بھگوان ہی بھگوان نظر آتا ہے۔ پس وہم
کہان ہے جو کچھہ کہ ہے شری بھگوان ہے۔ اودھوت نے کہا جیسا کہ شری بھگوان
کہنے ماتر ہے ویسے ہی وہم بھی کہنے ماتر ہے اسی وجہ سے تو ویشوا ہوئی ہے کہ دوئی کو
نظر مین رکھکر بات کرتی ہے۔ ویشوا نے کہا کہ اے اودھوت میرے اطوار و گفتار
کا ناظر تو کس طرح ہو گیا۔ تجھہ مین محض پندار ہے۔ اودھوت بولا کہ میرے مقابلہ مین
تیرا بات کرنا جا نہین رکھتا کہ مین تمام مراتب کی شُست و شو کر کے اودھوت ہوا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

ہون ویشوا بولی تعجب ہے کہ ہزارہا آدمی مجہہ سے جُفت ہوئے۔ مین نے جسم کو بہت دہویا۔ مگر درحقیقت کچہہ نہ دُہلا۔ اگرچہ حقیقت حال یہ ہے کہ جسم دہویا نہین جا سکتا لیکن تو نے کہ مراتب پندار کو دہو ڈالا یہ بتا کہ کس طرح سے دہویا۔ اودہوت نے کہا کہ مین کیا بتاؤن۔ بولی یہ بتا کہ پرماتما کیا ہے۔ اودہوت بولا کہ پرماتما کا جان لینا تو بہت آسان بات ہے اس مین دِقّت ہی کیا ہے جو کچہہ کہ موجودات ہے اُسیکو شری نارائن تصور کرے۔ ویشوا بولی کہ یہ بات میرے یقین مین نہین آتی جب کبہی ایک مرد میری صحبت مین بیٹھا ہوتا تھا اور دوسرا مرد آجاتا تھا تو یہ سمجہکر کہ ایک تو پہلے سے موجود ہے اندر آنے سے مُجتنب ہوتا تہا۔ جبکہ عالم ظاہر مین دوئی کو راہ نہین تو جہان توحید کو گنجائش نہ ہو وہ مقام نظر مین کیسے آسکتا ہے اور کون اُسکو دیکھ سکتا ہے۔ پس تو اودہوت نہین ہوا پراشر جی بولے کہ اے میتری ویشوا کی باتین سُنکر اودہوت کی عقل چکرا گئی۔ جڈہ بھرت بولے۔ اے ویشوا جو کچہہ تو کہتی ہے۔ فی الحقیقت یہی درست ہے کہ ذات مین نظر اور ناظر اور منظور تینون مراتب نہین ہین لیکن اگر دیکھا بھی تو اپنے آپ کو دیکھا نہ کہ دوسرے کو۔ ویشوا بولی کہ تو بھی جڈہ بھرت نہین ہے۔ کیونکہ دیکھنا بلا ثلاثہ یعنی نظر و ناظر و منظور کے نہین ہو سکتا۔ اور وید کہتا ہے کہ ذات حق ایک اور دو نہین ہے۔ جڈہ بھرت بولا کہ ثلاثہ اس سے کب جُدا ہے ویشوا بولی۔ کہ تیری عقل پر پتھر پڑین کہ ابھی تک تیری نظر مین فصل اور وصل ہے جو میری نظر مین نہین ہے پس کسواسطے ہنستا ہے بیٹھا ہوا رو کہتے ہو کہ ہم پرم ہنس[1] ہین جڈہ بھرت خاموش ہوگیا۔ اے میتری مینے کچہہ نہ کہا۔ کسواسطے کہ ویشوا نراین جیو کو ابھیمان[2] رہی تھی۔ مینے سمجہا کہ خاموش رہنا ہی بہتر ہے کہ دو شخص ابھی خجالت اٹھا چکے ہین اور اُنہون نے رونا شروع کر دیا ہے۔ مین بولا اے یار رونے کیون ہو۔ ہنسنا اور رونا دونون ایک ہی ہے۔ ترک واخذ خندہ وگریہ کا مناسب نہین ہے۔ ویشوا ہنسی اور ایسا آتم نروان[3] اُس نے دکھایا کہ اگیانی کے دل پر بھی اثر پڑتا تہا اور یقین ہوتا تہا کہ سوائے نراین جی کے کوئی دوسرا نہین ہے ویشوا بولی کہ میرا یقین یہ ہے کہ نہ مین ہون اور نہ یہ عالم۔ ایک

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

اودیتی آتما ہے اودیت پد کے حصول کی طریقت عالم کا معدوم کردینا اور نام اور روپ کا مٹا دینا ہے جبکہ نام اور روپ درمیان سے مٹ گئے تو چت قرار اور اطمینان پا جاتا ہے تمثیل یہ ہے کہ چت بمنزلہ اوس کوّے کے ہے جو جہاز مین ہوتا ہے وہ اڑجانے کی کوشش کرتا ہے چارون طرف پانی ہی پانی کے سوا اور کچھہ نظر نہین آتا۔ آخرش تھک تھکا کر اپنے مقام پر پھر واپس آجاتا ہے۔ یہی صورت چت کی ہے حصول مقصد کے لیئے عالم مین پرواز کرتا ہے۔ دیکھتا ہے کہ عالم نام و روپ ہے۔ اور نام و روپ ہیچ ہین۔ آخرش ساکن ہو جاتا ہے جب نوبت کلام یہان تک پہونچی پراشر جی نے میتری جی سے کہا کہ مطلب صرف یہی ہے کہ آتما اودیتی ہے۔ اور یہی پرم بھگتی یعنی صدق طلب ہے ویشوا بولی کہ جسوقت شری بھگوان کی خواہش دل مین پیدا ہوئی اُسیوقت ویشوا پد گر گیا۔ کیونکہ سوائے شری گوبند کے جو کچھہ نظر مین آتا ہے محض چرک ہے۔ جو نادان ہے اس مین دل لگا لیتا ہے۔ الا دانشمند اس مین دل ہرگز ہرگز نہین لگاتا۔ کال یعنی ملک الموت پھانسی ڈالے ہوئے سر پر کھڑا ہے۔ نادان اُسکو نہین دیکھ سکتا لیکن کال اُسکو خوب سمجھہ رہا ہے کہ آخرش میرا شکار ہے۔ اے پراشر تیری نظر بھی عالم ظاہری مین مقید ہے تو کہتا ہے کہ مین پاراشر ہون لیکن جان لے کہ چرک اور کرم اور خاکستر ہے پراشر بولا اے ویشوا تو کہتی ہے کہ آتما ایک ہے پس چرک و کرم و خاکستر تو ہی ہے مین کہان ہون ویشوا نے کہا کہ مجھہ مین نہین ہے۔ مینے کہا کہ اگر تجھہ مین نہین تو پھر کس مین ہے کہ سوائے تیرے کچھہ نہین ہی۔ ویشوا بولی کہ پد اور آپد صفات اور ذات تجھے کیسے نظر آئے مینے کہا کہ اسیطرح سے نظر آئے جیسے چرک اور کرم اور خاکستر تیری نظر مین آئے۔ ویشوا بولی کہ تو پرم ہنس ہے مین نے کہا کہ ایسا نہ کہہ۔ مجھہ مین کلپنا یعنی وہم نہین ہی۔ کلپنا تجھہ مین ہے کہ تو نے اپنے آپ کو فاحشہ تصور کیا ہوا ہے۔ جا۔ اپنے تن کو جلا ڈال کہ تیری نظر مین مین پرم ہنس اور تو ویشوا قرار پائی۔ اگر تیری عقل ایسی ہی تھی تو تو ہمالیہ مین جسم گلانے کیواسطے کیون آئی ہے۔ اگر جسم سے تجھے ڈر لگتا تھا اتنی مدت تک اپنا نام تو نے ویشوا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

کس طرح سے قرار دیا۔ یہ نام خود رکھتی ہے اور خود پرورش کرتی ہے اور پھر اُس سے
ڈرتی ہے بس جا۔ اپنے آپ کو برف مین گلاڈال ویشوا بولی کہ مجھے برف سے مطلب
نہین رہا میرا گلنا تو تیرے کلام سے ہوگا کسواسطے کہ ویشوا ایک نام ہے کہ دل کے
شہر سے نکلکر برف مین نہین گل سکتا لیکن گیان کی آتش سے جل جاتا ہے۔
مین بولا کہ مین اینت نہین ہون کہ اِس نام کو دور کردون اور ستچدانند کا اُپدیش کرون
اگر گرہست انقلاب زمانہ سے یا دچار سے تنگ آکر اینت کے پاس جاتا ہے۔
اور اینت ہونے کی خواہش کرتا ہے۔ تو وہ اینت اُسکا اصلی نام دور کرکے اُسکا
دوسرا نام رکھہ دیتا ہے مین ایسا نہین ہون۔ ویشوا نے سوال کیا کہ کیا ستچدانند
نام بھی کلپت یعنی وہم ہے مین بولا کہ جو کچھہ کہ کہنے مین آتا ہے سب کلپت یعنی وہم ہے
اور بے مدار ہے یہ بات سُنکر ویشوا حیرت مین پڑگئی اور بولی کہ مین تو
از خود مکت ہی ہون۔

اے میتری ویشوا تھوڑی سی دیر مین اہنکار کو چھوڑکر خود شناس ہوگئی اور مین تجھہ مین
کچھہ بھی اثر نہین پاتا اور میری خواہش یہی ہے کہ تیرا اہنکار بھی دور ہوجاوے۔ اہنکار کہنے
سے دور نہین ہوتا میتری جی بولے کہ تم میرے مرشد ہو میرے دل سے اہنکار دور کردو
کہ مرشد کی توجہ سے پندار خود جاتا رہتا ہے۔ پراشر جی بولے کہ سچ بتا کہ اپنا اہنکار دور کرون
یا تجھہ سے اہنکار دور کرون۔ میتری بولے کہ مَن و تُو کا پندار دور کردیجیے۔ پراشر جی بولے کہ پندار
تجھہ سے پیدا ہورہا ہے مین کس طرح سے دور کرون۔ میتری جی بولے کہ اگر طالب کا اہنکار دور
کردینے کی طاقت نہین ہے۔ تو مرشد اور پرم ہنس کیون بن بیٹھے ہو۔ پراشر جی بولے کہ
مرشد کے فضل و کرم پر نظر رکھہ کہ پندار مَن و تُو دور ہوجاوے باتین نہ بنا اور حق و باطل
کو جانے دے۔ جو کچھہ مین کہتا ہون اُسپر اعتقاد لا۔ میتری جی نے کہا کہ جب تک میرا وہم
کلیتاً دور نہو جاوے گا خاموش کیسے رہ سکتا ہون اگر آپ مجھے تکلیف و ضرر جسمانی سے
ڈراتے ہین تو یاد رہے کہ مجھے اِس جسم کے رنج و ضرر سے کوئی اثر نہین پہونچتا۔ یہ سُنتے ہی
پراشر جی نے میتری جی کی چوٹی پکڑکر خوب لکدکوب کیا میتری جی ہنسکر بولے کہ دیو بھوت بھی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

اپنے جسم کے اعضا کو کھا جانے سے احتراز کرتا ہے آپ اپنے آپ کو کیون مارتے ہین۔ مجھہ مین
میتری برائے نام بھی باقی نہین رہا ہے پس اپنے آپ کو مارنا اور آزار پہونچانا بیفائدہ ہے
پراشر جی بولے کہ تو سمجھا ہوا کیا ہے۔ ابھی تجھے جلا کر خاک مین ملا دیتا ہون میتری جی بولے
کہ مین تیری پناہ مین آیا ہون۔ مجھے بخشدے۔ پراشر جی بولے کہ جس کا یقین آتم مین
پختہ ہو جاتا ہے اگر اُس کا جسم گر بھی جاوے تو بھی وہ اپنے اعتقاد سے برگشتہ نہین ہوتا
تجھے تو ابھی کوئی آزار نہین پہونچا ہے کہ ابھی سے تو پناہ مانگنے لگا تجھہ سے جو پسر برہمن بنا ہوا ہے
وہ پسر راچھس بدرجہا اچھا ہے اور اُسپر صد آفرین ہے کہ ہرچند باپ نے اُس کو ہزارہا
آزار دیئے مگر وہ اپنے یقین راسخ سے منحرف نہین ہوا میتری جی بولے کہ ایسے شخص کا
قصہ سرتاپا مجھے سنائیے پراشر جی بولے کہ اُس نیک صفات کی حکایت گوش ہوش
سے سُن۔

حکایت پرہلاد

دیتی کے شکم سے دو پسر پیدا ہوئے ایک کا نام ہرناکش تھا اور دوسرے کا
ہرنیہ کشب ست جگ کے زمانہ کی بات ہے ہرناکش کو تاراین جی نے وراہ یعنی خنزیر کا
روپ دہار کر فنا کر دیا۔ اُس کے بعد اُس کے بھائی ہرنیہ کشب کو راج گدی ملی اور وہ
ہر سہ عالم کا راج کرتا رہا۔ اندر و یم و آب و آتش و ماہتاب و آفتاب سب اُسکے
تابع فرمان تھے کوبیر بھنڈاری بھی اُس کی اطاعت مین سر نہادہ تھا جو حصہ دیوتاؤن
کے نام کا یگ مین دیا جاتا تھا وہ ہرنیہ کشب خود ضبط کر لیتا تھا اُن کو نہین دیتا تھا
اِس لیئے تمام دیوتا سورگ یعنی بہشت سے نکلکر بھاگ گئے تھے اور زمین پر گذران
کرتے تھے ہر سہ عالم مین اُس کا دور دورہ ہو رہا تھا اپنے رہنے کا جو مکان بنایا تھا
اُس کی صورت یہ تھی کہ تخت مین تمام ہیرے اور جواہر جڑے ہوئے تھے اور تاج طلائی
مین موتی اور لعل نصب تھے اُسکے گھر مین ایک فرزند نرینہ پیدا ہوا جس کا نام پرہلاد تھا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

جب بچپن کی عمر گذر کر ذرا ہوش آنے لگا تو اسکو اُستاد کی خدمت مین تعلیم کے لیئے
سُپرد کیا گیا۔ ایک دن ہرنیہ کشب مے نوشی مین مصروف تھا پرہلاد کو بُلایا اور پوچھا کہ
اوستاد نے کیا پڑہایا ہے۔ سناؤ۔ پرہلاد بولا کہ اے پتاجی جو کچھہ مجھے اُستاد نے
سکہایا ہے دلجمعی اور غور سے سُنئے کہ یہ تمام عالم کہ دیکھنے اور سننے مین آتا ہے
محض وہم باطل اور خواب و خیال ہے۔ مجھے تو ایک اودیتی شری بشن جی تمام
کائنات مین نظر آتا ہے۔ یہی مینے پڑہا ہے یہ سُنکر ہرنیہ کشب پُر غضب ہو گیا
اور آنکھون مین خون اُتر آیا شُکراچارج پرہلاد کے اُستاد کو بلا کر کہا کہ اے برہمن تو نے
اِس لڑکے کو کیسی تعلیم دی ہے کہ شری بشن کو جو ہماری قوم دیت کا قاتل ہے ہمیشہ
یاد کرتا رہتا ہے اور مجھے جو ہر سہ عالم کا بادشاہ ہون دل سے بھولا ہوا ہی شکراچارج
بولے کہ اے مہاراج اب غصّہ جانے دیجیئے مین پرہلاد کو ایسی تعلیم دونگا کہ اِس
ٹیڑھے راستہ سے پھر جائے اور آپکو جاننے لگے ہرنیہ کشب نے پرہلاد سے کہا کہ جو کچھہ
شکراچارج سمجھائے اُسکا اعتبار کر اور یہ جو تیرے دل مین غلط خیال کو جگہ مل گئی ہے اُسکو
اُپدیش کی چھینی سے دل سے چھیل کر پھینکدے ورنہ جان سے مارا جاویگا۔ پرہلاد
بولا اے پتا وہ کون ہے جو مجھے مار سکے یا فنا کر سکے تمام موجودات کا مالک اور حافظ ایک
شری بشن آتما ہے اور وہ ہوا کے مانند تمام عالم مین محیط ہے اوسکو کون مار
سکتا ہے یا ضرر پہونچا سکتا ہے۔ ہرنیہ کشب بولا اے لڑکے شاید تو اپنی زندگی سے
سیر ہو گیا ہے۔ جو ایسی بیہودہ باتین بناتا ہے کون ہے وہ بشن جس کا نام تو نے
اب پھر میرے سامنے لیا۔ تمام عالم کا بادشاہ مین ہون اور تمام عالم کا مجھہ سے
ظہور ہوا ہے۔ میرے سوا دوسرا کون ہے جس کا تیرے دل مین یقین ہو گیا ہے پرہلاد
بولا کہ اے بزرگوار شری بشن جی اگوچر ہین اُنکو آنکھہ نہین دیکھہ سکتی نہ کان اُنکو سُن
سکتا ہے جو گیشر اُنکو پرم پدبھگون بتلاتے ہین بدنیو جسہ کہ خود بخود ہین۔
ہرنیہ کشب نے کہا کہ اے نادان میرے سوا اور کون ہے جسپر تو نے یقین جما رکھا
ہے۔ پرہلاد بولا کہ مین اور تو در اصل نہین ہین۔ صرف اُسیکی ذات ہے ہرنیہ کشب

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

بولا اے بچے معلوم ہوتا ہے کہ تیری عقل پر پردہ پڑ گیا ہے۔ سنتون کا کہنا یہ ہے کہ برہما بشن اور مہیش تینون دیوتا اونکار سے پیدا ہوئے ہین اور یہ تینون دیوتا مایا روپ اور جڑہ ہین چیتن آتما ایک ہی ہے۔ تو کیسے کہتا ہے کہ ایک بھگوان ہی ہے۔ بھگوان مایا کا نام ہے تو خود کو ترک کرکے مایا مین محو ہو گیا ہے اس خطا مین تیرا قتل واجب ہو جاتا ہے آواز دی کہ کوئی ہے جو اس پاپی کو میرے سامنے سے دور کرے اور شکر اچارج کے گھر لیجاوے۔ پرہلاد کو پھر مکتب مین لے گئے۔ کچھہ عرصہ بعد پھر بولایا اور ہرنیہ کشب نے سوال کیا کہ سنا کیا پڑھا ہے پرہلاد بولا کہ کہون کیا شری بشن ذات قدیم سب مین محیط اور پورن ہے۔ تمام اندری یعنی حواس اور بھوت یعنی عناصر کی آفرینش کا باعث ہے۔ یہ سنکر ہرنیہ کشب نے کہا اے راچھسون اسکو مار ڈالو کہ اسکے دل مین زندگی کی خواہش نہین ہے اور موت نے اسکو گھیر لیا ہے۔ یہ لڑکا اپنی بدبختی سے اپنے دھرم سے بے دھرم ہو گیا ہے اسکا مارنا امور لازمی مین سے ہے ہماری قوم مین ایک شعلۂ آتش پیدا ہو گیا ہے۔ پراشر جی میتری سے کہنے لگے۔ اسقدر خوف پرہلاد کو دلایا گیا کہ اگر تجھے دلایا جاوے تو تو بھی کہنے لگے کہ مین برہمن نہین ہون میتری جی بولے کہ کیا حاصل ہوا کہ اتنی سختی اوٹھائی اور شعلۂ آتش نام دھرایا۔ اور حاصل ہوتا تو کیسے کہ خود کو ترک کرکے دوسرے کو بجائے اپنے یقین کر لیا تھا۔ پراشر جی بولے کہ اے میتری۔ دس ہزار راچھس ہرنیہ کشب کے حکم سے پرہلاد پر پل پڑے۔ اور تلوار اور گرز لے لیکر قتل پر کمر بستہ ہو گئے پرہلاد کی زبان سے یہی نکلتا تھا کہ یہ سب راچھس اور یہ تمام اسلحہ اور مین اور یہ تمام موجودات شری بشن ہی ہے۔ اے راچھسون۔ تم تیغ بیدریغ لگاؤ کہ فی الحقیقت سوائے شری بشن کے غیر درمیان مین نہین ہے جو کچھہ ہے ذات واحد شری بشن جی کی ہے۔ ہر چند دار و گیر کرتے رہے مگر پرہلاد اپنے یقین واثق سے نہ ڈگمگایا۔ جیسا کہ بے وسواس تھا اوسیطرح سے بے وسواس کھڑا رہا۔ ہرنیہ کشب نے کہا کہ اے طفل ناقص رائے ابھی تک کچھہ نہین گیا ہے۔ یہ طریقہ ترک کر اور دشمن کے طریق مین قدم نہ رکھہ مین تجھے بخوف

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

کردون گا پرہلاد نے جواب دیا کہ فی الحقیقت پرہلاد درمیان مین نہین ہے۔ ذاتاً وصفاتاً وہی ذاتِ واحد جلوہ گر ہو رہی ہے۔ ہرنیہ کشب نے کہا کہ زہریلے سانپون سے اسکو ڈسواؤ کہ فنا ہو جاوے پرہلاد نے مارہائے زہرآلود کو شری بشن یقین کیا ہوا تہا۔ اور اُس کا یقین کامل تھا کہ جو ذات ذوالجلال اس جسم خاکی کو روشن کر رہی ہے۔ وہی ذات واحد مارہائے گزندہ مین تابان اور درخشان ہو رہی ہے۔ پس سب وہی ذات مطلق ہے۔ کوئی غیر نہین ہے۔ سانپون نے جب پرہلاد کے تن پر ڈنک مارا فوراً بیخود ہو گئے۔ اور اُنہون نے جان لیا کہ پرہلاد لائق گزند نہین ہے چیتن آتما مین وصل ہو کر چیتن آتما ہو گیا ہے۔ تن فولاد پر نیش مار کیا اثر کر سکے ہرنیہ کشب سے مخاطب ہو کر کہنے لگے کہ پرہلاد کو ضرر پہونچانا ہمارے حد امکان سے باہر ہے اسکے سوا اور جو کچھ حکم ہو بجا لائین جب ہم اسکو نیش مارنے کی نیت کرتے ہین دل کانپ جاتا ہے یہ خیال دل سے دور کر دے کہ یہ بچہ ہے اسکا پوست سنگ کی مانند سخت ہے۔ بلکہ فی الحقیقت سنگ سے بھی زیادہ سخت ہے۔ یہ سُنکر ہرنیہ کشب نے کہا کہ فیلان کوہ پیکر سے اسکو روند واڈالو۔ ہاتھی آئے اور اُنہون نے پرہلاد کو سونڈ مین لپیٹ کر اپنے دانت اُسکے سینہ مین گڑا دئے۔ پرہلاد شری بشن کی یاد مین ایسا محو تھا کہ یقین کئے ہوئے تھا کہ فیل نہین ہین۔ شری گوبند جی ہین۔ ہاتھی بھی ہراسان ہو کر بھاگ گئے۔ ہرنیہ کشب نے حکم دیا کہ آگ روشن کر کے پرہلاد کو اُس مین جلا کر خاک سیاہ کر دو بہت سی لکڑی فراہم کر کے پرہلاد کو اُس مین ڈال دیا۔ آگ لگا دی۔ چارون طرف آگ بھڑک اُٹھی۔ پرہلاد سمندر کے مانند آگ مین بے اثر بیٹھا تہا۔ ہرنیہ کشب سے مخاطب ہو کر بولا کہ اے پتا یہ آگ اور ہوا میری دوستی کا دم بھرنیوالے ہین۔ کہ آگ اور ہوا مین ہی ہون۔ اِن سے مجھے آسیب کیونکر پہونچ سکتا ہے۔ چنانچہ شری بھگوان نے شریمد بھگوت گیتا مین ارجن کو تلقین فرماتے ہوئے بیان کیا ہے کہ آتما نہ کاٹے سے کٹتی ہے نہ جلائے سے جلتی ہے۔ یہ آتش اور چوب میرے واسطے ایسے ہین جیسے گل نیلوفر ہرنیہ کشب نے آکر دیکھا تو تمام لکڑیان جلکر خاکستر ہو گئی تھین

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

لیکن پرہلاد کو کوئی ضرر نہین پہونچا تہا۔ شکراچارج کے پسران سنڈہ و مرکب کو طلب کیا
انہون نے ہرنیہ کشب کی چتون تاڑکر پرہلاد کو آگ سے نکالا اور وہ ہر چہار مراتب
حکمت عملی۔ سام یعنی تالیف۔ دام یعنی تحریص۔ ڈنڈ یعنی تہدید و بہید یعنی تفریق
کو کام مین لائے۔ اول ہرنیہ کشب سے استدعا کی کہ پرہلاد کی جان بخشی ہو اور
کہا کہ خوردون سے ہمیشہ خطا سرزد ہوتی ہے اور بزرگون کا حصہ عطا پاشی ہے
پھر ہرنیہ کشب کو اطمینان دلایا کہ خاطر جمع رکھین اب آیندہ ایسی تلقین پرہلاد
کو کیجاوے گی کہ بہر حال آپ کی پناہ مین رہیگا اور شری بھگوان کا نام بھول
کر بھی زبان پر نہ لائیگا۔ اگر آیندہ کبہی پرہلاد شری بھگوان کا نام لیگا تو ہم اُسکو
آتش دہن سے جلاکر خاک کردین گے۔ یہ التجا کرکے پرہلاد کو آگ سے نکالا
اور شکراچارج کے پاس لے گئے۔ شکرجی پرہلاد کو سمجہانے لگے کہ اے پسر جو کچہہ
ہرنیہ کشب تجہے کہتا ہے۔ اُسکا قبول کرنا تیرا فرض ہے۔ پرہلاد بولا کہ اے مہاتما
تمکو ایسا کہنا زیبا نہین شکرجی نے کہا کہ ارتھ یعنے حصول مرادات۔ دہرم ادائے
فرائض۔ کام خواہش لذات۔ اور موکش رستگاری۔ چارون مراتب کا حصول
اِس مین ہے کہ جو کچہہ پتا اور گرو کہے اُسکو بجالائے۔ پرہلاد نے کہا کہ سوائے
شری بشن آتما کے اور کچہہ نہین ہے۔ شکرجی تو بضرورت اُٹھ کر باہر گئے۔ اور
پرہلاد نے مکتب کے تمام لڑکون کو سمجہانا شروع کیا کہ اے یارو جو کچہہ مین کہتا
ہون۔ اسکو معتبر سمجہہ کر یقین لاؤ۔ اور بولا کہ ایک اودیتی آتما ہے۔ ہم اور تم
نہین ہین۔ لڑکے بولے کہ ابھی تو ہمارے کہیل کود کے دن ہین۔ جب بڑے
ہون گے بجھن کرلین گے۔ اِس عمر مین تو ہمین معذور رکھو پرہلاد بولا کہ اے
یارو ذرا سوچو تو سہی کہ جنم لینے مین اور پھر بڑا ہونے مین اور پھر جوانی تک پہونچنے
مین کیا کیا صعوبتین اُٹھانی پڑتی ہین۔ ذرا بھی آرام اور راحت میسر نہین آسکتی
اول دیکہو پیدا ہونا کسقدر تکلیف دہ امر ہے۔ پھر دیکہو بچپن کیا مصیبت ہے
پھر جوانی ایک بلا ہے۔ جب جوانی آتی ہے تو تمام اندرونی اور بیرونی اعضاء

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

فربہ اور طاقتور ہو جاتے ہین اور نفس انسانی کو ہر طرح سے پریشان کر دیتے ہین
کان کو بغیر آواز دلکش کے آنکھہ کو بلا صورت دلفریب کے اور ناک کو سوائے
بوئے خوش کے ہرگز قرار اور آرام نہین آتا ہے جب بوڑھا پا آتا ہے تو نا اُمیدی
دامنگیر ہو جاتی ہے اور خیال عمر گذشتہ کا پیش نظر ہو کر فکر لاحق حال ہو جاتی ہے
کہ افسوس عمر ضایع ہوئی اور ہم نے کچھہ نہ کیا۔ اب بڑھاپے مین جبکہ قوا ضعیف ہو گئے
ہین اور کمزوری آگئی ہے کچھہ کام کرنے کے قابل نہین رہے۔ بڑھاپے سے
آگے موت ہے جب مرتا ہے حسرت دل مین لیجاتا ہے کہ مین نے
کچھہ نہ کیا جب مان کے پیٹ مین ہوتا ہے تو آتش شکم کی گرمی سے رنج پاکر اور
عاجز آکر کہتا ہے کہ کس عذاب مین آپھنسا کہ مین نے اپنے آپ کو جسم قرار دیا۔
اور آواگون کی قید مین آپڑا۔ اگر اب اس بلا سے نجات ملے تو ہرگز اپنی ہستی
کو قرار ندون گا۔ اور سوائے شری بھگوان کے کچھہ نہ جانون گا۔ الا جب رسم کے
مطابق شکم مادر سے عالم ظہور مین آجاتا ہے تو سب بھول جاتا ہے اور کہنے لگتا
ہے ابھی مین نادان ہون۔ بچہ ہون کھیل کود کے دن ہین پھر کرلون گا۔ جوان
ہو جاتا ہے تو کہتا ہے کچھہ دن تو عیش و آرام سے بسر ہو جاوین۔ عمر بڑی ہے کرلین
گے جب بڑھاپا آجاتا ہے تو کہتا ہے کہ اب کیا کرون ہاتھہ پیر نہین چلتے قوا ضعیف
ہوتے جاتے ہین اسیطرح سے عمر گذر جاتی ہے۔ اور کچھہ نہین کرسکتا۔ اور اصل مطلب
سے اور دریافت حقیقت سے محروم رہ جاتا ہے کہ آغاز اور انجام میرا کیا ہے۔ اور
مین کہان سے آیا ہون اور کہان جاؤن گا۔ اس کی مثل وہی ہے کہ مہرہ چنتامن
کیکو ملا۔ اور اُس نے اُسکو کیچڑ مین پھینکدیا۔ اسی طرح سے جسم انسانی ملا اور اُسکی
قدر نہ جانکر عمر ضایع کردی اور نہ جانا کہ جنم لینے سے کیا حاصل ہوا یہی نا کہ بھوک اور پیاس
گرم اور خشک سے واقف ہو گیا۔ جو فی الواقع علت اور بیماری سے کم نہین ہین جنکو
کہ چشم بصیرت حاصل نہین ہے وہ اسی وجود کو قرار دیتے ہین۔ اور یہ نہین جانتے
کہ یہ وجود چیز کیا ہے گوشت و پوست و استخوان و ریم و خون۔ اے یار و پندار وجود

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

موہوم کو ترک کر کے شری بشن مین لولین ہو جاؤ تب ظاہر ہوگا کہ اندر اور باہر وہی ہے
نہ پدرہے نہ پسر نہ ورن ہے نہ آشرم نہ طفلی ہے نہ جوانی نہ پیری - یہ جملہ مراتب
جسم سے تعلق رکھتے ہین - آتما اِن مراتب سے پاک اور سو پرکاش یعنی بذات
خود روشن اور قائم ہے - اور عین علم و یقین ہے - اگرچہ بظاہر جسم کا آتما مین
موجود ہونا نظر نہین آتا - الامثال اِس کی ایسی ہے کہ جیسے جواہرات مین
مختلف رنگ نظر آتے ہین - حالانکہ در اصل اصلی رنگ ایک ہی ہے - اس تمثیل
سے یہ نقش ہو جاویگا کہ آتما یعنی ذات ہر سہ گن یعنی صفات سے منزہ ہے
اور دایم بذات خود قائم ہے نام اور روپ وہم ہے جس نے نام اور روپ کو وہم
یقین کر لیا ہے وہ قید پیدایش اور فنا اور تناسخ سے آزاد ہے اے یار و اسیوقت
نارائن کا بھجن کرو اور یقین کرو کہ آتما مین نہ طفلی ہے نہ جوانی ہے نہ پیری وہ ان
تینون حالتون سے پاک اور آزاد ہے اور اُن کی شاہد ہے جسوقت یہ تصور تصدیق
ہو کر پایۂ یقین پر پہونچتا ہے انسان خود بخود بشن روپ ہو جاتا ہے - اور
عالم وہمی کی قیود سے رستگار ہو جاتا ہے اور تینون مراتب ادآتمہ ادِ دیوک اور
اوبھوتک یعنی دل عقل اور انانیت ہر سہ کا حجاب رفع ہو جاتا ہے یہ ہر سہ
حجاب جسم سے تعلق رکھتے ہین جب اُنکا پندار زائل ہو جاتا ہے تمام آفات سے
مخلصی ملتی ہے پس انسان کو لازم ہے کہ فکر غیر کو ضمیر سے محو کر کے جو کچھ دیکھتا
ہے اُسکو ذات واحد تصور کرے اور یقین کرے کہ سب وہی ہے **ہمہ اوست**
ماسوائے کچھ نہین ہے جو یقین راسخ سے برہم کو جان لیتا ہے وہ پیدایش
اور دنیا کی قید سے آزاد ہے **جب** سلسلہ کلام یہان تک پہونچا تو پراشر جی میتری
جی سے کہنے لگے کہ اتنے مین شکر اچارج آگیا کیا دیکھتا ہے کہ تمام لڑکے یہی
کہہ رہے ہین کہ ہم بشن ہین - وہان سے چلکر ہرنیہ کشب کے پاس پہونچا
اور ماجرا بیان کیا ہرنیہ کشب خود مکتب مین چلا آیا دیکھا کہ سب طلباء یہ کہہ رہے
ہین کہ جسم کسی حال مین موجود نہین ہے صرف ایک ہی آتما ہے یہ حال دیکھکر

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ہرنیہ کشب واپس آگیا اور اپنے مقام پر جاکر سوچنے لگا کہ آخر اس لڑکے کو کس تدبیر سے ہلاک کرون۔

میتری جی نے سوال کیا کہ اے مرشد آپ کون ہین اور کیا چیز ہین۔ جبکہ آپ قالب کو وہم قرار دیتے ہین تو آپ کیا ہین۔ پراشر جی بولے کہ تو نے بڑا اور سوال کیا ہے۔ کسی پنڈت سے جاکر پوچھ تو وہ بتا ئیگا۔ مین پنڈت نہین ہون میتری جی بولے اگر آپ عالم نہین ہین تو جاہل ہون گے۔ پراشر جی نے جواب دیا کہ مین جاہل بھی نہین ہون میتری جی نے سوال کیا کہ پھر آپ کیا ہین۔ پراشر جی بولے مین وہ ہون جو یہ سوال کرتا ہے کہ آپ کیا ہین۔ میتری جی نے پوچھا کہ آخر وہ کیا ہے۔ پراشر جی بولے کہ تو بتا کہ کیا ہے میتری جی بولے کہ مین موم کے مانند پگھل گیا ہون۔ ہر چند تلاش کرتا ہون پتہ نہین چلتا اور کچھہ سمجھہ مین نہین آتا کہ کیا ہون۔ براہ مہربانی پرہلاد کی حکایت سنائیے کہ اس کا کیا حال ہوا پراشر جی بولے کہ۔

ہرنیہ کشب نے اپنے مطیعون کو بولا کر حکم دیا کہ پرہلاد کے کھانے مین زہر ملا دین تاکہ وہ کھاتے ہی مرجاوے۔ اونہون نے تعمیل حکم کی اور کھانے مین زہر ملا کر پرہلاد کے سامنے لا رکھا۔ پرہلاد کھانا کھانے لگا لیکن اسکا یقین اصلی مرکز پر تھا کہ کھانا بھی شری بشن ہے سوائے اسکے کچھہ دوسری دستو یعنی شے نہین ہے چونکہ پرہلاد کے دل مین شری بشن جی بسے ہوئے تھے سب طعام زہر آلود کھا گیا۔ الا اسپر زہر کا کوئی اثر نہین ہوا مطیعی ڈر گئے کہ مبادا ہرنیہ کشب خیال کرے کہ تعمیل حکم نہ کی اور خوراک مین زہر نہین ملایا۔

پراشر جی نے فرمایا کہ اگر تیری نسبت زہر دینے کا حکم ہو جاوے تو تو ابھی بول اٹھے کہ مین برہمن نہین ہون۔ آفرین ہے پرہلاد پر جس نے دل و جان شری گوبند مین محو کر دئے تھے۔ میتری بولے کہ پرہلاد اور ہرنیہ کشب کہان تھے۔ مین ہی تنہا یہ آپ کی عقل کا نقص ہے کہ مجھے دیگر اور پرہلاد کو دیگر سمجھے ہوئے ہین۔ پراشر جی بولے کہ تو سراسر مکر و فریب کا پتلا بنا ہوا ہے۔ تیرا دل ایسا پاک کہان ہے جیسا کہ پرہلاد کا تھا۔ تجھہ جیسے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

مکار ریاکار کے دیدار سے بجائے ثواب کے عذاب حاصل ہوتا ہے میتری جی بولے کہ اس سے بڑھکر ریاکاری اور کیا ہوگی کہ تمام کائنات کو مینے خود ظہور دیا ہے۔ اور باوجود اسکے کہے جاتا ہون کہ مین نہین ہون جسم کے سب فعل مجھہ سے وقوع مین آتے ہین اور حواس کو مجھہ سے غذا ملتی ہے اور حواس کی لذتون سے مین بہرہ یاب ہوتا ہون میری راحت سے اُن کو راحت پہونچتی ہے۔ باوجود اسکے کہتا جاتا ہون مین بھگوان جیو ہون اور سب سے بڑا پاکھنڈ یہ ہے کہ بذات خود قائم اور برقرار ہون اور تت پد۔ اور تُم پد۔ اور اس پد یعنی جیو۔ اور ایشور اور برہم کی منازل قرار دے رہا ہون۔ میرے دیدار سے تجھے عذاب ہوتا ہے۔ اس لئے مین جاتا ہون لیکن میرے جانے سے یہ خجالت اٹھانی پڑے گی کہ تو نے مجھے ترک کر دیا۔ پراشر جی بولے کہ آگے سُن کیا ہوا۔

ہرنیہ کشپ نے شکر اچارج کو بلا کر حکم دیا کہ اس لڑکے کو مار ڈال دیر نکر۔ شکر اچارج پرہلاد سے بولا کہ اے پسر تیرا باپ ہر سہ عالم مین مشہور ہے۔ تجھے دوسرے سے کیا واسطہ ہے۔ باپ کے عفو پر بھروسہ کرکے اُسکے دشمن کی یاری سے کنارہ کش ہو۔ ورنہ جانبر نہ ہو سکیگا۔ پرمہ گور باپ ہے جو کچھہ وہ کہے تیرا فرض ہے کہ ہرگز اُس سے انحراف نہ کرے۔

اے میتری تو بھی خوف کر کہ مرشد ایسا ہوتا ہے۔ شکر کو ایک قوت حاصل تھی اور مجھے ہزار قوت حاصل ہین شکر نے مجھہ سے سبق لیا تھا۔ میتری جی بولے پس جو کچھہ وہ پرہلاد سے کہہ رہا تھا یہ آپ ہی کی تلقین کا نتیجہ معلوم ہوتا ہے۔ پراشر جی بولے کہ یہ میری تلقین کا اثر نہین ہے بلکہ جو کچھہ مین اپدیش کرتا تھا اُسپر شکر یقین نہین لاتا تھا۔ یہ اُسکا نتیجہ ہے کیونکہ اُسکا دل خواہشات سے پاک نہین ہوا تھا۔ جب کبھی مین سمجھتا تھا کہ نربان شاستر کو سمجھہ تو کہتا تھا کہ نہین اسمین میرا دل نہین لگتا۔ میرا دل تو اس مین لگتا ہے کہ کسیکو جلا دون کسیکو مار دون اے میتری تو ایسے مرشد سے تلقین لے جو تجھے کرشمہ دکھانے کی طاقت عطا کرے میتری جی بولے مجھے خوف کرنے کی کیا وجہ ہے۔ آپ میرے مرشد ہین اور

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

آپ مین نہ جلانا ہے نہ مارنا ہے پراشرجی بولے کہ نیا رشاستر کا حکم یہ ہے کہ مُرشد اور اور قلندر اور راجہ اور شیر اور سانپ سے ہمیشہ خوف کرنا چاہیئے۔ ہرگز یہ نہ سمجھنا چاہیئے کہ یہ میرے دوست ہین۔ تو مجھے کیا جانے کہ مین کون اور کیا ہون اگر ذرا زبان ہلا دون تو تو ابھی فنا ہو جاوے۔ میتری جی بولے مین آپ کی شرن آیا ہون مجھے معاف کیجیئے اور حکایت پرہلاد کی بیان فرمایئے۔ پراشرجی بولے۔ تو میرا عزیز ہے خوف نکر اور حکایت سُن۔

پرہلاد شکراچارج سے مخاطب ہو کر لب کُشا ہوا کہ اے مُرشد وید کہتا ہے کہ ہماری قوم تمام مخلوقات عالم مین کثیف تر ہے اور آپ کہتے ہین کہ لطیف ہے اور تمام عالم مین مشہور ہے اُس قول کا کس طرح یقین کرون اور یہ جو آپ نے فرمایا کہ پدر بجائے مُرشد کے ہے۔ بیان آپ کا درست نہین ہے۔ شاید آپ اس نظر سے کہتے ہین کہ کھانے اور کپڑے کے لیے اُس سے التجا کرنی پڑتی ہے ورنہ اصل حقیقت کیا ہے۔ اگر کمال مہربانی باپ نے بیٹے پر فرمائی تو یہ کیا کہ اُسکے حواس کی پرورش کی آپ کی عقل مین فتور پیدا ہو گیا ہے کہ پدر کو مرشد سے نسبت دیتے ہین۔ کیا پدر خوف مرگ سے خلاصی کرا سکتا ہے اگر بالفرض آپ کا قول درست بھی تسلیم کر لیا جاوے کہ پدر بجائے مُرشد کے ہے۔ تاہم اُس کا دھیان کرنا واجب نہین ہے۔ مین سوائے شری بھگوان کے۔ دوسری شے جانتا ہی نہین۔ آپ کہتے ہین کہ تجھے بھگوان سے کیا مطلب۔ جو عارف اصل حقیقت سے باخبر ہین وہ ایسا نہین فرماتے۔ شکراچارج خاموش ہو گیا پھر اُس نے سوال کیا کہ یہ بتا شری بھگوان کے بھجن کرنے سے تیرا مدّعا کیا ہے۔ اور شری بھگوان تیری کیا مُراد بر لائیگا۔ جو مُراد تیری شری بھگوان بر لائیگا وہ ہی مُراد تیری تیرا پدر ہرنیہ کشب بر لانے کی مقدرت رکھتا ہے۔ یہ امر مسلمہ ہے کہ ابتدا آفرینش سے چار مراتب کے حصول کے لیے یاد الٰہی کیجاتی ہے۔ پرہلاد بولا کہ آپ کو میرے دلی مُدّعا کا حال کیا معلوم ہے۔ میرا مُدّعا یاد

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

آلہی سے یہ ہے کہ مین اصل حقیقت کو دریافت کرون جب اصل حقیقت کھل گئی۔
تمام قیود سے آزادی اور مخلصی حاصل ہو جاتی ہے اور شری بھگوان کے تصور
سے نظر مساوات حاصل ہو جاتی ہے کہ تمام موجودات مین سرتاپا ذات واحد
جلوہ گر ہے۔ شکر اچارج بولا کہ اے پرہلاد تجھے وہ وقت بھول گیا کہ جب تو آگ مین
جلایا گیا تہا۔ اور مین تیری حفاظت کر رہا تھا۔ اگر اُسوقت حفاظت نہ کرتا تو
جلکر خاک سیاہ ہو جاتا۔ اب جو کچھہ مین کہون اُسکو تسلیم کرو ورنہ تجھے فنا کر دونگا
پرہلاد بولا نہ کوئی کسیکو مار سکتا ہے نہ جلا سکتا ہے۔ تمام موجودات کا مالک
اور حافظ صرف ایک شری بشن ہے یہ سنکر شکر اچارج کو بڑا غصہ آیا اور اُس نے
اپنے دم آتشین سے پرہلاد کو جلا ڈالنا چاہا۔ اور دہن سے آگ نکالی پرہلاد
نے دیکھا کہ یہ دم آتشین اُسکو جلا ڈالیگا۔ درگاہ بے نیاز مین دست بدعا ہوا۔
کہ اس برہم اگنی سے نجات ملے اُسوقت پرہلاد پر داس پل لاحق ہو گیا
الا ساتھ ہی یہ خیال گذرا کہ میرے سمجھ کی غلطی ہے۔ جبکہ تمام عالم مین ایک
شری بشن مرشد عالم و عالمیان سرتاپا موجود ہے تو برہمن مین ماسوائے
کہان سے آگیا۔ اگر شری بشن جی ہے تو خوف کس کا۔ شکر اچارج نے دم آتشین
باہر نکال تو لیا مگر اب سانس کو اندر لیجانے کی طاقت نہین رہی۔ اور دم اُسکا
گھٹنے لگا جانا کہ اب زندگی محال ہو گئی ہے۔ کہ مایۂ حیات دم ہے۔ جب دم
ہی نہ آئیگا تو زندگی کیسے ہو سکے گی۔ دل مین پرہلاد سے پناہ مانگنے لگا کہ مین
تیرا پروہت اور برہمن ہون مجھے بخشدے۔ اور دعا دینے لگا۔ تیری عمر
دراز ہو اور طاقت عنصر باد سے بالاتر ہو شکر جی کو جبساکہ طیش آیا تھا۔ تو پرہلاد
کو فنا کرنے کے لیے تیار ہوے الا جب جان کے لالے پڑے ویساہی پرہلاد
کی حمد و ثنا کرنے لگے مگر پرہلاد ہر دو حالت مین ایک ہی صورت اور حالت
پر قائم رہا اور اس کی تیوری مین کوئی بل نہ پڑا۔
اے میتری اسیطرح سے مین بھی کبھی تجھے مارتا ہون اور کبھی پیار کرتا ہون میتری جی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

بولے تو آپ نے اپنے آپ کو دوسرون کی مانند سمجھہ رکھا ہے۔ پراشرجی بولے کہ مین دوسرون کی مانند نہین ہون۔ یہ تیری غلط فہمی ہے۔ جب تک ذکر اور فکر نکریگا میرا پتہ تجھے نہین لگیگا۔ میتری جی بولے کہ اگر مین ذکر و فکر نکرون تو میرا انجام کیا ہوگا۔ اور اصلی مدعا کیونکر حاصل ہوگا۔ پراشرجی بولے کہ تو خود مطلب ہے تجھے مطلب سے کیا مطلب ہے الّا میرا کہنا یہ ہے کہ جب تک سوائے شری بھگوان کے جو کچھہ وہم عقل سے تو نے تصور کر لیا ہے۔ اسکو ترک نہ کریگا۔ اصلی مقصد کا حاصل ہونا امر محال ہے۔ میتری جی بولے بیان فرمایئے۔ کہ بھگتی یعنی عشق ذات کیا ہے پراشرجی بولے کہ بھگتی یہی ہے کہ وہم خودی و وہم غیر صفحۂ خاطر سے حک ہو جاوے اسکو ابھید بھگتی کہتے ہین یعنی عشق و فنا کی منزل یہی ہے اسکے سوا اور کچھہ کرنے کی ضرورت نہین ہے۔

(ہمان کن کہ در آن کردن نباشد کا اشارہ اسی طریقت کیواسطہ کیا گیا ہے)

میتری جی بولے کہ اب حکایت پرہلاد بیان فرمایئے پراشرجی بولے کہ حکایت پرہلاد یہی ہے کہ آتما کے سوائے اور کوئی دوسری شے نہین ہے اسکے سوا مجھے نہ کوئی حکایت آتی ہے نہ مین کچھہ جانتا ہون۔ مین عالم فاضل نہین ہون۔ کہ بدلائل منطقی و فلسفی تجھے ذہن نشین کراسکون میتری جی بولا کہ انسان مین صرف دو حالتین ہین حالت علم و حالت جہل۔ اگر آپ عالم فاضل نہین ہین۔ تو جاہل نادان قرار پاتے ہین پراشرجی بولے کہ جس منزل مین دانائی تصور ہوتی ہے وہان نادانی بھی قائم ہوتی ہے الّا جو منزل دانائی اور نادانی علم و جہل کے مراتب سے گئی گذری ہے۔ وہان نہ دانا ہے نہ نادان۔ اسلیے نہ مین دانا ہون نہ نادان میتری جی بولے جبکہ آپ نہ دانا ہین نہ نادان۔ تو پھر آپ کیا ہین۔ کہ سوائے علم و جہل کے اور کچھہ نظر نہین آتا پراشرجی بولے کہ یہی ہے کہ مین علم و جہل ہر دو مراتب سے آزاد ہون۔ میتری جی بولے کہ مجھے آپ کا آغاز اور انجام نظر نہین آتا۔ پراشرجی بولے کہ تجھے کیسے نظر آوے میرا آغاز اور انجام ہر چہار وید اور شری برہما جی نہین جانتے۔ کہ مین سب سے اول ہون پس تو کیا جانیگا میتری بولا کہ مین تارک ہوتا ہون۔ پراشرجی بولے کہ شاباش ہے تجھکو کہ تو نے ایسا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

خیال اپنے دل مین پیدا کیا۔ کیونکہ اگر انسان اسی وجود انسانی مین شری بھگوان کا بھجن نکریگا تو اوسپر صد افسوس ہے۔ مین بھی یہی چاہتا ہون کہ سب لوگ تارک ہوجاوین۔ میتری جی بولے کہ مجھے کوئی بھیک بتلاؤ۔ کہ جس مین شامل ہون۔ پراشر جی بولے کہ تو ڈنڈی اور سنیاسی ہوجا۔ میتری جی بولے کہ جب تک برہم چرج اور بان پرستھ نہ ہولون سنیاس کیسے دھارن کرسکتا ہون لیکن مین یہ سمجھا ہون۔ کہ مطلب سنیاس بتلانے کا یہ ہے کہ تمام فعلون سے مین بیکار ہوجاؤن مگر کامون سے بے کام ہونا بغیر کام کئے نہین ہوسکتا۔ پراشر جی بولے یہ جو تو نے اپنے دل مین سوچا ہوا ہے کہ مین ایتت ہوجاؤن اسکو درمیان سے اٹھاوے یہی فعل ہے جس سے تمام افعال معدوم ہوجاتے ہین۔ میتری جی بولے کہ اگر اسکو درمیان سے اٹھاوون تو پھر کیا کرون پراشر جی نے کہا کہ جب ایتت ہوجائے گا تب مین جانون گا کہ میری پناہ مین آیا ہے جب تک کہ تو ظاہر مین آشفتہ ہو رہا ہے۔ مجھے تیری بات کا اعتبار نہین ہے میتری جی بولے۔ جب مین یہ کہتا ہون کہ مین ایتت ہوتا ہون تو آپ کہتے ہین کہ سنیاسی ہوجا میری بساط مین تو چوٹی اور زنار دو ہی چیزین ہین۔ اگر آپ کا مطلب یہی ہے تو ان کو بھی اڑادون اور یہی ضروری معلوم ہوتا ہے۔ پراشر جی بولے سچ بتلا یہ عقل تجھے کہان سے آئی گویا کہ اسی ساعت تو تینون عالم سے پرواز کرجاتا ہے۔ اے میتری جبکہ کنبہ وار کسی ایتت کے پاس جاتا ہے اس غرض سے کہ اُس کو اس سنسار ساگر (بحر عالم) سے پار کرلئے۔ وہ کہتا ہے کہ تارک ہوجا۔ وہ سوال کرتا ہے کہ گرہست کو چھوڑکر سنیاس اختیار کرنا کیا فائدہ بخشتا ہے۔ اسکے جواب مین ایتت کہتا ہے کہ خود بخود شری بھگوان تجھے بلجاویگا۔ وہ بیچارہ ایسا کر گذرتا ہے اور گھر بار چھوڑدیتا ہے لیکن وہ سادہ لوح یہ نہین سوچتا کہ جب ایتت نے خود ہی شری بھگوان کو نہین دیکھا ہے۔ تو وہ مجھے کہان سے درشن کرائیگا۔ منشا اُس ایتت کا یہ ہے کہ جب یہ شخص ایتت ہوجائے گا تو میرے فرقہ مین افزائش ہوجائے گی۔ اور لوگ کہین گے کہ یہ ایتت فلانے مہاتما کا چیلہ ہے اے میتری اگر تو چاہتا ہے تو ایسا ہی ایتت ہوجا۔ میتری جی بولے کہ مین اور کچھ نہین کرتا

CC-0.Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

مین تو جوگ کرونگا کہ جوگ سے من یعنی دل چت یعنی خیال کا منا یعنی خواہش سو حست ہو
جاتی ہے۔ اور تمہارے پدر جوگ بشسٹ نے بھی ایسا ہی اپدیش کیا ہے پراشر جی نے
کہا کہ اسیوجہ سے بہتر ہے کہ تو جوگ کرے تاکہ مدت تک یہ وجود پائدار رہ سکے۔ سمجھ لے
کہ یہ جسم دوزخ کا گھر ہے۔ دوزخ اُنکو نصیب ہوتا ہے جو پاپی ہوتے ہین۔ تو بھی پاپی ہے
جوگ کر اور ہمیشہ دوزخ مین پڑا رہ۔ اے میتری جب خواہش درمیان سے اٹھ جاتی ہے وجود
رہا تو کیا نہ رہا تو کیا۔ اگر تو یہی چاہتا ہے کہ مدت دراز تک جسم قائم رہے تو سمجھ لے کہ یہ
تمام موجودات تیرا جسم ہے۔ ابھی تک تیرے دل مین ترک کرنے کی خواہش پیدا نہین
ہوئی ہے تو ایسا کر کہ یہ جسم نہ رہے۔ میتری جی بولے کہ جب مین آپ سے التجا کرتا ہون کہ آپ
مجھے ایشت بنا دیجیے۔ تو آپ نہین بناتے ہین پس مین کیا کرون پراشر جی بولے کہ یہ جو
سب ایشت ہین تو بھی اُن کے زمرہ مین داخل ہو کر اُن مین سے ایک ہو جا۔ لیکن یاد رکھہ
کہ جب تو ایشت ہوگا تو تیرے دل مین یہ اہنکار پیدا ہوگا۔ کہ مین ایشت ہو گیا ہون۔ اور جب
اہنکار پیدا ہوا تو بے آرامی پیدا ہوگی جب سکون دل نہ ہوگا تو بھجن شری بھگوان کا کیسے
ہو سکیگا۔ میتری جی بولے کہ آخر کرون کیا پراشر جی بولے یہی کر کہ ایشت ہو جا۔ میتری جی بولے
کہ ایشت کے دہرم بتلاؤ۔ پراشر جی بولے کہ ابھی تک مین تو ایشت ہوا نہین ہون تجھکو ایشت
کے دہرم کیا بتلاؤن لیکن ایشت لوگ ایسا کہتے ہین کہ گھر کو ترک کر دے ایشت کا دہرم ہے
لیکن مین اس اصول کو نہین مانتا ہون۔ میرے عقیدہ مین ایشت وہ ہے کہ جو سوکشم
اور استھول سے ایشت ہو گیا ہے۔ یعنے لطیف اور کثیف سے مبرا اور منزہ ہے۔
میتری جی بولے کہ سوکشم اور استھول کیا ہے پراشر جی بولے کہ استھول اسکو کہتے ہین
کہ فلانا میرا باپ فلانی میری مان اور فلانا میرا بیٹا ہے۔ اور یہ میرا دوست ہے
اور وہ میرا دشمن ہے۔ جب اس سے گذر گیا ایشت ہو کر سوکشم مین جا گرفتا ہوا اور
سوچنے لگا کہ مین پرم تیاگی ہو گیا ہون۔ اتنے مراتب جو تھے وہ مین نے چھوڑ دیئے۔
شری گوبند کے ساتھ مین دوستی کا دم بھرتا ہون۔ اگر مین کسی کے لئے کہدون کہ اُسکو
بیٹا ہو جائے تو اسکو بیٹا پیدا ہو جاتا ہے۔ اور اگر کسیکے واسطے کہدون کہ وہ مر جائے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

تو وہ مرجاتا ہے۔ مجھے پرم ہنس کہتے ہیں۔ جب مروں گا بہشت میں جاؤں گا پس اے میتری سروپ کے دریافت کرنے کی خواہش درمیان سے اُٹھ گئی اور ان علامات میں گرفتار ہوگیا۔ اگر تو بھی ان کے مانند اتیت ہونے کی خواہش رکھتا ہے۔ بہتر ہے کہ تجھے مرادات دینی و دنیوی سب حاصل ہو جاویں گی لیکن میں تو یہ جانتا ہوں کہ تیری عمر ہمیشہ رشیوں کے لڑکوں میں گذری ہے۔ اسی سبب سے تیرے دل میں بھی یہ خواہش ہوگئی ہے کہ میں اتیت ہو جاؤں لیکن جسقدر لڑکے تو دیکھتا ہے سب اہنکار میں جل رہے ہیں۔ کوئی کہتا ہے کہ میں گیانی ہوں کوئی کہتا ہے کہ میں پرم ہنس ہوں۔ اسیطرح سے ہر ایک ایک پندار باطل میں گرفتار ہے اور پرماتما سے جو ذات بحت ہے محروم اور دور افتادہ ہے تو بھی ایسا تارک کیوں نہیں ہو جاتا۔ میتری جی بولے کہ آپ کرپا نِدھان ہیں یہ فرمایئے کہ دریائے ناپیدا کنار عالم سے کیونکر عبور کیا جاوے۔ پراشر جی بولے کہ شری گوبند ہی گوبند ہے عالم کہاں ہے۔ شری گوبند کا بھجن کرتا رہ میتری جی بولے کہ یہ تو گفتار ہوئی۔ کردار فرمایئے پراشر جی نے فرمایا کہ کردار یہ ہے کہ **ہمان کن کہ در آن کردن نباشد** میتری جی بولے کہ آپ کو خوش کرنے کی بس یہی سبیل رہ گئی ہے کہ زبان سے کہوں کہ شری گوبند ہی گوبند ہے۔ پراشر جی بولے یہ تیری غلط فہمی ہے۔ جبکہ تو اصل حقیقت سے بیخبر رہا اور شری گوبند کا بھجن کرتا رہا۔ تجھے حاصل کیا ہوا۔ اپنی حقیقت سے اول واقف ہو اور شری بھگوان کے بھجن میں مصروف رہ۔ سروپ کو نہ جان کر بھگوان کی یاد سے بشن کے مقام پر پہونچنا ہوتا ہے۔ الالا حاصل ہے۔ جبکہ سروپ کو نہ جانا اور کہا کہ میں پرم ہنس ہوں۔ تو کوئی سکھہ حاصل نہیں ہوا۔ جیسا کہ اب یقین کئے ہوئے ہے کہ میں سنت ہوں۔ ویسا ہی جبکہ بھجن کریگا۔ سنت ہو جاویگا۔ لیکن یاد رکھہ کہ سروپ ان دونوں سے پاک اور برتر ہے۔ جب سروپ یعنی دیدار ذات ہی ہے تو سنت اور جاہل کی تفریق کہاں باقی رہی۔ پس پرہلاد کی حکایت سُن۔

شکر جی پرہلاد سے جان چھوڑ کر باہر چلے گئے۔ اور ہرنیہ کشب سے جا کر کہا کہ پرہلاد میرے مارے سے تو نہیں مرتا۔ ہرنیہ کشب نے پرہلاد کو بلا کر پوچھا کہ تجھے یہ قدرت

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

کہاں سے حاصل ہوئی کہ تو کسی ہتیار سے نہیں مر سکتا۔ یہ منتر تجھے کس نے بتایا ہے
پرہلاد نے ہرنیہ کشب کے قدم کو بوسہ دیا اور جواب میں کہا کہ منتر تو مجھے کسی نے کوئی
نہیں بتایا البتہ یہ وجہ ہے کہ میں نے تمام عالم میں ایک شری بشن کو مساوی دیکھا ہے
اور جانا ہے آتما کو چھوڑ کر منتر کو جپنا مناسب نہیں ہوتا ہے تمام موجودات میں ایک آتما
کو جانکر تینوں یعنی ہر سہ مراتب وہمی جنم و مرن و جسم سے درگذرا ہوں جس کسی نے
حق و باطل کی تمیز کر کے ست یعنی سار یعنی حق میں قیام کر لیا۔ اور اَست یعنی اسار
یعنی باطل کی ہستی بے وجود نشچے کر لی اسکو کوئی کیونکر ضرر پہونچا سکتا ہے یہ سنکر
ہرنیہ کشب کو بڑا غصّہ آیا۔ اور اُس کی آنکھوں میں مارے غصہ کے جہان تاریک ہو گیا
جس غرفہ میں کہ وہ بیٹھا ہوا تھا سطح زمین سے بہت بلند سو یوجن تہا ملازمان کو حکم
دیا کہ پرہلاد کو اس کھڑکی سے نیچے پھینکدیں جب اس کر مکان سے گرانے لگے تو اُس کے
دل میں یہی یقین تھا کہ سوائی شری گوبند کے دوسرا کوئی نہیں ہے۔ اُسکو کوئی نقصان
اِس بلندی پر سے گرنے سے نہیں پہونچا۔ راچھسوں نے جب دیکھا کہ اس مکان کی
بلندی سے گرانے پر اوسے کوئی ضرر نہیں پہونچا۔ اسکو پہاڑ کی چوٹی پر لیجا کر نیچے پھینکدیا
اُسوقت زمین تھر تھر کانپنے لگی۔ کہ پرمیشور کا بھگت پہاڑ سے میرے جسم پر گرتا ہے
اُس نے اچھا کی کہ اسکو اپنے دونوں ہاتھ پر لیلے۔ اِس اچھا کے ساتھ ہی شری بھگوان
نے اپنے ہاتھوں سے اٹھا کر پرہلاد کو زمین پر رکھدیا اور خاک کو حکم دیا کہ یہ میری امانت
ہے اُسکی محافظ رہنا اور پرہلاد سے کہا کہ مانگ کیا مانگتا ہے وہ بولا سیوک وہ نہیں ہے
جو کہ اپنے مالک سے کچھ مانگے۔ مالک خود انترجامی ہے۔ اگر میں یہ اچھا کروں کہ میرے
باپ کو مار ڈال تو مجھے شرم آنی چاہیے کہ حدوث اور قدم سب تو ہی تو ہے ہرنیہ کشب
کہاں ہے خود تو تکلیف کا باعث ہو رہا ہے اور خود مجھ سے کہتا ہے کہ مانگ کیا
مانگتا ہے اُس جگہ ہرنیہ کشب ہو کر کہتا ہے کہ بشن کا بھجن ترک کر اور اس جگہ بشن ہو کر
بشن کہلاتا ہے اس سے ظاہر ہوا کہ تو بڑا مکّار ہے۔ یہ پہاڑ یہ راچھس میں اور تو
سب ایک ہی ہیں۔ اور تیری حقیقت سے میں خوب واقف ہو گیا ہوں تجھ سے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

میری یہی تمنا ہے کہ سوائے تیرے اور کچھہ نہ جانوں۔ اگر تو یہ کہے کہ میرا احسان تجھپر ہوا ہے تو اس کا بھی مجھے یقین نہیں ہے کہ جب سب تو ہی تو ہے تو تیرا احسان کس پر ہے۔ جب شری بشن جی نے دیکھا کہ پرہلاد کچھہ نہیں مانگتا۔ اور بے خواہش ہے۔ فرمایا کہ آنکھہ بند کر۔ پرہلاد نے آنکھیں بند کرلیں۔ جب آنکھیں کھولیں تو دیکھا کہ باپ کے پاس موجود ہوں۔ ہرنیہ کشب حیرت میں ڈوب گیا۔ ہرنیہ کشب نے ستہر نام راچھس کو بلا کر کہا کہ یہ لڑکا مارے سے نہیں مرتا۔ کہ مایا کا بھجن کر رہا ہے اور آتما سے غافل ہے۔ مایا اس کی حفاظت کر رہی ہے تو اسکو اپنے دم افسوں سے نابود کردے ستہر راچھس نے ہزاروں افسوں اور طلسم کئے کہ پرہلاد جلکر خاک سیاہ ہو جاوے۔ مگر اس پر کوئی اثر نہیں ہوا پرہلاد یہی کہتا رہا۔ کہ سرتا پا ایک ہی آتما شری بشن ہے شری بھگوان نے چکر کو حکم دیا کہ پرہلاد کی حفاظت کرے۔ اور ستہر کا سر تن سے جدا کردے۔ چنانچہ ستہر راچھس کا سر تن سے جدا ہو گیا۔ یہ حال دیکھکر ہرنیہ کشب تصویر کے مانند حیران رہ گیا۔ اور بولا کہ اس لڑکے کو میری نظر سے دور کردو پھر ہوا کو حکم ہوا کہ پرہلاد کو سکھا ڈالے پرہلاد شری بشن جی کے ساتھ وصل ہو چکا تھا اسکو کوئی ضرر نہ پہونچا وہاں سے بھاگ کر پرہلاد شکرا چارج کے گھر پہونچا۔ ہرنیہ کشب بھی تعاقب کرتا ہوا وہیں پہونچا کہ اسکو پکڑ لاوے چوٹی پکڑ کر بہت سا زدوکوب کیا مگر پرہلاد اپنے جادہ یقین سے منحرف نہیں ہوا اسکو یقین واثق تھا کہ سوای شری بھگوان کے اور کچھہ نہیں ہی موسل نگیں ہرنیہ کشب کے ہاتھ میں تھا وہ اسنے پرہلاد کو مارا موسل ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا شکرا چارج نے کہا کہ اے ہرنیہ کشب اسقدر تکلیفات جو تو نے پرہلاد کو دیں اسکو کوئی آسیب نہ پہونچا جیسا کہ وہ تھا اب بھی ویسا ہی ہے اس اصل حقیقت کو جانکر اب اس کے آزار سے باز آجا۔ ہرنیہ کشب نے کہا کہ جبتک نقش غیر اس کی خاطر سے حک نہیں ہوگا۔ میں اس کے قتل سے باز نہیں آؤں گا۔ ہر سہ عالم کا بادشاہ میں ہوں پرہلاد نے میرے سوا کسکو جانا ہے کہ وہ کہتا ہے کہ

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

کہ بشن ہے۔ جاگرت اور سپن اور سکھوپت (عالم ناسوت عالم ملکوت و عالم جبروت)
تینوں کا ظہور مجھ سے ہے میں نہیں سمجھ سکتا کہ وہ بشن کون ہے جسکو اسنے اپنے
یقین میں تسلیم کیا ہوا ہے۔ یہ میرے تخم سے نہیں ہے اگر ہوتا تو مجھے جانتا دوسرے
کو نہ مانتا۔ ہرنیہ کشپ نے پرہلاد سے کہا اے پسر اپنے دہرم سے درگذرنا اور دوسرے
دہرم کو اختیار کرنا یہ کیا آئین ہے۔ جو کچھ گرو سے پڑھا ہے۔ مجھے سُنا۔ پرہلاد نے
دونوں ہاتھ جوڑ کر جواب دیا کہ جو کچھ مینے پڑھا ہے اور سیکھا ہے یہ گرو کی تلقین سے
ہے لیکن اُس میں سے حق کو میں نے اخذ کر لیا۔ اور باطل کو ترک کر دیا۔ ہر چند گرو نے
مجھے بتایا کہ ارتھ۔ دہرم کام اور موکش سے پرم ایشر ملتا ہے لیکن میں نے نظر پر ارتھ (اصل حقیقت
وشناخت ذات) میں رکھی کہ سوائے شری بھگوان کے اور کچھ نہیں ہے۔ کیونکہ
اگر وہ ہے تو مجھے ہر چہار مراتب بالا سے کیا مطلب رہا۔ پس آپ بھی یقین کر لیں
کہ نہ میں ہوں نہ تو۔ ایک شری بشن ہی ہے۔ چونکہ تاریکی جہل میں فعل بد
ظہور میں آتے ہیں اور روشنی علم میں فعل بد وقوع میں نہیں آسکتے۔ اس لیئے
آپ کو لازم ہے کہ آپ تاریکی جہل کو ترک کر کے روشنی علم میں وارد ہوں اور
اس قالب عنصری کو جڑ یعنی باطل تصور کر کے جان کو جو چیتن اور قادر مطلق ہے
پہچانیں۔ ہرنیہ کشپ بولا کہ اپنا تمام راج تجھے دیتا ہوں۔ شری بھگوان کا بھجن چھوڑ
دے۔ پرہلاد بولا کہ مجھے راج کی کوئی پرواہ نہیں ہے۔ ایک اودیتی شری
بشن ہے اور اُسیکا میں ہو رہا ہوں۔ راج لیکر اُس کو چھوڑ دوں یہ کیسے ہو سکتا
ہے۔ مجھے ایسی حرکت سے شرم آنی چاہیئے۔ اے پدر یقین کر لے کہ متحرک اور
غیر متحرک حدوث اور قدم میں صرف ایک شری بشن آتما ہے کہ سم (مساوی)
زبان (برتر از خیال قیاس وگمان و وہم) چیتن (حی و قائم بالذات) اور انت
(لاتعین ولا انتہا) ہے یہ عالم اُس سے ظہور میں آیا ہے جس نے کہ اُسے چیتن
قائم بذات خود جان لیا وہ بھگوت روپ ہو جاتا ہے۔

پراشر جی نے کہا کہ اے میتری تو نے کبھی بے خواہش ہو کر مجھ سے ایسا نہیں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

کہا کہ مین خوشوقت ہوتا تجھہ برہمن سے تو وہ راچھس ہزار آفرین کا مستحق ہی بیتری جی بولے
پیرو مرشد پرہلاد کا کہنا صرف زبان سے تھا الا اسکے دل کو راحت نہ تھی جس کا ثبوت
یہ ہے کہ سنت سب مین مساوی ہوتا ہے۔ پرہلاد نے ہرنیہ کشب کو بشن سے جدا جانا
اور زبان سے کہا کہ سب شری بشن ہی ہے۔ یہ امر طریقہ سنتان کے تناقض واقع
ہوتا ہے پرم آنند اوسیکو حاصل ہوتا ہے جو خودی کو دور کرکے نظر مساوات مین وارد
ہوجاتا ہے۔ دوسرے یہ کہ اگر مین کہون کہ اودیتی ہون تو ایسا کہنے سے مجھے شرم آنی
چاہیئے کہ پرماتما میرے کہنے سے پیشتر اودیتی نہ تھا کہ اب کہنے سے اودیتی ہوجائیگا۔ اگر
مین یہ کہتا ہون کہ یہ سب کائنات میرا روپ ہے تو بھی درست نہین ہے۔ کہ پرم
آتما مین موجودات اور کائنات کہان ہے۔ جیسا کہ آب مین موج وحباب کا ہونا
تصور کرلیتے ہین سمجھہ دار اس مین دہوکا نہین کھاتے۔ وہ بخوبی جانتے ہین کہ یہ عین
آب ہے پراشر جی بولے کہ اب تو تو مجھے پرم ہنس نظر آنے لگا ہے۔ سن پرہلاد نے
باپ سے کہا کہ اے پدر تو اور مین اور انسان اور مار اور راچھس یہ سب کچھہ جو نظر مین
آتا ہے اسکو ایک اچیت شری بشن تصور کر۔ جب تو ایسا یقین کریگا۔ تو شری بشن جو
اچیت ہے۔ وہ تجھپر مہربان ہوگا۔ اور اس کے فضل سے جو نگاہ دوئی کی ہے وہ معدوم
ہوجاویگی۔ ہرنیہ کشب اس بات کو سنکر حد سے زیادہ غصہ مین ہوگیا حتی کہ کرسی سے اٹھ کھڑا
ہوا اور ایسا چلایا کہ گویا تمام عالم کو قتل کرڈالیگا اسی طرح نیت پرہلاد کے مارنے کی دل مین
کرکے پرہلاد کا ہاتھ پکڑکر اسکو راہ اور کیت کے حوالہ کردیا۔ اور کہا کہ اسکے ہاتھ پاؤن باندھکر
دریائے عمیق مین ڈال دو سوای اسکے اور کسی سبیل سے موت نہین آتی کہ بدبخت مایا
مین لین ہورہا ہے اس کے قتل کرنے مین ہرچند مین نے بہت تامل کیا کہ شاید اس
طریقہ سے باز آجاوے لیکن جبکہ موت اسکو گھیرے ہوئے ہے خود بھی پاپی ہوگیا ہی
اور پاپی کا بھجن کرتا ہے ان راچھسون نے مضبوط آہنی زنجیرون مین پرہلاد کی گردن
اور بازو جکڑے اور ہرنیہ کشب کے حکم سے اسے دریا مین جا ڈالا۔ پراشر جی بولے اے
میتری اگر تیری یہ نوبت ہو تو کیا کہے اور کیا کرے۔ میتری جی بولے۔ اگر پرماتما کے بھجن مین

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

اسقدر تکلیفات ہین تو اُسکا نام کبھی زبان پر نہ لاؤن پراشر جی بولے اے نادان یہ چیڑی اور دُودُو ملنی دُشوار ہین - بھلا یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے کہ وصال دوست بھی ہو اور خواہشات دنیوی بھی ہاتھ سے نہ جاوین - شری بھگوان پرہلاد کی آزمایش کرتا تھا کہ آیا اپنے قول پر ثابت بھی ہے - یا نہین - اِسبارہ مین مجھہ سے حکایت سُن -

حکایت پراشر جی

ایک وقت مین ایک رشی کی عورت پر عاشق ہو گیا - میتری جی بولے کہ پہلے آپ کہہ چکے ہین کہ جو کوئی دوسرے کی عورت پر نظر ڈالتا ہے - وہ جہنم واصل ہوتا ہے - آپ کہتے ہین کہ مین دوسرے کی عورت پر عاشق تھا اسکے معنی کیا ہین پراشر جی بولے کہ سچ ہے جو کہ دوسرے کی عورت پر نظر کریگا - اُس کا وہی حال ہوگا جو تو نے کہا - لیکن میری نظر مین اپنا اور پرایا کچھہ نہ تھا یہ وید ویاس جو پیدا ہوا ہے وہ بھی تو میری منکوحہ عورت سے نہین ہے - خویش اور بیگانہ تیری نظر مین ہے کہ تو پندار جسم مین گرفتار ہے - یہ پندار جسد مجھہ مین نہین ہے مین خود بخود ہون سزا و جزا جیو کو ہوتی ہے - مین جیو نہین ہون - اگر اچھا کرون تو دھرم راج اور چتر گپت کو دُور کر ڈالون آفتاب و ماہتاب بُدھ و برہما و شیو و بشن و چت و اہنکار یہ سب مجھہ سے ظہور مین آئے ہین مجھے کسی سے کیا ڈر ہے کہ مجھہ سے برتر کوئی نہین ہے - حکایت سُن - اُس عورت کے دیکھنے کو مین ہمیشہ جایا کرتا تھا - آدھی رات کو میرے دل مین آیا کہ عورت کو چلکر دیکھون - اپنے مقام سے اُٹھہ کر روانہ ہو گیا - مینہ برس رہا تھا - اور رات بہت اندھیری تھی - لیکن دوست کا شوق میرا رہبر ہو رہا تھا - جب آدھی راہ مین پہونچا تو سانپ پاؤن مین لپٹ گیا - میرے خیال مین یہ جما کہ دوست مجھے لپٹ گیا ہے -

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

سانپ کو مین نے بغل مین پکڑ لیا اور خیال کر لیا کہ دوست ہے اُس سے کہنے لگا
کہ اِس اندہیری رات مین مین تو تیری طرف روانہ ہوا تھا۔ اب تو مجھے اپنے گھر
لیچلا ہے۔ دوست کا گھر گنگا جی کے کنارہ پر تہا گنگا جی کی طغیانی کا حال یہ تھا کہ سمندر
کی طرح شور برپا تھا۔ دوست کے شوق مین سانپ گاے کا پیر میری نظر مین
بنگیا اُوس سانپ کی کشتی بنا کر دریا کے اُس طرف پہونچا جب کنارہ پر پہونچا کیا
دیکہتا ہون کہ بہت سے رشی بیٹھے ہوئے۔ ریاضت کر رہے ہین انہون نے
سوال کیا کہ تو کون ہے۔ مین نے جواب دیا کہ فلان رشی کی عورت۔ وہ اپنی جگہ
سے اُٹھے اور چہپنے لگے کہ اِس اندہیری رات مین اسوقت آدھی رات گئے تو کہان گئی
تھی۔ مین نے کہا مین کہین نہین گیا تہا مین خود رشی ہون اور فلان رشی کی
عورت کے پاس آیا ہون۔ اُنہون نے جانا کہ یہ عورت نہین ہے کوئی بلا ہے۔
پھر پوچھا کہ کہان جائیگا۔ مین بولا کہ رشی کی عورت کے پاس جاؤن گا۔ میری
بات سنکر سب خواب سے اوٹھ بیٹھے اور مجھے خوب لکدکوب کرنے لگے لیکن وہ لکد
کوب مجھے ایسی معلوم ہوئی جیسے کوئی گل نیلوفر مجھے مار رہا ہے کیونکہ اسوقت
مین پراشر نہ تھا۔ جب انہون نے غور کر کے دیکہا تو پہچانا کہ یہ پراشر پسر بسشٹ
مہارشی کا ہے کہنے لگے کہ ایسے باپ سے تو کپوت کیسے پیدا ہوا مین نے کہا
کہ نہ میرا کوئی باپ ہے اور نہ مین کسیکا بیٹا ہون۔ اُسوقت سب نے سوچا
کہ یہ کوئی بلا ہے۔ جو وارد ہو گئی ہے۔ آگ روشن کی اور مجھے اُس مین اُٹھا کر
ڈال دیا۔ سارا جسم میرا جلتا تھا۔ مگر مجھپر کوئی اثر نہ تھا۔ اُسوقت دوست آن پہونچا
جب مین نے اسکو دیکہا تو اُس کی بو کی حرارت نے مجھہ مین اثر کیا عورت نے پوچھا
کہ یہ کیا حال ہے مین نے کہا کہ بذات خود کچھہ نہین ہون جو کچھہ ہے تو ہی ہے تن کو
چھوڑ دون گا مگر تجھے ترک نکرون گا۔ اُس نے کہا کہ جب تن نرہیگا تو میرا کیا کریگا
مین بولا کہ تیرے دل مین جگہ کرونگا۔
اے میتری تو نے بھی کبھی ایسی دوستی کی ہے یا نہین میتری جی بولے کہ آپ

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

چودہ ودیا ندہان اور بہمہ صفت موصوف ہین پراشر جی بولے اب پرہلاد کی حکایت سُن

جب راچھسون نے پرہلاد کو ہاتھہ پاؤن باندھکر دریا مین ڈال دیا تو دریا جنبش مین آیا اور پرہلاد کو وسط مین لیلیا۔ اور اپنے سر پر جگہ دی۔ راچھسون نے یہ حال دیکھکر ہرنیہ کشب کے پاس جاکر بیان کیا کہ ہم نے دریا مین تو اُسے ڈال دیا مگر وہ غرق نہین ہوتا ہے۔ ہرنیہ کشب بولا کہ پتھر مارو کہ غرق ہو جاوے راچھسون نے پرہلاد پر بڑے بڑے پتھر مارے لیکن وہ دلجمعی سے شری گوبند کی حمد وثنا کر رہا تھا کہ اے کنول نین والے باعث ایجاد عالم والے بشن روپ تجھکو نمسکار ہے تو برہما جی ہوکر عالم کو پیدا کر رہا ہے بشن جی ہوکر پرورش کرتا ہے اور شیو جی ہوکر فنا کرتا ہے۔ دیوتا و انسان پرندہ و مار و گندھرب و پیشاچ و راچھسان و چارپایہ تو ہی ہے اور عناصر و محسوسات بھی تو ہی ہے تو سب مین سم سمان یعنی مساوی ہے۔ اے پرمیشور تجھکو دوبارہ نمسکار ہے جس کسینے کہ تجھے چشم معرفت سے نہین دیکھا ہے وہ تیرے اوتارون کی پرستش کرتا ہے۔ اگرچہ پرستش کرتا ہے الا اصلی مطلب اسکو حاصل نہین ہوتا جس سے کہ یہ تمام عالم معمور ہو رہا ہے اُس شری بشن کو نمسکار ہے کہ یہ عالم اُس سے ہویدا ہوا ہے اور برقرار ہے اگر سب وہی ہے (اگر ہمہ اوست اومنم) تو وہ مین ہون جب مین ہی مین ہون تو سب مجھہ سے ظہور مین آیا ہے۔ ظاہر اور باطن مین مین ہی ایک سناتن اور لازوال تخم ہون۔ خوف مرگ سے آزاد اور ہمیشہ قائم بذات ہون آتما اور پرم آتما مجھے کہتے ہین۔ اور میرا نام برہم ہے۔ کہ مین نقص سے بری یعنی پورن ہون اور مایا یعنی قدرت سے برتر ہون۔

اے میتری۔ پرہلاد نے شری بشن جی کی حمد وثنا اسطرح پر کی اور جان لیا کہ وہ بشن مین ہی ہون اور بشن جی مین وصل ہو گیا۔ میتری جی بولے اے مرشد جس نے کہ شری بشن کو جان لیا وہ تو شری بشن مین پیوست ہو گیا مگر جس نے نہ جانا کیا وہ اُس سے جدا ہے پراشر جی بولے کہ شری بشن مین وصل ہونیکے معنی یہ ہین کہ اسی وجود مین معلوم کرے کہ جو کچھہ ہے شری بشن ہی ہے میتری جی بولے کہ اسکے معنی یہ ہوئے کہ وصل علم مین ہوتا ہے۔ اگر بے علم رہا ماسوا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ہوگیا پس آتما نہ ہوا اس لیے آپکا یہ ارشاد کہ تمام آتما ہی آتما ہے درست نہین ہوتا پراشرجی بولے
کہ مجھے معلوم نہین کہ مین کہہ رہا ہون یا کوئی سُن رہا ہے۔ میتری جی بولے اے کیول پد یعنی ذات
بحت آپکا کہنا اپنے سے ہی کسی دوسرے سے نہین ہے۔ پراشرجی بولے قوت علم ایشور کہلاتی ہی
اور قوّت جہل جیو کہلاتی ہے یہ ہر دو مراتب صرف کہنے ماتر ہین۔ علم کیا اور جہل کیا۔ ایک نشچے
سروپ ہے جب اصل حقیقت معلوم ہوگئی علم و جہل رفع ہوجاتا ہے۔ یقولیکہ آتش چوفتاد خشک و
تر مے سوزد جب آگ لگتی ہے نہ خشک رہتا ہے نہ تر۔ پس وہ پرہلاد جیو اور ایشور کے مراتب سے
آزاد ہوکر اصل حقیقت پر پہونچ گیا تہا۔ جو زنجیرین کہ اسکی گردن اور ہاتھ اور پاؤن مین پڑی تھین ٹوٹ
گئین جو پتھر کہ راجھس اسکو مارتے تھے پانی اپنے زور سے اسکو پھینک دیتا تھا۔ پرہلاد اسوقت
جس چیز پر کہ نگاہ ڈالتا تھا۔ اوسکو اپنا ہی جلوہ دیکھتا تھا۔ اور زبان سے کہہ رہا تھا کہ اے ست
سروپ شری بشن۔ تجھکو نمسکار ہے یہ عالم ظاہر و باطن فی الحقیقت دراصل تو ہی ہے کیونکہ سوائے
تیرے کچھہ دوسرا نہین ہے۔ پراشرجی بولے اے میتری تو بتا کہ شری گوبند کی تعریف کیونکر
ہوتی ہے میتری جی بولے مجھہ سے نہ پوچھو تعریف اُسوقت ہوتی ہے کہ جب ہجو کی بھی گنجایش
ہو مجھے ماسوا نظر نہین آتا پس مین اُنکی تعریف اور ہجو کیا کہون۔ اگر پرہلاد کے مانند
مجھے کوئی درد یا رنج پہونچاوے تو مین کہون کہ ایک آتما ہے۔ پراشرجی بولے کہ تیری کیا طاقت
ہی کہ رنج پہونچنے پر تو یہ کہے کہ ایک آتما ہے اُسوقت سوائے چلّانے اور رونے کے تجھے کچھہ نہین
سوجھیگا۔ مین تجھے ابھی مارے ڈالتا ہون اس عالم مین کوئی بھی ایسا نظر نہین آتا کہ جو مجھہ سے
تجھے بچالے ہرنیہ کشپ کو شری بھگوان نے اسلیے مار کر پرہلاد کو رہائی دی کہ ہرنیہ کشپ ہجو کرتا تھا۔
مین ہجو اور تعریف کسی کی نہین کرتا ہون کہ کوئی تجھے چھڑا سکے اور مجھے مار سکے اور تجھکو مین
ابھی جلا کر خاک کئے ڈالتا ہون۔ میتری جی بولے کہ اگر تجھے مین نے ایسا جانا ہوتا تو ہرگز تیری
صحبت اختیار نہ کرتا۔ اگر کوئی چاہے کہ شیر کے پنجہ سے خلاصی ہووے ممکن نہین ہی لیکن اے مرشد
مارو بھی تو اپنے آپ کو اور کھاؤ بھی تو اپنے آپ کو۔ پراشرجی بولے کہ مین برہم راجھس نہین ہون
کہ تجھے کھا جاؤن۔ پرمیشر کا دھیان کر اور پرہلاد کی حکایت سُن۔

جب اس طرح پر پرہلاد نے تعریف کی بشن جی گرڑ پر سوار ہوکر تشریف لائے۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

اُنکو دیکھکر پرہلاد اوٹھا اور دونون ہاتھ جوڑکر نمسکار کیا کہ اے مہادیو تو مجھہ سے ناراضی دور
کر اور اس رنج سے رہائی دے تیرا دیدار مجھہ جلندھر جیسی بیماری والے کے لیئے مانند آب
حیات کے ہے۔ جتنا پیتا ہون دیکھتا ہون کہ سیری نہین ہوتی شری بشن جی نے فرمایا
کہ اے پرہلاد اب مین تجھہ سے راضی ہوگیا۔ جو کچھہ تیری آرزو ہے وہ مجھہ سے مانگ
پرہلاد بولا کہ اے خیارون میری تمنا یہی ہے کہ جس جگہ جسم اختیار کرون۔ تیری
محبت میرے دل سے نہ جاوے جہان کہین کہ مین جاؤن سوائے تیرے دوسرے
کو نہ جانون۔ اور جیسے کہ نفس پرست نفس پروری کرنے کی محبت کرتے ہین ویسے ہی
تیری محبت میرے دل سے کبھی ضایع نہ ہو شری بشن جی نے کہا کہ ایسا ہی ہوگا اور
کہا کہ اسکے سوائے اور جو کچھہ تیرا مطلب ہے وہ بھی تجھکو بخشا۔ پرہلاد بولا کہ میرا باپ
شرمندگی کیوجہ سے غیر کا ذکر دل مین نشچہ کئے ہوئے ہے براہ نوازش اُس کا قصور
معاف کرو اگرچہ اوسنے میرے مارنے مین اسقدر تدبیرین کین آپ سے میری یہ
خواہش ہے کہ آپ کی بڑی مہربانی سے اُسکے دل مین ایسا اثر پڑجائے کہ وہ آپ کو
پہچانے۔ شری بشن جی نے فرمایا کہ اُسکے دل سے اگیان یعنی جہل کا پردہ مین نے اُٹھا
لیا۔ اور اسکو ذات مین داخل کردیا۔ پرہلاد بولا کہ اے بھگوان آج مین شادی سے
اپنے پیرہن مین نہین سما سکتا۔ شری بشن جی نے ارشاد فرمایا کہ چونکہ تیرے دل مین
میری بھگتی نے استحکام پایا ہے۔ مین نے نروان پد (مکت) تجھکو عطا کیا پرہلاد
بولا کہ اگر میرے حال پر آپ کی ایسی ہی عنایت ہے۔ مین چاہتا ہون میرا باپ مارا
نہ جاوے آپ کے ساتھہ دوستی کرنے لگے۔ اور یہ جاننے لگے کہ مین ہی شری بشن ہون
اور اگر آپ مجھہ سے یہ پوچھین کہ تو کون ہے تو مین برہم آتم روپ ہون شری بشن
جی نے کہا کہ انترنگ بیرنگ درون۔ برون یکسان ہوکر نظر کر اور پھر کہہ کہ کون ہے
پرہلاد بولا کہ جو کچھہ کہ بزرگان قدیم نے نشچہ کیا ہے۔ وہ یہ ہے کہ مجھہ مین اور تجھہ مین اور تمام
عالم مین ایک آتما پورن ہے۔ شری بشن جی بولے کہ اگر تیرا نشچہ یہ ہے کہ مین پورن
آتما ہون تو باپ نے جب تجھکو اسقدر تکلیف دی اُس تکلیف کے دفع کرنیکا علاج

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

کیون نہ کرسکا پرہلاد بولا کہ پیدا کرنا اور مارنا تیرے گُن یعنی اوصاف ہین۔ مین اِن سے مُبرّا ہون۔ اور نرگُن ہون۔ شری بشن جی بولے کہ جب میرے سامنے آتا ہے۔ تب تو تو کہتا ہے کہ مین آتم سروپ ہون اور جب تیرا باپ تجھکو تکلیف دیتا ہے تو کہتا ہے کہ شری بشن ہے پس یہ کیا بات ہے۔ پرہلاد بولا کہ رنج و راحت کا برداشت کرنا تیرا خاصہ ہے پس لازم ہے کہ رنج و راحت کیوقت مین تجھکو یاد کرون شری بشن جی بولے کہ تو میرا بڑا اچھا دوست ہے کہ جب پٹنے کا وقت ہوتا ہے تو مجھے آگے کردیتا ہے۔ پرہلاد بولا کہ اگر سب آتم ہی ہے تو دوست کون اور دشمن کون۔ بشن جی بولے کہ اگر تیرا نشچہ آتما مین ہے تو تیرا باپ بھی تو تجھے یہی اُپدیش کرتا ہے کہ سب آتما ہے تو کیون ضد کرتا ہے۔ پرہلاد بولا کہ صرف تیرے واسطے۔ اور شاسترون کے واسطے مین ضد کررہا ہون کہ اگر عالم مین اسبات کو مین جائز رکھون گا تو شاسترون کا حکم یکقلم اڑ جاویگا اور جھوٹے پڑجاوین گے۔ شری بشن جی بولے کہ کچھہ مانگ۔ پرہلاد بولا کہ دینا کام ایشور کا اور لینا کام جیو کا ہے اور مین اِن دونون سے آزاد ہون۔ پس مین تجھہ سے کیا مانگون۔ اور تو مجھے کیا دیگا۔ شری گوبند نے جان لیا کہ پرہلاد بے خواہش اور بے وہم ہوگیا ہے۔ فرمایا کہ مین نے آب اور آتش کو حکم دیدیا ہے کہ وہ تیری محافظت ہمیشہ کرتے رہین گے۔ اور تجکو ہر تکلیف اور رنج سے بچاوین گے۔ پرہلاد نے کہا کہ کسیکی یہ طاقت نہین کہ میری حفاظت کرسکے مین تمام تین ایک آتما کو پورن دیکھ رہا ہون۔ شری بشن جی بولے کہ لے اب مین جاتا ہون اور نظر سے غائب ہوتا ہون پرہلاد بولا کہ اسیوجہ سے مین بھجن نہین کرتا ہون کہ کبھی تم حاضر ہوجاتے ہو اور کبھی غائب ہوجاتے ہو۔ اب آیندہ سوائے آتما کے کہ جو ہمیشہ موجود ہے کسی دوسری چیز کا یقین ہی نہین لاؤن گا۔ اب چونکہ آپ تشریف لے آئے ہین کچھہ آتم دھرم مجھے بتلائے۔ شری بشن جی بولے کہ تجھے آتم دھرم سے کیا مطلب۔ پرہلاد بولا کہ آتم روپ میں ہوں اگر درکار نہین ہے۔ تو دوسرا کون ہے پس بشن جی اپنے مقام پر چلے گئے۔ پرہلاد پانی سے نکلکر باپ کے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

پاس آیا ہرن کشب کو معلوم ہوا کہ یہ لڑکا پانی سے بھی سلامت نکل آیا غضبناک ہو کر
دونون ہاتھ پرہلاد کے زنجیر سے باندھ دیئے۔ اس زور سے طمانچہ اُس کے منہ پر مارا
کہ بیہوش ہو گیا۔ ہرنیہ کشب بولا کہ اے بدبخت خود آتم روپ ہے۔ مگر کہتا ہی ہے کہ بشن
ہے بشن نے تجھہ سے ظہور پایا ہے خود کو چھوڑ کر تو بایا مین کیون لین ہوتا ہے۔
تجھے شرم نہین آتی۔ آتما مین ہون تو میرے سوا کس کا بھجن کرتا ہے پرہلاد بولا کہ اے
باپ آتما شری بشن کو جو جیت سے رہت ہے کہتے ہین۔ تجھکو نہین کہتے۔ ہرنیہ کشب
بولا کہ پانی میں بیٹھا ہوا تو تو کہہ رہا تھا کہ مین آتما ہون اب میرے پاس آکر کہتا ہے
کہ بشن ہے دوئی ثابت کرنا یہ کیا طریقہ ہے جس وقت تو نے بشن جی سے کہا تھا
کہ مین آتما ہون مجھے بڑی خوشی ہوئی تھی۔ اب تو کہتا ہے کہ بشن ہے، اے پسر قیاس کر کہ
اگر سب بشن ہی بشن ہوتا تو سب کے چار ہاتھ پیدا ہوئے ہوتے پرہلاد بولا کہ اے پدر جب
میری اور شری بشن جی کی گفتگو ہو رہی تھی تو تو کہان تھا ہرنیہ کشب بولا کہ تو اور شری
بشن گفتگو کر رہے تھے اور تیسرا مین موجود تھا کسواسطے کہ سب مین مین موجود ہون
اے پرہلاد سوائے آتما کے اور کچھہ تصور مت کر اگر آتما ہے تو شری بشن کو کیون موجود کر رہا ہی
پرہلاد بولا کہ اگر مین ایسا نہ کہون تو سنت بھگوان کو کس طرح سے جان سکین گے
میرے کہنے کا مدعا یہ ہے کہ داس پد عدم نہ ہو جاوے۔ اے باپ تو پرم آتما ہے
ہرنیہ کشب بولا کہ آتما اور پرم آتما دونون کا ظہور مجھہ سے ہے پرہلاد بولا کہ جو کچھہ کہنے
سننے اور دیکھنے مین آتا ہے۔ ایک چیتن شری بشن ہی ہے۔ اور اس خاک۔ آب
آتش۔ باد۔ آکاش تتو کو شری بشن نے پیدا کیا ہے۔ ہرنیہ کشب غضب مین آیا اور
کہنے لگا کہ اسیوقت تجھکو نابود کر ڈالتا ہون۔ بتا کہ تیرا نارائن کہان ہے۔ پرہلاد بولا
کہ شری نارائن کو تو نے ابھی نہین جانا۔ اسقدر تکلیف تو نے مجھے دی اس نے میری حفاظت
کی وہ ہر وقت موجود ہے اور جس جگہ کہ تو یقین کرے وہین موجود ہے۔ ہرنیہ کشب نے
دونون ہاتھ پرہلاد کے باندھ کر ایک مضبوط ستون مین لٹکا دیا۔ اور تلوار کھینچکر
اُس کے سر پر کھڑا ہو گیا۔ بولا کہ کہان ہے دکھلا۔ پرہلاد بولا کہ اگر چھپا ہو تو دکھلاؤن

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

مجھ مین تجھ مین شمشیر مین وہی ہے۔ دوسرا کوئی نہین ہے۔ ہرنیہ کشب بولا کہ اگر موجود ہے
تو ظاہر کیون نہین ہوتا معلوم ہوتا ہے کہ محض وہم ہے پرہلاد بولا کہ جب سب وہی ہے
تو اس ستون مین بھی جس مین تو نے مجھے باندھ رکھا ہے وہی ہے یہ بات سنکر
ہرنیہ کشب نے شور مچا دیا اور پرہلاد سے کہا کہ آج اپنا بنایا ہوا خدا تو موجود کرتا ہے
ایسے خدا کو جسکو تو ظہور مین لایا ہے۔ دیکھنا ہے کہ میرا کیا کرتا ہے۔ اگر جسم ظاہر پہ مین
نظر ڈالون تو مجھے خوف آوے۔ آخر الامر ایک نہ ایک دن یہ جسم گر جاتا ہے۔ اور جو کہ
اصلی ظہور ہے اُسپر کسیکا تصرف نہین پہونچ سکتا کہ اُسکو کوئی مار سکے۔ پرہلاد بولا
کہ ابھی تک کچھ نہین گیا ہے اس جسم کے اہنکار کو چھوڑ دے۔ اور کہہ شری بشن
ہے۔ ہرنیہ کشب بولا کہ آج میری مراد حاصل ہوئی ہے۔ کہ دشمن میدان مین موجود ہے
اب پیٹھ دکھانا ہمت کے برخلاف ہے۔ شری بشن غروب آفتاب کیوقت
سرشام آفتاب کے روشن کرّوں کے مانند جبکہ وہ کوہ مشرق سے طلوع ہوتا ہے
نرسنگھ کی شکل مین ستون سے برآمد ہوئے۔ اور دروازہ کے بیچ مین سنگ آستانہ
پر نصف اندر اور نصف باہر ہوکر ناخن خونریز سے ہرن کشب کے پیٹ کو انہون نے
چاک کر ڈالا۔ باوجود اس حال کے ہرنیہ کشب نے شری بشن کے چنگل سے اپنے
آپ کو خلاص کر لیا۔ اور تلوار ہاتھ مین لیکر شری بشن پر دوڑا۔ شری بشن بولے
کہ جسقدر طاقت تیرے بدن مین ہے وہ خرچ کر دے۔ ہرن کشب نے کئی مکے
شری بشن پر لگائے۔ شری بشن نے دوبارہ اُسکو پکڑ کر اوسکا سر زانو پر رکھا اور
اُس کی روح کو قالب سے رہا کر دیا۔ اُسوقت دیوتاؤن نے عالم بالا سے گل افشانی
کی اور حمد و ثنا کرنے لگے۔ کہ ہر وقت اور ہر حال مین جب راچھسون سے ہمکو کوئی
رنج پہونچتا ہے۔ یا مشکل پیدا ہو جاتی ہے۔ آپ ہماری نگہبانی کرتے ہین۔ اور
پرہلاد کو کہنے لگے کہ تو شری بھگوان کو اس راستہ سے لوٹا دے۔ پرہلاد نے شری
بشن سے عرض کیا کہ اے افسون گر۔ یہ کیا تماشہ ہے۔ اسقدر غصہ کیسا ہے کہ سوائے
تیرے کوئی دوسرا نہین ہے۔ شری بھگوان نے پرہلاد کو بغل مین پکڑ لیا۔ اور خون

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

آلودہ دہن سے اُس کی پیشانی پر بوسہ دیا اور فرمایا کہ راج کر۔ پرہلاد بولا کہ مجھکو اس راج کی خواہش نہین ہے مجھکو سوراج کردے۔ شری بشن اپنی اصلی حالت پر آگئے۔ اور اپنے مقام پر تشریف لے گئے۔ اور بموجب حکم کے پرہلاد بجائے باپ کے راج کرنے لگا۔

پرہلاد کی حکایت بیان کرکے پراشرجی نے میتری جی سے دریافت کیا کہ تم نے کچھہ سُنا اور کچھہ سمجھے بھی یا اس کان سے سُنا اور اُس کان سے نکالدیا۔ اور تمام میرا بیان رائیگان ہوا میتری جی بولے کہ اس حکایت کا لبلباب میری سمجھہ مین یہ آیا ہے۔ کہ سوائے پرم آتما (ذات بحت) کے اور کوئی دوسری شے نہین ہے پراشرجی نے کہا کہ ہان درست ہے مگر یہ یقین آسان امر نہین ہے کہ مایا (قدرت کاملہ) ایسی زبردست قوت ہے کہ برہما جی وغیرہ دیوتاؤن کو بھی اپنے مرکز ثقل سے گرادیتی ہے اور وہ بھی ہمیشہ اُس سے خائف رہتے ہین اور اِس بحر ذخار سے عبور نہین پاسکتے ہین۔ میتری جی بولے کہ جب شری بھگوان کے سروپ (ہستی بحت) مین اطمینان ہوگیا کہ سوائے اسکی ذات مطلق کے دوسری شے کوئی نہین ہے تو انسان کا مایا سے تعلق ہی کیا رہا۔ پراشرجی نے فرمایا کہ یہ امر باریک اور دقیق ہے۔ اور تیری فہم اِس کے دریافت سے قاصر ہے مایا اعلیٰ درجہ کی نیرنگ اور افسون کار ہے مین لاکر دل کو اپنی جانب کشش کرتی ہے۔ اِس کی تمثیل سُن اور تصدیق کر۔

حکایت پرہلاد

جب پرہلاد بعد وفات ہرنیہ کشب تخت سلطنت پر متمکن ہوا تو شکراچارج نے یہ پٹی پڑھائی کہ یہ بتا کہ ہرنیہ کشب کے ہلاک کرنے کی استدعا تو نے بشن بھگوان سے کی یا خود اُسنے اِس غرض سے اوتار دھارن لیا۔ پرہلاد نے جواب دیا کہ باپ کی ہلاکت مین میری جانب سے کوئی اشارہ نہین ہوا یہ فعل خود بشن بھگوان کا تھا۔ کہ اُس نے اوتار دھارا۔ شکراچارج بولا کہ جبتک بشن بھگوان سے تو اپنے باپ کے خون ناحق کا قصاص نہ لیگا تیری زندگی ہیچ ہے۔ اور خواب و خور تجھپر حرام۔

پرہلاد بولا کہ کس کا مقدور ہے کہ جو سری بشن کے ساتھہ دم مساوات مار سکے۔ شکراچارج

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

اس طرح سمجھانے لگا کہ شری بھگوان کہان ہین یہ محض تیرا یقین ہے جس سے شری بشن ظہور مین آیا ہے۔ ورنہ تجھے بخوبی معلوم ہی کہ وہ نام اور روپ سے مبرا ہے دہرم شاستر کا بھی یہی حکم ہے کہ جب تک پسر اپنے مقتول باپ کا قصاص نہ لیلے خواب و خوراسپر حرام ہے۔ پرہلاد بولا کہ گروجی آپ کی باتین آپ ہی جانتے ہین۔ ابتدا مین تو آپ نے یہ تلقین فرمائی کہ شری بشن کا بھجن کرنا خلاف آئین ہے اب آپ کا ارشاد ہوتا ہے کہ شری بشن سے جنگ کر اور اوسکو ہلاک کردے غور فرمایئے کہ جب میرے پدر ہرنیہ کشب کو اوسکے قتل کا مقدور نہوا تو میری کیا اصل ہے شکر اچارج بولے کہ تیری سمجھ کا قصور ہے۔ غور کرکے تصدیق کر تیرے باپ ہرنیہ کشب کی نظر ظاہری جسم پر تھی اور وہ استھول اہنکار یعنے انانیت کا بندہ تھا۔ الا تجھے آتم شکتی (روحانی طاقت) حاصل ہے جو کام تیرے باپ سے نہو سکا تو اُسکو بخوبی کر سکتا ہے۔

پرہلاد شکر اچارج سے فرمایا کہ اے میتری وہ پرہلاد بھگت جس نے ابتدائی سلوک مین باوجود شدید آزار دہی اپنے پدر کے جادہ اعتقاد سے انحراف نکیا تھا اُسکی عقل پر پندار کا پردہ پڑ گیا اور دل مین یقین کرنے لگا کہ مجھے روحانی طاقت حاصل ہے۔ اور مین سب کچھ کر سکتا ہون۔

پرہلاد شکر اچارج سے کہنے لگا کہ اگر آپکا حکم ہو تو شری بشن کو نیست و نابود کردون یہ کہکر حکم جاری ہو گیا کہ تمام فوج راجہسان فراہم اور آراستہ و پیراستہ ہو جاوے چنانچہ ہو گئی پرہلاد معہ فوج کے دارالخلافہ سے پانچ فرسنگ باہر میدان مین آکر خیمہ زن ہوا شری بشن بھگوان جو انتریامی (دلکا حال جاننے والے) تھے یہ دیکھکر متاسف ہوئے کہ پرہلاد کی عقل سلیم و لطیف نے عقل کثیف کیجانب نزول کیا ہی قانون قدرت یہی ہے کہ صحبت بد کا اثر ہوئے بغیر نہین رہ سکتا۔ شری بھگوان نے بھی پرہلاد کو خواب غفلت سے بیدار کرنے کے لئے ایک بوڑھے برہمن کا روپ دھرا اور ایک لکڑی ہاتھ مین لیکر لرزان و جنبان وہان آپہونچے۔ تجاہل عارفانہ سے فوج کے لوگون سے دریافت کیا کہ یہ کیا معرکہ ہے کہ فوج آراستہ ہوئی ہے لوگون نے کہا کہ پرہلاد کا ارادہ شری بھگوان سے جنگ کرنیکا ہے۔ تو سامنے سے الگ ہو جا۔ کہ ایسی صورت مین برہمن کا سامنے سے آجانا بدشگونی تصور ہوتا ہے برہمن بولا مین نے سُنا ہے کہ پرہلاد برہمنون اور بیکسون پر بڑا رحم کرتا ہے بولے بیشک

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

پہلے تو یہی حال تہا پر اب ایسا نہین رہا ہے۔ برہمن بولا آخر میرا کریگا کیا خوف ہی کیا ہے لب گور آپہونچا ہون۔ گوشت کا نام بھی جسم پر باقی نہین رہا ہے یہ سوچ کر وہ برہمن سب سے بچ بچا کر پرہلاد کے سامنے جا پہونچا۔ پرہلاد نے اوسکو دیکھکر پوچھا کہ تو کون ہے اور یہان کس مطلب سے آیا ہے۔ برہمن بولا کہ تیرے شرن آیا ہون ایشور سے مجھے بڑا رنج پہونچا ہے اُسنے میرے تمام قبائل کو ہلاک کر دیا ہے۔ مین نے سنا ہے کہ تو اسکو مارنے چلا ہے تیرے اِس ارادے پر آفرین صد آفرین ہے۔ اور اچھے مرشد نے تجھے تلقین کی ہے لیکن ایک امر میری سمجھہ مین نہین آیا ہے کہ ایشور کا مقام کونسا ہے۔ اور وہ کہان ملیگا۔ اگر پتہ معلوم ہو جاوے تو مین بھی تیرے ہمراہ ہولون اور اپنے آباؤ اجداد کے خون کا قصاص لون۔ پرہلاد بولا کہ یہ تو مجھے معلوم نہین کہ وہ کہان ملیگا۔ برہمن بولا کہ مین تو سمجھا تھا کہ پرہلاد بڑا دانشمند ہوگا لیکن اب معلوم ہوا کہ وہ بھی ایسا ہی نادان ہے جیسا کہ مین۔ بولا بارے سچ بتا کہ تو اگر اُسکو دیکھہ پاوے تو ضرور مار ڈالیگا۔ پرہلاد بولا کہ ہان ضرور بالضرور۔ برہمن نے کہا کہ مجھے کیسے یقین آوے کچھہ اپنا جوہر تو دکھلاؤ۔ مین اِس ہاتھ کی لکڑی کو ہاتھ سے زمین پر پھینکدیتا ہون اٹھا کر میرے ہاتھ مین دیدو تو مین جانون۔ پرہلاد بولا کہ یہ کیا بڑی بات ہے برہمن نے اپنے ہاتھ کی لکڑی زمین پر ڈالدی۔ پرہلاد اپنی جگہ سے اُٹھا اور لکڑی اُٹھانے لگا۔ بہت کچھہ زور لگایا مگر وہ زمین سے نہ ہلی۔ معًا اوسیوقت پرہلاد کو ہوش آیا اور اُس نے جانا کہ یہ برہمن نہین ہے بلکہ خود شری بشن بھگوان ہین ان کے قدمون پر سر جھکا دیا اور بولا کہ آپ کی پناہ مین آیا ہون میری حفاظت کیجیے۔ شری بھگوان بولے کہ تو مجھے بخشدے کہ مجھے مار ڈالنے کی نیت تو نے مصمم کرلی ہے۔ پرہلاد بولا کہ مین بے گناہ ہون۔ یہ فتنہ شکر اچارج کے اپدیش کا برپا کیا ہوا ہے۔ شری بشن جی نے فرمایا یہی وجہ ہی کہ کہا ہے کہ گرو کو دیکھہ بھال۔ سوچ سمجھہ کر کرنا چاہیے۔ گرو کون ہے اور کیسا ہے گرو وہ ہے جس کا سراپا نور معرفت سے پُر نور ہے پرہلاد بولا کہ ایسا گرو کہان سے لاؤن۔ شری بشن دیو نے فرمایا کہ ایک سنت میرا روپ خود بخود تجھہ سے آن ملیگا۔ مگر شرط یہ ہے کہ اُسکے ملنے اور دیدار کی خواہش تیرے دل مین قائم رہنی چاہیے۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

پراشرجی نے فرمایا کہ اے میتری پرہلاد جیسے پرم بھگت کو جسکی عقل ساکن ہوچکی تھی
نیرنگی قدرت نے دم بھر مین غافل کردیا۔ تیری حقیقت ہی کیا ہی میتری جی بولے اے مرشد مین کیا
کرون پراشرجی نے فرمایا کہ **ہمان کن کہ درآن کردن نباشد** یعنی ایسی یکتی کر
کہ جس مین کرنا کچھہ نہ ہو میتری جی بولے کہ اگر کچھہ نکرون تو اگیان (جہل ونادانی) سے جو ایک دریائے
عمیق ہے کس طرح عبور کرسکتا ہون۔ پراشرجی بولے کہ ہر وقت مجھہ مین دل لگائے رہ۔ قدرت
کی نیرنگی کے اثر سے محفوظ رہیگا لیکن یہ جان لے کہ دل لگانا بھی نیرنگی قدرت ہے جب تو نے
شری بھگوان مین دل لگادیا۔ مایا یعنی قدرت خود بخود کنارہ کش ہوجائے گی۔ میتری جی بولے
کہ اے مرشد پرہلاد سے بھگتی مین کیا تقصیر سرزد ہوئی تھی۔ کہ مایا نے اسے دہر لپیٹا۔ پراشرجی نے
فرمایا کہ پرہلاد کے دل مین اپنی کلانی اور بزرگی کا خیال جاگزین ہوگیا تھا اور یہی پندار مایا ہے جب
اسی پندار سے کنارہ کش ہوگیا۔ اور حجاب من وتو رفع ہوگیا تو پھر مایا کہان رہے میتری جی بولے
کہ وہ کون سے سنت تھے جو پرہلاد کے پاس پہونچے۔ پراشرجی نے جواب دیا کہ بھگوت روپ
اودھوت تاتریہ پرہلاد کے مقام پر پہونچے تھے جب شہر کے قریب پہونچے تو شہر سے باہر
فاصلہ پر ایک جگہ قیام کیا۔ ہاتھ کو سر کا تکیہ بناکر سوگئے۔ راجپسون نے اُن سے دریافت کیا
کہ آپ کون ہین جواب دیا کہ مین راجپس ہون۔ اون مین سے ایک راجپس دوڑکر پرہلاد کے
پاس پہونچا اور عرض کیا کہ مہاراج آپ کے ملک مین ایک پرم ہنس آئے ہوئے ہین مگر اُنکی
ذات وصفات کا ہمکو پتہ نہین لگا ہے۔ وہ درشن کرنے یوگیہ ہین پرہلاد یہ سُنکر فوراً اپنے مقام
سے اوٹھکر اودھوت کے پاس پہونچا۔ اور ڈنڈوت کرکے کھڑا ہوا دل مین سوچنے لگا کہ انکا
ورن اور آشرم تو معلوم نہین ہے پرنام کس طریقے سے کرون۔ سوال کیا کہ آپ کون ہین۔ اور
کہان سے آتا ہوا۔ اور کہان جائیگا۔ اودھوت نے جواب نہ دیا۔ دوبارہ دریافت پر بھی
اودھوت خاموش رہا۔ سہ بارہ سوال پر اودھوت لب کشا ہوا کہ مین نے سُنا تھا۔ کہ پرہلاد
پرم ہنس ہے پر اسکو پرم ہنس نپایا۔ اے نادان ابھی تک مایا مین لپٹا ہوا ہے۔ پرہلاد بولا کہ
مین مایا سے پاک اور مبرا ہون۔ اودھوت بولا کہ یہی مایا ہے کہ دیکھتا ہے اور پھر پوچھتا ہے
کہ تو کون ہے اور کہان سے آیا ہے۔ جب شری گوبند کے سوا کچھہ بھی نہین۔ تو شری گوبند

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

کہان سے آیا۔ اور کہان جائیگا۔ وہ ہوا کے مانند محیط اور بسیط ہو رہا ہے۔ اُس میں آمد و رفت
کہان ہی۔ ای پرہلاد راچھس بُدّہی یعنی عقل کثیف سے کنارہ کش ہو۔ پرہلاد بولا کہ کنارہ کشی کی طریقت
ظاہر فرمایئے۔ اودھوت نے کہا کہ ہمان کن کہ درو کردن نباشد۔ وہ عمل اختیار کر جس مین کوئی فعل
کرنا نہ پڑے۔ پرہلاد بولا کہ وہ عمل فرمایئے کہ جس سے فعل معدوم ہو جاتا ہے اودھوت لب کشا ہوئے
کہ کردار یہی ہے کہ کردار نیست ہے۔ شری گوبند ہی گوبند ہے اے پرہلاد جب وحدہ لاشریک ایک شری
بھگوان ہی تو تو کہان رہا۔ اور مین کہان رہا۔ جب من و تو نہین رہا تو آمد و رفت کہان رہی پندار من و تو
ایک مضبوط زنجیر ہے جو تجھے قید مین جکڑے ہوئے ہے جو عقل سلیم کی شمشیر سے اس زنجیر مستحکم کو
شکست کر دیتا ہے وہ بحر بیکنار عالم ایجاد سے برکنار ہے تو نے جو سوال رسمی کیا کہ آپکا نام کیا ہے
اسکا جواب سُن مجھے اودھوت دتاتریہ نامزد کرتے ہین لیکن نام محض پندار و وہم ہے میرے مقام
سے کوئی بھی واقف نہین ہی کہ کہان سے آیا ہون۔ اور کہان جاؤنگا۔ تو نے جو جسمانی انانیت کا جامہ
پہنکر قرار دے رکھا ہے کہ مین پرہلاد ہون۔ اس لباس کو اوتار پھینک دیکھ کہ یہ جامہ تن جب اوتر
جاتا ہی تین صورتون مین تبدیل ہو جاتا ہے۔ اگر جسم حوالۂ آتش ہوا تو خاکستر ہو گیا۔ اگر کسیکا
لقمہ ہوا تو صورت چرک اختیار کی۔ اگر زمین پر پڑا رہا تو طعمہ مور و کرم ہوا۔ اسی زعم ناقص پر تو یہ تصور کئے ہوئے
ہے کہ مین بادشاہ ہون۔ یہ بتا کہ اگر تو بادشاہ ہے تو تیری رعیت کیا ہے تیرے گرد مین تو یہی مایا ہی
کہ تو نے دل مین تسلیم کر رکھا ہے کہ مین پرہلاد ہون تجھے لازم آتا ہے کہ اس خیال خام کو اپنے دل سے
دور کر دے اور غور کر کہ یہ جسم کیا چیز ہے اوپر تو چمڑا لپٹا ہوا ہے اور اُس کے نیچے گوشت اور خون
استخوان اور مغز ہے۔ اسی ناپائیدار شے کو تسلیم کئے ہوئے ہے کہ مین ہون۔ تجھے شرم نہین آتی
ہی۔ اس امر کو دل سے یقین کر کہ یہ جسم مایہ پندار ہی جب تو نے اپنے آپ کو جسم قرار دیا تو تمام آفات ارضی
و سماوی کا وہ نشانہ بنا۔ اگر بظاہر تو نے زبان سے کہا کہ مین پندار جسد سے عاری ہون اور بباطن
پندار جسد کو دل مین جگہ دیتا رہا تو بھی کچھ حاصل نہوا۔ دل سے یقین کر لے کہ یہ جسم لقمہ مرگ ہے اور مین اس
سے علیحدہ ہون جب صورت حال یہ ہی تو اس جسم کے رنج و راحت کا پابند ہو کر اپنے آپ کو غم کا پتلا کیون
بتاتا ہے اور جسم کی الفت مین پھنسا ہوا ہے اس تن کی آرائش چار دواہمات) یعنی نام اور روپ
اور کرم اور اہنکار سے ہو رہی ہے اور اسم و صورت اور فعل کا قیام انانیت سے ہوتا ہے۔ جب

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

انانیت دور ہوگئی تو ان تینون کا وجود گر جاتا ہے پرہلاد بولا کہ آپ میرے مرشد ہین آپ تلقین فرماوین اودھوت نے کہا کہ تلقین یہی ہی کہ تو پانچ تتو یعنے پنج گانہ عناصر اور دس اندری یعنے دہ گونہ حس و محسوسات سے بالاتر ورن و آشرم سے مبرا اور پاک اور قید فعل و کردار سے آزاد ہے۔ تجھے خود بخود آتم سروپ کہتے ہین لیکن جسم ظاہری پر نظر نہ ہونی چاہیئے۔ کہ یہ فانی ہی اور تو لافانی ست چد آنند نیرا سروپ ہے۔ اے پرہلاد شری گوبند کا بھجن کر کہ پندار باطل کی آلایش سے پاک اور بری ہو جائے۔ پرہلاد بولا کہ آپ کے واسطے پلنگ لایا جاوے۔ کہ آپ اسپر آرام کرین اودھوت بولا کہ قسمت پر شاکر ہون اگر تقدیر سے میسر آجائے تو اسکی خوشی نہین اور اگر خار زار زمین مین گذر ہو جاوے تو اسکا غم نہین۔ پرہلاد بولا کہ کچھہ بھوجن کیجیگا۔ اودھوت بولا کہ اگر نصیب سے چار پرکار کا بھوجن ملجاتا ہے تو کھا لیتا ہون اور اگر نہین ملتا ہے تو درختون کے برگ خشک سے پیٹ بھر لیتا ہون۔ پرہلاد بولا کہ آپ راج کیجیے۔ اودھوت بولا کہ رعیت اور اقلیم میری نظر مین نہین آتی پرہلاد نے کہا کہ جیسے چارپائی اور بھوجن کو تقدیر کے حوالہ کر کے اختیار کیا ہی اسیطرح راج کو اختیار کرنا چاہیئے۔ اودھوت نے جواب دیا کہ مین سوراج ہون یعنی خود بخود راجہ ہون۔ دوسرے کا دخل مجھہ مین نہین ہی۔ میری رعیت کیا ہی سن۔ ابتدائے موجودات مین ارادت ازلی میری ذات سے ظہور مین آئی جس کو پرکرتی یعنی مایا نامزد کرتے ہین جب پرکرتی کا ظہور ہو گیا۔ تو اس سے تین گن یعنی ہر سہ صفات نمودار ہوئے۔ کہ جن کو سانک اور راجس اور تامس کہتے ہین۔ تامس سے پنج مہابھوت یعنے عنصر کثیف۔ خاک آب آتش۔ باد۔ اور خلا ظہور مین آئے۔ راجس سے کرم اندری اور گیان اندری۔ من۔ بدہ۔ چت و اہنکار یعنے عنصر و قوت ہائے لطیف یعنے قوائے واہمہ ممیزہ متخیلہ و حافظہ۔ اور سانک سے چار دیوتا یعنے ہر چہار قوت ہائے بسیط پیدا ہوئے۔ یہ سب میری رعیت ہین۔ من۔ بدہ چت اور اہنکار میرے وزیر ہین جنکی اتفاق رائے سے شہر وجود کی پرورش کرتا ہون۔ اگر کوئی سوال کرے کہ فیل و اسپ و رتھہ و پیادہ وغیرہ لوازمہ راج کہان ہین۔ تو اسکا یہ جواب ہے کہ اہنکار رتھہ ہے اور من فیل ہے چت اسپ ہے اور بدہ پیادہ کہ ان کی خدمت مین ساعی ہی اور اپنی پرورش بھی کرتا ہی پس اس جسم مین کہ جو ۲۵ جزو سے آراستہ و پیراستہ ہی مین راج کر رہا ہون

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

پرہلاد نے سوال کیا کہ مین کون ہون۔ اودھوت بولا کہ تو وہ ہی راجہ ہی جسکا ابھی مین نے اوپر بیان کیا۔ پرہلاد بولا کہ شری گوبند کے بھجن کی سبیل تبلایئے۔ اودھوت بولا کہ شری گوبند کے بھجن کی حلاوت اُس شخص کو حاصل ہوتی ہے جو پندار خودی سے برطرف ہوا ہو چیت تو ایک ہی لیکن جو چیز مقابل اُوسکے ہو جاتی ہے اوسیکا عکس قبول کر لیتا ہے اگر پندار جسم قائم رہا اور بھجن شری بھگوان کا کیا بھی تو راحت انسانی سے بے نصیب رہا۔ اپنے دل مین تسلیم کیے ہوئے ہے کہ مین فلان کس ہون اور شری بھگوان کا بھجن کرتا ہون۔ شری بھگوان نہین ہوا شری گوبند مین اور تجھہ مین دوئی کا پردہ نہین ہے۔ اگر چاہے کہ پندار خودی بھی قایم رہے اور بھجن شری گوبند کی حلاوت بھی حاصل ہو تو یہ امر محال ہی۔ اپنے سروپ کا جاننا یہ ہے کہ اپنے دل مین (وچار) غور اور فکر کرے کہ مین کون ہون اور کہان سے آیا ہون اور کہان جاؤن گا جسکی نظر جسم پر پڑتی ہے وہ ظاہر پرست کہلاتا ہے۔ اسکو حق کی تمیز کس طرح حاصل ہو سکتی ہی تمثیل یہ ہی کہ تو مجھے دیکھنے کو آیا۔ اور تو نے نمسکار کیا اور دل مین سوچا کہ اسکا ورن و آشرم کیا ہے۔ پس تو شری بھگوان کے بھجن کی حلاوت کو کہان جان سکتا ہے۔ یارے یہ بتا کہ شری بھگوان کا بھی کوئی ورن و آشرم ہے۔ تجھے چاہیئے۔ کہ ایسے سے ملے۔ جو تیری طرح ورن اور آشرم کا پابند ہو۔ جان لے کہ مجھے تیرے قدمبوس ہونے کی کوئی تمنا نہین ہے اگر پیشانی کو جو پارہ گوشت ہے قدم پر جو تیز ایک گوشت کا ٹکڑا ہے تو نے رکھدیا تو کوئی عجب نہوا۔ تو اپنی حقیقت سے باخبر ہو کہ جو کچھہ تو اپنے آپ کو دیکھتا اور سمجھتا ہے۔ تو وہ نہین ہے بلکہ تو وہ ہے۔ کہ اس تمام ظہور کا مظہر تو ہی ہے اگر تیری نظر اپنے سروپ پر پڑ جاویگی تو ظاہر و باطن سے پرواز کر کے خود ہو جاویگا اے پرہلاد خودی و غیر خودی سے گذر کر شری بھگوان کا بھجن کرتا رہ۔ اور یہ خیال فاسد جو تیرے دل مین جما ہوا ہے۔ کہ مین نے اسقدر ریاضت کی ہے اِلّا اُسکو نہین پا سکا۔ اسکو دل سے دور کر۔ دل تو تیرا مکر و فریب کا پتلا بنا ہوا ہے۔ ذات کا دیدار تجھے کیسے نصیب ہو سکتا ہے۔ پاکھنڈی تجھے اسوجہ سے کہتا ہون کہ دل مین تو حصول مرادات دنیا کی آرزو کر رہا ہے۔ اور زبان سے شری بھگوان جپ رہا ہے۔ اس خیال فاسد اور ریاکاری کو یقین کی آتش مین جلا کر خاک کر دے تب تو اپنے سروپ کو

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri